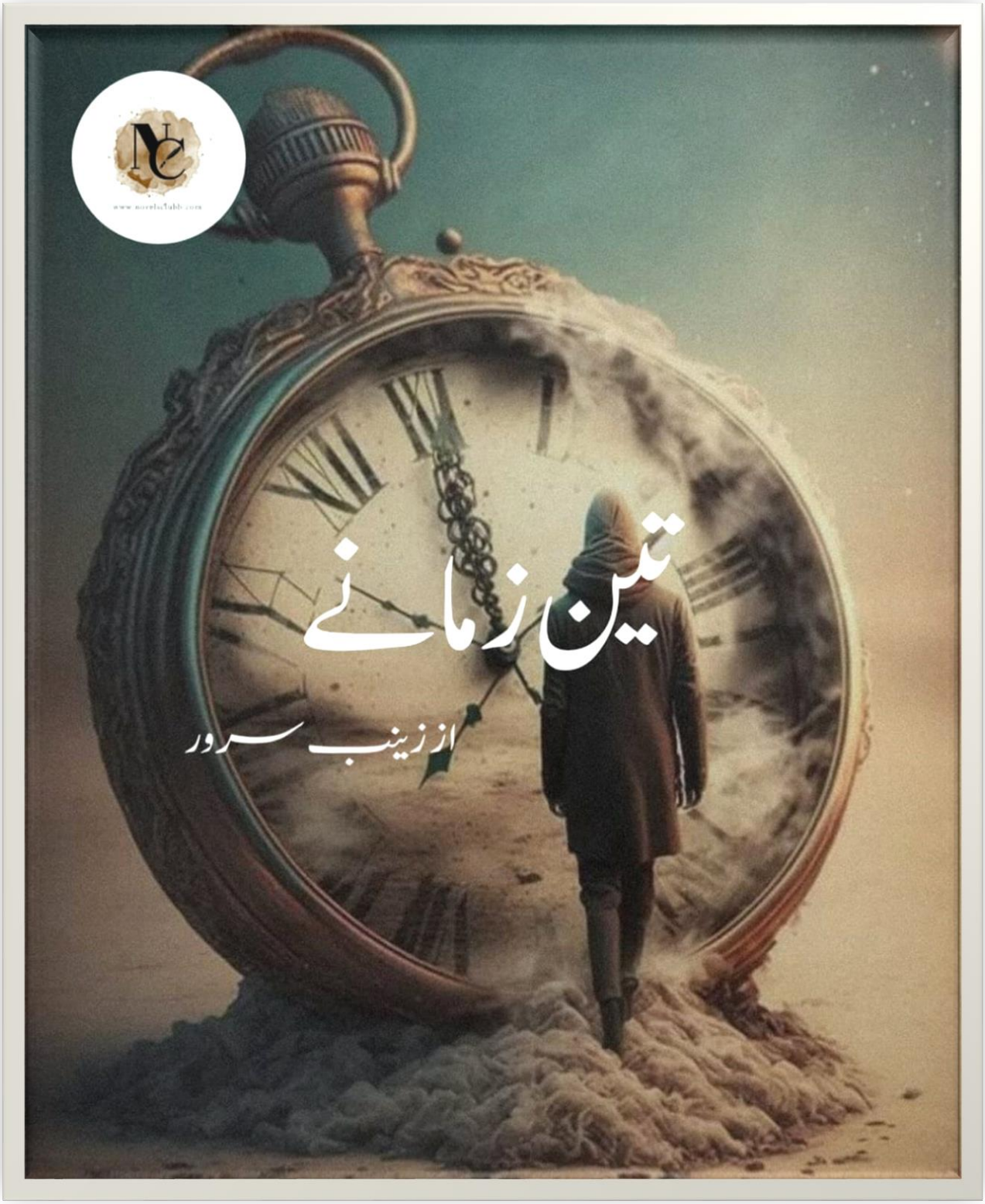
تین زمانے
از زینب سرور

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

تین زمانے

از زینب سرور

باب اول: بولتا طوطا

کہتے ہیں کہ کسی بھی انجان شخص کو جاننے کے لئے اس کے ساتھ زمانے کے اعتبار سے "
کم از کم تین زمانے گزارنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو بھی ہم پہلی ملاقات میں ہی جان لیں، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا
۔۔ ممکن ہی نہیں۔۔۔

چونکہ ہر شخص کے تین چہرے ہوتے ہیں۔۔۔ مثلاً۔۔

پہلا جو اس شخص کا دنیا کو نظر آتا ہے۔۔

دوسرا جو وہ شخص دنیا کو دکھاتا ہے

اور تیسرا وہ جو اس شخص کا اصل ہوتا ہے۔۔۔اور اِس تیسرے چہرے کو بہت سے لوگ خود سے بھی چھپاتے ہیں۔۔

! اور جو چیز چھپائی جاتی ہے یا جو چیز چھپا کر کی جائی بے شک وہ حق کے راستے پر نہیں۔۔

بات یہ کی جا رہی ہے کہ جب تک کسی شخص کے یہ تینوں چہرے آپ پر عیاں نہ ہو جائیں تب تک آپ کسی کو پوری طرح نہیں جان سکتے۔۔۔اور میرے خیال سے یہ دنیا کے مشکل ترین کاموں میں سے ایک ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کسی کے ساتھ تین زمانے گزارنا، کسی کو اسکے اصل تک جاننا یعنی کسی شخص کے بارے میں وہ جاننا جو وہ خود سے بھی چھپاتا ہے۔۔۔

! کوئی شک نہیں کہ ایک مشکل کام ہے

" بہرام داؤد

اپنی ڈائری میں یہ تحریر لکھ کر جسکے آخر میں وہ اپنا نام لکھنا نہیں بھولتا تھا، اس نے ڈائری اور پین سائڈ ٹیبل کی دراز میں رکھ دیا تھا۔۔۔

ڈائری کی جِلد کورے رنگ کی تھی یعنی سیاہ رنگ۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلکل اسکے بالوں اور داڑھی جیسا۔۔داڑھی جو ہلکی ہلکی اسکے گورے چہرے کی زینت بنی ہوئی تھی۔۔۔سیاہ بال جو ہر قسم کے جیل وغیرہ سے پاک ہونے کی وجہ سے اسکے ماتھے پر آجاتے تھے۔۔۔

باہر لندن میں چھائے سرد موسم نے اسکا زکام اور بڑھا دیا تھا جسکی وجہ سے روم ڈسٹ بِن میں ہر دو منٹ بعد بہرام کے بیڈ سے اُڑتا ہوا ایک ٹشو پیپر گرتا تھا۔۔

کمرے میں اس وقت ایک رومانوی ماحول قائم کیا گیا تھا جو اسے لکھتے ہوئے یا یہ کہیئے کہ ہر وقت ہی پسند تھا۔۔۔ جس میں شامل ڈِم لائٹ جو بیڈ کراؤن کے اطراف دیوار میں نسب تھیں اور کچھ کمرے کی چھت پر۔۔

باہر رات نہ تھی پر دن کی روشنی بھی بھاری پردوں کے باعث کمرے میں آنے کی جرّت نہ کر رہی تھی۔۔

بجرم کا بچپن کا خواب تھا کہ وہ ایک اسکالر بنے مگر قسمت نے یہ کبھی ممکن نہ کیا یا پھر یہ کہیں کہ موقع ہی نہ ملا مگر پھر اسنے ڈائری میں قلم سے اپنی باتیں لکھ کر محفوظ کرنا شروع کر دیں۔۔۔اور شاید بڑے ہوتے ہوتے اسے یہ مشغلہ زیادہ پسند آنے لگا۔۔۔

یہ کہانی اب اسلام آباد میں واقع ایک علاقے کے گرد گھومنے جا رہی ہے۔۔۔اسلام آباد کا علاقہ۔۔

سرد علاقے جہاں موسم سرما میں پہاڑیوں کی چوٹیاں سفید برف سے ڈھک جاتی ہیں۔۔ علاقے جہاں بہار میں گلشن کھل اٹھتے ہیں۔۔ جہاں زندگی چہچہاتی ہے۔۔۔

ایسے ہی ایک علاقے میں مقیم یہ حویلی۔۔۔جو اپنے مکینوں کی وجہ سے بہت مشہور تھی ۔۔۔کہا جاتا تھا ہے کہ پچھلے زمانوں میں یہاں شاہی گھرانے رہا کرتے تھے۔۔۔تو اب اِن کو من گھڑت کہیں یا حقیقی کہانیاں مگر اس سب کے باعث اس حویلی کو "شاہی حویلی" کے نام سے جانا جانے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر یہ حویلی صدیوں پہلے پرویز مغل صاحب کے آباؤاجداد نے خرید لی۔۔۔۔اب یہاں پرویز مغل صاحب اور انکے اہلِ خانہ مقیم تھے۔۔۔

جن کی علاقے میں مشہور ہونے کی وجہ انکے شان و شوکت کے ساتھ ساتھ یہ شاہی حویلی بھی تھی۔۔۔

شاہی حویلی جو خوبصورت ترین تھی۔۔۔ جس میں رات کے وقت شمعیں جلائی جاتی تھیں جو پرانی روایت کو اب تک برقرار رکھے ہوئے تھی۔۔۔

ایک کوریڈور جیسا راستہ جہاں اس وقت مصنوئی روشنی تو کم تھی جبکہ دیوار میں دور دور نسب ان آگ کے شعلوں سے نکلتی روشنی زیادہ تھی۔۔۔

ایسے میں وہ ہاتھ میں موم بتی کو پکڑے کہیں جانے کی کوشش میں تھی۔۔۔ موم بتی جو ایک خوبصورت سٹینڈ میں جمی ہوئی ہے۔۔ لال رنگ کی لمبی میکسی جیسا لباس جسکو اس نے ایک ہاتھ سے تھاما ہوا تھا۔۔ بال اسکے ڈھیلی چوٹی میں ڈھلے ہوئے تھے جن میں سے کچھ اسکے چہرے پر بار بار آجاتے جسکو وہ چہرہ جھٹک کر پیچھے کرنے کی کوشش میں تھی۔۔

اس ہی سانحہ میں وہ کسی بھاری وجود سے ٹکرائی تھی۔۔۔جو شاید خود بھی اجلت میں سامنے سے چلتا آرہا تھا۔۔

" معاف کیجئے گا میں نے دیکھا نہیں "

اسنے فوراً سنبھل کر مقابل سے معزرت کی۔۔۔جو اس وقت اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔یا پھر اسکی ہیزل گرین آنکھوں کو جو موم بتی کی لو کے پیچھے سے کسی چمکتی ہری موتیوں جیسی لگ رہیں تھیں۔۔

" تم سماویہ ہو نہ؟ بشَر چاچو کی بیٹی رائٹ!۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اسنے اپنی گہری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔جو شمع لئے اب نیچے مقابل کے پیروں کو دیکھ رہی تھی جسکے کالے جوتے اسکی سیدھ میں ہی تھے۔۔

جی میں ہی ہوں سماویہ بشَر۔۔۔۔دراصل مجھے باہر جانا تھا مگر شاید میں غلط راستے آ گئی "

" ہوں۔۔۔

سماویہ نے نگاہ اب اسکے جوتوں سے ہٹا کے اسکے ہاتھوں پر کر لی تھی۔۔جو وہ اب آپس میں جوڑا ہوا تھا۔۔۔

" ہاں یہ راستہ تہہ خانے میں جاتا ہے۔۔۔ چلو میں بتاتا ہوں راستہ،اِدھر سے آؤ۔۔۔ "

وہ اب اسکو ساتھ لئے جہاں سے وہ آئی تھی وہیں سے لے جانے لگا تھا۔۔۔

اس کوریڈور کے اختتام پر اسنے دیوار پر لگے سوئچ بورڈ سے بٹن دبائے تھے جس سے آگے کا سارا راستہ روشن ہو گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے ہزار مرتبہ بولا ہے کہ شمعوں کے باوجود کوریڈورز کی لائٹز آن کر کے رکھا کرو "
" ۔۔۔تم لوگوں کو ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔۔

راستے میں جاتے ایک ملازم کو دیکھ کر اسنے سختی سے کہا تھا۔۔ سماویہ اسکے پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔۔اور اسکی آنکھیں اب حیرت سے اس جگہ کو دیکھ رہیں تھیں۔۔

جو سچ میں ایک شاہی گھرانے کی دلیل دے رہی تھی۔۔

معاف کیجئے گا مراد صاحب میں آن کرنے ہی والا تھا مگر مغل صاحب کا حکم ہے کہ "
" اندھیرے سے پہلے روز ساری مشعلیں جلائیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔ "

مراد نے ملازم کو چُپ کروا کر بھیج دیا۔۔۔اور پیچھے کو مڑا۔۔۔جہاں وہ سرخ لباس میں کھڑی اب تک موم بتی ہاتھ میں لی ہوئی تھی۔۔

" تمہیں تو پتا چل ہی گیا ہو گا بابا کے روایتی شوق۔۔ خیر اب تم یہ رکھ دو۔۔لاؤ مجھے دو "

مراد اسکے ہاتھ سے کینڈل سٹینڈ لینے کے لیے آگے بڑھا پر سماویہ نے اسے جلدی سے پاس میں موجود ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔ سنہری اور بادامی رنگ کی میز دیوار کے ساتھ تھی جس کے اوپر بڑا سا آئینہ لگا ہوا تھا۔۔

اسنے نگاہ اٹھا کر شیشے میں دیکھا تو پیچھے کھڑا مراد ابھی تک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ کیا وہ مسکرا بھی رہا تھا؟

سماویہ پلٹی اور پھر سیدھے راستے جانے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ویسے تم باہر کیوں جا رہی ہو۔۔؟ "

جب پیچھے سے اسے مراد کی آواز آئی۔۔۔

" ویسے آپ ہیں کون۔۔؟ "

سماویہ نے پلٹ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر وہ ہلکا سا ہنسا۔۔۔

ہاں میں تو اپنا تعارف کروانا ہی بھول گیا۔۔۔ "

میں مراد مغل تمہارے تایا جان کا بڑا بیٹا۔۔۔ایکچیولی

" کام کے سلسلے میں باہر گیا ہوا تھا ابھی ہی آیا ہوں۔۔۔

وہ بتاتے بتاتے اس تک پہنچ چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اور پھر فون پر بتایا بابا نے کہ انکی کھوئی ہوئی بھتیجی سالوں بعد مل گئی ہے۔۔۔ "

مراد نے اسکے سامنے کھڑے ہو کر بولا جواب بھی اس سے نظریں چرا رہی تھی۔۔۔

جی۔۔۔وہ مجھے بابا کے ایک دوست سے معلوم ہوا تھا کہ انکے اپنے بھی ہیں۔۔۔بابا نے "

" تو آخری سانس تک نہیں بتایا۔۔۔

اس کی آواز میں یکدم اداسی گھل گئی تھی۔۔

مجھے بہت افسوس ہے چاچو کی موت کا۔۔۔بچپن میں ہی دیکھا ہے میں نے انہیں۔۔۔ "

" اسکے بعد تو۔۔خیر۔۔تم اداس نہ ہو اب تو یہاں آ گئی ہو نہ۔۔۔

مراد نے آخر میں مسکرا کر کہا۔۔۔جس پر وہ پہلی بار صرف نام کا مسکرائی تھی۔۔

" میں چلتی ہوں مجھے تازی ہوا کے لئے باہر جانا ہے۔۔ "

www.novelsclubb.com

اسنے کہتے ساتھ ایک لٹ پیچھے کی تھی جو چہرے پر کھڑکی سے آتی باہر کی ہوا سے تنگ کر رہی تھی۔۔۔

" شیئور۔۔۔ کھانے پر ملاقات ہوتی ہے پھر۔۔۔ "

اور وہ پلٹ کر باہر کے راستے چل دی۔۔ پیچھے مسکراتا ہوا مراد اسکو جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جسکے بالوں کی چوٹی اسکے کندھے سے دو چار انچ ہی نیچے آتی تھی۔۔۔

مطلب اسکے بال لمبے نہیں تھے مگر وہ تو شہزادی ہی لگ رہی ہے۔۔۔

رات حویلی پر چاروں طرف سے چھا چکی تھی۔۔۔

کچن سے باہر نکلتے ہی سامنے ایک لمبی میز تھی جو تقریباً سترہ کرسیوں پر مشتمل تھی۔۔۔ دو مشترکہ کرسیاں جو لمبی میز کے آر پار تھیں۔۔ ان میں سے ایک پر پرویز مغل تشریف فرما تھے جبکہ انکی سیدھ میں رکھی کرسی پر ان سے چھوٹے بھائی آصف مغل صاحب براجمان تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پرویز صاحب کی اہلیہ کا نام ممتاز تھا جن کی دو اولادیں تھیں۔۔پہلا انیتس سالہ مراد مغل اور پھر چوبیس سال کی جواہر مغل۔۔۔

جبکہ آصف صاحب اور انکی اہلیہ رابعہ کے چار بچے تھے۔۔۔جن میں سب سے پہلے عابد (ستائیس سالہ)۔۔پھر فاریہ (تیئیس سال کی) اور پھر دو جڑواں بہنیں تھیں۔۔عیشاء اور وریشہ جو بیس برس کی تھیں۔۔

یہ وہ انفارمیشن ہے جو سماویہ نے آکر اچھے سے یاد کی تھی کہ کون کتنے سال بڑا ہے اور کس سے چھوٹا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

کھانے کی میز پر سب ہی آچکے تھے۔۔اور آج تو ممتاز بیگم کی بہن فوزیہ بیگم اور انکی بڑی بیٹی فریال بھی آئیں ہوئیں تھیں۔۔مراد بھی سیڑھیاں عبور کرتا سب کے ساتھ آکر بیٹھ چکا تھا۔۔اب بس سماویہ کا آنا باقی تھا۔۔۔

پرویز صاحب نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھا جہاں سوئیاں رات کے آٹھ بجا رہیں تھیں ۔۔۔

مغل صاحب کیا آپ نے ساویہ کو نہیں بتایا کہ کھانے کے وقت سب کے ساتھ موجود " ہونا ضروری ہے۔۔

پرویز صاحب کے برابر میں بیٹھیں ممتاز بیگم نے تیکھے لہجے میں کہا۔۔۔

" کوئی بات نہیں ابھی آئے ہوئے اسے دن ہی کتنے ہوئے ہیں۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

پرویز صاحب نے تحمل بھرے انداز میں کہا جبکہ باہر کے دروازے سے ساویہ اسی وقت اندر کو آتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

" بیٹا یہاں بیٹھو میرے ساتھ۔۔ "

وہ جو سب کو سلام کرنے کے بعد ذرا بیچ میں کہیں بیٹھنے جا رہی تھی پرویز صاحب کی آواز پر انکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔انہوں نے اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا تھا۔۔

اور پھر سب کو کھانے کا اشارہ کیا جس پر چمچوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔۔۔ سماویہ نے نگاہ اٹھا کر ایک نظر سب پر ڈالی۔۔۔ کسی چہرے پر بے زاری نظر آئی تو کوئی مطمئن بیٹھا تھا۔۔ اور جب نظر بلکل اپنے سامنے بیٹھے شخص پر گئی تو اسے مسکراتا ہوا مراد نظر آیا۔۔۔

اس نے بھی اخلاقاً مسکراہٹ پھیلا دی اور پھر کھانا کھانے لگی۔۔

" آپا میں تو کہتی ہوں جواہر کے ساتھ ساتھ اب مراد کے بھی ہاتھ پیلے کرا دیں۔۔۔ "

ممتاز بیگم کے برابر میں بیٹھیں انکی بہن فوزیہ نے خوش بخش انداز میں کہا۔۔۔ جس پر سارے بچوں کی نگاہیں مراد پر گئیں جو ابھی بھی کھانے میں مصروف تھا۔۔۔

" بتائیں مراد بھائی کیا خیالات رکھتے ہیں پھر آپ۔۔۔ "

وریشہ نے شرارت سے بھرپور لہجے میں کہا تھا۔۔۔

سماویہ کو ذرا دلچسپی نہیں تھی تب ہی وہ چپ چاپ کھاتی رہی۔۔

" میں ساری لڑکیوں کو پہلے ہی منع کر چکا ہوں۔۔۔امی جو لے آئیں تھیں ہزاروں تصویریں۔۔۔ "

اسنے دوٹوک کہا جس پر سماویہ کے ساتھ بیٹھی فریال منہ پر ہاتھ رکھ کے ہنسی۔۔۔

" مگر میں نے تو تم دونوں کی شادی ساتھ کرنے کا ہی سوچا تھا۔۔۔مجھے نہیں پتا لڑکی پسند کر لو جلدی سے بس۔۔۔ "

ممتاز بیگم نے حکمیہ کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تائی جان مطلب میں کنوارا رہوں۔۔۔کیونکہ انکو تو قیامت تک کوئی لڑکی پسند نہیں "
" آنی۔۔۔

عابد نے آواز میں اداسی بھر کر کہا۔۔جس پر آصف صاحب جو کھاتے ہوئے بھی اپنے کام کا مطالعہ کر رہے تھے سب کے ساتھ ہنس دیئے۔۔۔

تو آپ کون سا اکیلے کنوارے رہیں گے بھائی۔۔آپکے ساتھ جواہر آپی بھی تو کنواری "
" رہیں گی۔۔۔

وریشہ نے کنواروں کی جوڑی بتانا لازمی سمجھا۔۔۔

باقی سب کے چہروں پر بھی مسکراہٹ در آئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" کیوں بھابھی جان رہیں گیں نہ کنواری بھائی کے لئے۔۔۔ "

فاریہ نے ساتھ بیٹھی جواہر کو چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔۔جس پر اسنے فاریہ کو خفیف نظر سے گھورا۔۔۔

" ارے نہیں تنگ کرو میری بہن کو کوئی کنوارا نہیں رہے گا۔۔۔ "

مراد نے کھاتے ہوئے کہا۔۔۔

" مطلب آپ شادی کر رہے ہیں۔۔؟ "

" نہیں میں تو نہیں۔۔ "

www.novelsclubb.com

مراد کے انکار پر عابد جو چہک کر سوال کر چکا تھا منہ بند کر گیا۔۔۔جس پر آس پاس دبی دبی ہنسی سنائی دی

" چلو ابھی سب کھانا کھاؤ بعد میں دیکھیں گیں اس نوجوان کو۔۔۔ "

پرویز صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر مراد مسکرا کر رہ گیا اور پھر سب کھانا کھانے لگے۔۔۔ جبکہ انہوں نے غور کیا تھا کہ سماویہ نے منہ سے ایک بھی لفظ نہ نکالا تھا ۔۔۔اور وہ یہ سوچ کر رہ گئے کہ باپ ماں کی جدائی اور پھر نئے ماحول کی وجہ سے کچھ نہیں بول رہی ہو گی۔۔۔

پر کیا سچ یہی تھا؟۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات گہری ہو چکی تھی۔۔۔ چاند بادلوں سے چھپ چکا تھا اور ہر طرف صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔۔۔

اسلام آباد کی سڑکیں جہاں اس وقت سیاہ اندھیرے کا راج تھا۔۔۔دور کہیں ایک دو بلب کی روشنی پھوٹی ہوتی ورنہ ہلکی پر چھائی کے سوا اطراف میں کچھ نظر نہ آتا۔۔۔

ایک وجود جو مکمل بلیک ہڈی میں ملبوس تھا چہرے کا کوئی حصّہ ایسا نہ تھا جو نظر آرہا ہو۔۔۔

وہ وجود سر کو نیچے جھکائے ہاتھوں کو جیبوں میں ڈالے سیدھے راستے بس چلتا جارہا تھا۔۔۔

چال بہت پر سکون تھی۔۔۔جنس کا اندازہ لگانا بھی مشکل تھا۔۔۔

جب اچانک بب کی آواز کے ساتھ وجود ایک پول کے پاس ٹھہر گیا اور جب ہاتھ جیب سے باہر نکلا تو وہاں فون کی سکرین جگمگا رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر فون پر انجان نمبر سے موصول ہوا ایک میسج نظر آیا۔۔۔

تم راستے میں بھٹکا دیئے جاؤ گے "

ہر راستے پر تم ہرا دیئے جاؤ گے۔۔۔

چھوڑ دو اب یہ چالیں، سازشیں ساری

میں وہ ہوں جسے تم کبھی نہ ڈھونڈ پاؤ گے

" ایجنٹ مارس۔۔۔

ماتھے پر دو دن کی طرح آج بھی اس انجان شخص کا میسج دیکھنے پر شکنیں ابھری تھیں۔۔۔پر ان مخملی ہاتھوں نے فون بند کر کے واپس جیب میں ڈال دیا تھا جس میں ایک انگوٹھی جگمگا رہی تھی۔۔۔ہیرے کی جیسی چمکتی ہوئی مگر اس میں نیلا رنگ جھلکتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ چاروں طرف نظر دوڑا کے آگے بھی نہ چلی تھی جب ایک اور میسج موصول ہوا تھا

۔۔۔

آپکے اس چمکتے ہیرے کی قسم "

" میں کبھی آپکا پیچھا نہیں کرتا

اس میسج کو پڑھتے اس نے ذرا سا سر اٹھایا تھا جس سے چہرے پر لگے چشمے کا سنہرہ فریم چمکا تھا

--

اور پھر اس نے ٹائپ کرنا شروع کیا اس کی انگلیاں تیزی سے چل رہیں تھیں۔۔

تم جو کوئی بھی ہو میں تمہیں ڈھونڈ کر رہو نگی۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

" چاہے تم جتنے بھی ٹریکر پروف ہو جاؤ اپنے راستہ کا کانٹا میں ہٹا کر رہو نگی۔۔۔

میسج سینڈ کرتے اسنے فون واپس جیپ ڈالا تھا۔۔جب اسے یوں لگا کے کوئی پھڑ پھڑایا ہے

وہ تیزی سے پیچھے مڑی مگر اندھیرے میں جلتی مدھم روشنی کے سوا وہاں کچھ نہ تھا۔۔۔

وہ آگے کو چل دی بلکل پہلے کی طرح جیب میں ہاتھ ڈالے سر جھکائے۔۔جب ہوا کے سنگ ایک سفید پنکھ اڑتا ہوا اسکے برابر سے گزر گیا۔۔۔

خیر اس روڈ پر تو کبوتروں کا میلا ہی ہوتا ہے شام کو۔۔۔کبوتر کا ہی ہو گا۔۔۔

اسنے گلی پار کر لی تھی جب ایک پرچھائی دوسری طرف سے نمودار ہوئی اور پھر واپس چلی گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

صبح کی تازی ہوا ہر سو پھیل چکی تھی۔۔۔سب ناشتے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے تھے۔۔۔

سماویہ کی اس گھر میں آصف صاحب اور ممتاز بیگم کے علاوہ سب سے اچھی بات چیت ہو گئی تھی۔۔

مراد تو خیر آیا ہی کل تھا۔۔۔آصف صاحب بھی زیادہ گھر پر نہ ہوتے تھے مگر ممتاز بیگم اس سے یہ بیگانہ رویہ کیوں اختیار کئے ہوئی تھیں وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

وہ پٹیالہ شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔۔۔بالوں کی چوٹی بالکل کل کی طرح تھی جس کی بے پرواہ لٹیں ہمیشہ نکلی رہتی تھیں۔۔سیڑھیاں عبور کرتی وہ کچن میں گئی تھی۔۔جہاں رابعہ بیگم کھڑی کچھ بنوانے میں مصروف تھیں۔۔۔اسنے پانی کا گلاس بھرتے ہوئے دیکھا بڑے بڑے پیالوں میں بے شمار میوے اور دیگر مختلف چیزیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" چھوٹی تائی یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟ "

سماویہ نے ان سے پوچھا جو اسکی طرف پیٹھ کئے کھڑی تھیں۔۔۔

ارے سماویہ تم۔۔۔آؤ بیٹھو ادھر تمہیں بھی بتاؤں ہمارے گھر کا شاہی میوہ کیسے بنتا ہے "

" ۔۔۔

گول چہرے، نرم دل والی رابعہ بیگم نے اسے کرسی پر بیٹھایا۔۔ جبکہ ان کے کندھے پر ایک گرم شال بھی ڈلی ہوئی تھی۔۔

" شاہی میوہ۔۔؟ "

سماویہ نے سوالیہ پوچھا چونکہ اسنے تو آج تک گھر میں یہ کبھی بنتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔۔۔

" ریفریشمنٹ یار۔۔ایک تو اماں بھی نہ سب کو یہی بتانے بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

وریشہ جو ابھی ہی کچن میں داخل ہوئی تھی سماویہ کے سوال پر منہ بند نہ کر سکی۔۔۔ سماویہ نے غور کیا تھا وریشہ عیشاء کے مقابلے زیادہ باتونی تھی۔۔۔

ہاں تو کوئی معمولی تھوڑی ہے پرانی روایت کی سوغات ہے اور بھائی صاحب کی تو پسندیدہ "
" ہے۔۔

انہوں نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔ جس پر وریشہ سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

" ہائے یہ تایا جان کی روایتیں۔۔۔ "

اسنے آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔ جس پر سماویہ اور رابعہ بیگم نے ہنسی چھپائی۔۔۔

اوہ ہاں میں تو بھول ہی گئی۔۔۔ سماویہ آپی ہمیں آپ کو کسی سے ملوانا ہے جلدی چلیں "
" ۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ سماویہ کا ہاتھ پکڑتے وہاں سے لے گئی۔۔۔

" کیا کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔۔۔ "

اس نے کمرے کے باہر پہنچتے ہوئے وریشہ سے پوچھا۔۔۔

" ہاں تایا جان کے دوست کے بیٹے ہیں۔۔پہلے بھی آ چکے ہیں۔۔ "

اس نے دوبارہ سماویہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور اندر لے جا رہی تھی۔۔

" مگر میں مل کر کیا کرونگی۔۔؟ "

جب اس نے وریشہ کو روکتے ہوئے کہا۔۔۔

" ان سے نہیں انکے دوست سے ملوانا ہے۔۔ "

وریشہ نے چہکتے ہوئے کہا تھا۔۔

" تایا جان کے دوست کے بیٹے ہوں یا بیٹے کے دوست میں کیا کرونگی۔۔؟ "

اسکو وریشہ کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔۔

" کیوں کہ۔۔۔۔وہ بہت انوکھا ہے۔۔۔ "

اور کہتے کے ساتھ ہی وہ اسے مہمان خانے میں لے آئی تھی۔۔۔

جہاں سامنے تو اسے عابد، فریال اور جواہر دکھی۔۔ جبکہ اسنے نگاہ برابر میں گھمائی تو وہاں کوئی نوجوان بیٹھا دکھائی دیا جسکی صرف کنچی آنکھوں پر ہی وہ ایک نظر میں غور کر پائی تھی جبکہ اسکے اگلے سوفے پر عیشاء اور فاریہ سر جھکائے بیٹھی کچھ کر رہی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ کے سلام کا جواب تو اسے اس شخص سے مل گیا تھا مگر پھر اسنے دیکھنا گوارا نہ کیا اور وریشہ کے ساتھ ہی سب کے ہمراہ بیٹھ گئی۔۔۔

" یہاں تو صرف ایک ہی ہیں تم نے تو کہا تھا دو لوگ آئے ہیں۔۔۔ "

سماویہ نے پاس بیٹھتی وریشہ سے پوچھا۔۔۔

" اچھا نہ ملوا رہے ہیں جلدی کیا ہے۔۔۔تو بہرام بھائی یہ ہیں سماویہ آپی ہمارے چاچو کی بیٹی گاؤں سے آئی ہیں اب یہیں رہیں گیں اور سماویہ آپی یہ ہیں دی گریٹ بہرام داؤد جو لندن سے آئے ہیں بزنس کے سلسلے میں اور وہ ہے پی۔۔۔۔

" رُک جاؤ پیٹر اپنا تعارف خود کروا دے گا۔۔"

وریشہ جسکا تعارف نامہ بند ہو کے نہیں دے رہا تھا فاریہ نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا جس پر وہ ہاتھ باندھے بیٹھ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے اس شخص کو وریشہ کے تعارف نامے کے وقت ایک جھلک دیکھا تھا جو گرے شرٹ پینٹ میں فلوقت کوئی بزنس مین نہیں لگ رہا تھا جبکہ بہرام کی نظر اسکے بالوں کی بنی چوٹی پر گئی تھی جو کندھے سے آگے ہونے کی وجہ سے اور چھوٹی لگ رہی تھی۔۔۔

لوگوں نے آنکھوں پر غور کیا اور اس نے بالوں پر۔۔۔؟

"Peter here's and you beautiful lady ? ۔۔۔ "

اور تب ہی عیشاء کے پیچھے سے اچانک ایک طوطا اڑتا ہوا اسکے سامنے نمودار ہوا۔۔اسکے اچانک آنے پر وہ اتنا حیران نہ ہوئی تھی جتنا اسکے اس انگریزی جملے سے ہوئی تھی جو اس نے بلکل اچھے سے بولا تھا۔۔۔

ایک وقت کے لئے تو سماویہ کا بھی منہ کھلا رہ گیا مگر پھر اسنے خود کو کمپوز کرتے ہوئے چہرے سے ایک لٹ پیچھے کی۔۔

" بولتا طوطا؟۔۔ "

اسنے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔

ہاں نہ یہی تو ہے بہرام بھائی کا انوکھا دوست پیٹر بچپن سے ساتھ ہے اور اچھے سے " باتیں کرنا جانتا ہے۔۔۔

فاریہ کے بتانے پر وہ اور حیرت کی گہرائیوں میں چلی گئی تھی۔۔۔ایک بولتا ہوا طوطا۔۔۔ نیلے، لال اور کچھ پیلے پروں والا مگر وہ تھوڑا الگ تھا کیونکہ اسکے بازوں پر کچھ کچھ سفید پنکھ بھی تھے۔۔۔

" مجھے بہت حیرانی ہوئی تم سے مل کر پیٹر۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ کے کہنے پر وہ اسکے اور پاس آ گیا۔۔ بہرام اور باقی سب بھی انہی کو دیکھ رہے تھے۔۔ سوائے فریال کے جو اس وقت فون میں لگ چکی تھی۔۔۔

سماویہ نے اسے اپنی کلائی پر اٹھایا جو آستینوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔۔۔

" کیا تم نے میری بات سمجھ لی۔۔؟ "

شاید سماویہ کو وہ مسکراتا ہوا محسوس ہوا تھا جس پر اسنے یقین دہانی کے لئے پوچھا۔۔۔

" حسین آنکھیں بڑی حسین آنکھیں۔۔ "

پیٹر نے ٹرٹراتی آواز میں بولا جس پر سماویہ کو شک ہوا کہیں یہ اسکی نظر کا دھوکا تو نہیں۔۔۔ پر نہیں وہ تو بلکل اصلی طوطا تھا۔۔۔

" تم سمجھ دار بھی ہو۔۔۔؟ "

www.novelsclubb.com

جس پر پیٹر نے سر کو خم دیا تھا۔۔۔ سماویہ تو اب تک حیران تھی۔۔۔

" .... پیٹر "

بہرام کی آواز سنتے ہی پیٹر اڑتے ہوئے اسکے کندھے پر جا بیٹھا۔۔۔

" بہرام اسے سنبھال لو بہت دل پھینک ہوتا جا رہا ہے۔۔۔ "

عابد کے کہنے پر سب ہنس پڑے۔۔۔

" ہاں کچھ زیادہ ہی سمجھدار ہے۔۔۔ "

سماویہ نے شاید بہرام سے بولا تھا جو ایک بار پھر اسے ایک نظر دیکھ گیا۔۔۔

"آخر کو میرے ساتھ بڑا ہوا ہے سمجھدار کیسے نہ ہو۔۔۔ "

اسنے بولتے کے ساتھ کندھے پر بیٹھے پیٹر کو مسکرا کر دیکھا تھا۔۔۔

" ہاں بلکل صحیح بات ہے۔۔ "

فاریہ نے استفسار کیا۔۔۔

اچھا خیر اب آپ یہیں رکیں گے نہ جب تک اسلام آباد میں ہیں۔۔۔ویسے بھی پیٹر "
" سے کافی عرصے بعد ملی ہوں میں۔۔۔

وریشہ نے بہت ہی اداسی سے کہا تھا۔۔۔

"ہاں میرا ابھی ارادہ تو ہے رکنے کا۔۔کچھ کام ہیں ضروری۔۔۔ "

دھرایا تھا۔۔۔ " yahooo" بہرام کے کہنے پر پیٹر نے وریشہ کے ساتھ

www.novelsclubb.com

" لیکن ابھی میں چلتا ہوں شام میں پرویز انکل کے ساتھ ملاقات ہوتی ہے۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا ساتھ میں سماویہ اور باقی سب بھی۔۔۔

" آپ پیٹر کو یہیں چھوڑ جائیں نہ پلیز۔۔۔وہاں آفس میں اسکا کیا کام۔۔۔ "

وریشہ نے ضد کی تھی جس پر وہ مان گیا اور خود چلا گیا۔۔عابد بھی بہرام کے ساتھ چلا گیا تھا جبکہ فریال بھی اٹھ کر جا چکی تھی۔۔۔

صبح سے دوپہر ہو گئی تھی۔۔۔اور مراد ابھی ہی کسی کام سے گھر آیا تھا جب سب کو ایک ساتھ بیٹھے پایا تو وہ وہیں چلا گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" چلو مراد بھائی آ گئے اب ان سے ہی پوچھ لیتے ہیں۔۔ "

جواہر نے اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہی متوجہ کن آواز میں کہا۔۔۔

" خیریت کیا پوچھنا ہے کون سا گیم شو چل رہا ہے۔۔۔ "

وہ جواب دیتے ہوئے بیٹھنے لگا جب سماویہ کو دیکھ کر مسکرا دیا بدلے میں وہ بھی بس مسکرا دی۔۔۔

" آپکی شادی کا گیم چل رہا ہے بھائی۔۔۔ خیر یہ دیکھیں تائی جان کے پاس کچھ تصویریں تھیں اور پھر ہم سب کو یہ لڑکی بہت پسند آئی۔۔ دیکھیں۔۔ "

وریشہ نے اسے ایک لڑکی کی تصویر دکھائی جو واقع خوبصورت تھی۔۔۔

" مطلب امی کی اجازت کے بغیر تم لوگ لڑکیاں دیکھ رہے ہو۔۔ "

www.novelsclubb.com

اسنے ایک نظر سب پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

" تو کیا بھائی امی نے بھی تو آپ کے لئے ہی منگوائیں ہیں یہ تصویریں۔۔ "

جواہر نے تصدیق کی۔۔۔

" خیر بتائیں تو کیسی لگی۔۔۔ "

فاریہ جو جب سے چپ تھی بے چینی سے پوچھا۔۔

" اچھی ہے۔۔۔خوبصورت ہے مگر۔۔۔ "

اور سب کی مسکراہٹ مراد کے مگر کہنے پر تھم گئی۔۔

" مگر اسکے بال لمبے ہیں مجھے پسند نہیں۔۔ "

www.novelsclubb.com

اور وریشہ کا تو حیرت سے منہ ہی کھل گیا جبکہ جواہر کو بھی یقین نہ آیا مطلب لمبے بال بھی کوئی وجہ ہوتی ہے ناپسندیدگی کی۔۔۔فریال کا ہاتھ بے اختیار اپنے لمبے بالوں پر گیا تھا ۔۔۔

ممتاز بیگم جو مراد کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اندر آ رہی تھیں اسکی اس بات پر دروازے پر ہی رُک گئیں۔۔۔اور ایک کڑی نظر سے سماویہ کو دیکھتے واپس چلی گئیں۔۔۔

" خیر میں کام سے آیا تھا چلتا ہوں۔۔ "

کلائی پر بندھی گھڑی پر ایک نگاہ ڈالے وہ چلا گیا۔۔

---

www.novelsclubb.com

مغل صاحب جب بشَرا اتنی دولت چھوڑ کر گیا ہے تو اس لڑکی کو اور کس چیز کی "

" ضرورت ہے۔۔۔جو وہ ابھی تک یہاں ہے۔۔۔

ممتاز بیگم نے سامنے راکنگ چیئر پر بیٹھے پرویز صاحب سے کہا۔۔۔

" وہ جب تک چاہے یہاں رہے گی۔۔میرے بھائی کی آخری نشانی ہے۔۔۔بھلے اسکے ساتھ پوری زندگی نہیں گزار سکا میں۔۔۔مگر اب سماویہ کو دیکھ کر صرف اپنے چھوٹے بھائی کی یاد آتی ہے۔۔۔آخری وقتوں میں بھی اسکے ساتھ نہ تھا میں۔۔۔"

" اسکی ماں کی وجہ سے آپکا بھائی چھوڑ کر چلا گیا تھا مگر اس لڑکی کی وجہ سے مجھے اپنا بیٹا نہیں کھونا۔۔"

ممتاز بیگم کی نظروں میں بہت نفرت جھلک رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

" مجھے سمجھ نہیں آتی آپ نے اپنی بہن کا رشتہ نہ ہونے کی دشمنی اب اس بچی سے کیوں نکالنا شروع کر دی ہے سالوں بیت چکے ہیں اس بات کو۔۔بچے تک بڑے ہو گئے ہیں۔۔"

وہ کچھ اور کہنے لگیں تھیں جب پرویز صاحب نے ہاتھ اشارے سے انہیں چپ کروادیا

بس۔۔۔اسنے مجھے خود کہا ہے کہ وہ چلی جائے گی یہاں سے بہت جلد۔۔۔وہ تو میں ہی " روک رہا تھا مگر۔۔اب بس شادی شروع ہے گھر میں۔۔۔تو کوئی بدمزگی نہ ہو یاد رکھیئے گا "

وہ بول کر چلے گئے تھے۔۔ممتاز بیگم کے چہرے پر ایک اطمینان آیا تھا مطلب وہ چلی جائیگی پھر انہیں کیا فکر۔۔۔

کھڑکی کے پردوں کے پیچھے دو ہیزل گرین آنکھوں میں اس منظر نے چبھن پیدا کی تھی ۔۔۔اور وہ بھی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

باب دوم: شاہی ستار

" آپا یہ بلکل ٹھیک نہیں ہو رہا۔۔۔اسکی ماں نے برسوں پہلے میری پسند چھین لی تھی اور اب اسکی بیٹی میری بچی کی پسند کے پیچھے لگ جائیگی یہ سہی نہیں ہے۔۔۔اور آپ نے تو فریال کی بات کی تھی نہ مجھ سے تو پھر یہ لڑکیاں کیوں دیکھیں جا رہی ہیں؟۔۔۔ "

پرویز صاحب کے کمرے سے جانے کے بعد ممتاز بیگم کی بہن فوزیہ کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔اور جب انہوں نے ممتاز بیگم سے نیچے مراد کی کہی باتیں سنیں تو آگ بگولہ ہو گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

" دیکھو فوزیہ جہاں تک بات ہے سماویہ کی تو اسکو میں خود اپنی بہو نہیں بنانا چاہتی۔۔ مغل صاحب نے بھی بتایا ہے کہ وہ چلی جائیگی۔۔تو تم زیادہ نہ سوچو اور ویسے بھی مراد نے کون سا پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔۔۔بس میں ہی کچھ زیادہ سوچ رہی تھی۔۔۔

انہوں نے آرام سے لہجے میں کہا۔۔پرویز صاحب کی بات نے انہیں سکون دے دیا تھا

۔۔۔

" اور یہ لڑکیوں کی تصویریں آپا وہ سب کیوں ؟۔۔۔ "

فوزیہ بیگم نے تو آج ساری باتیں کرنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔۔۔

" میں نے تمہیں صرف یہ کہا تھا کہ میں مراد سے فریال کی بات کروں گی۔۔مگر فیصلہ اسکا ہی ہو گا۔۔اور وہ مجھے پہلے ہی منع کر چکا ہے۔۔۔ "

ممتاز بیگم نے اپنی کو دیکھا جو نا امیدی سے انہیں دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" خیر تم اداس نہ ہو جواہر کی شادی سے فارغ ہو جائیں پھر مراد سے دوبارہ بات کر لوں گی ۔۔ "

انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔فوزیہ بیگم نے سر ہلا دیا۔۔

رات کا وقت تھا اور گھر کے سارے افراد تقریباً کاموں سے فارغ ہو کر آ چکے تھے۔۔۔

بہرام داؤد بھی اب پرویز صاحب اور باقی سب کے ساتھ موجود تھا۔۔۔جبکہ چائے کا دور بھی ساتھ چل رہا تھا۔۔۔

مگر مراد، عابد اور بہرام (پیٹر اسکے ساتھ آسمان پر اُڑ رہا تھا) اب باہر باغ میں آ گئے تھے جہاں سے کچن کی ایک کھڑکی سے اندر کا منظر صاف نظر آتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچن میں سماویہ، وریشہ اور جواہر کھڑی کیک بیک کر رہی تھیں۔۔۔جو آج رات کزن نائٹ کے لئے تیار ہو رہا تھا۔۔وہ لوگ ہر ہفتہ اکھٹے رات کو بیٹھ کر کزن نائٹ مناتے تھے ۔۔۔جس میں بہت سے مشغلہ ہوتے۔۔۔

" آآآآآآاہ۔۔۔ "

وریشہ جو کیک بیٹر کو اوون میں رکھنے جا رہی تھی ایک چیخ کے ساتھ سب کچھ ہاتھ سے نیچے گرا گئی۔۔۔

" وریشہ کیا ہوا؟ "

جواہر نے پریشانی سے پوچھا۔۔ جبکہ کیک کا سارا بیٹر نیچے فرش پر گر چکا تھا جو بہتا ہوا اب عجیب شکلیں اختیار کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" چھپکلی۔۔ چھپکلی وہاں۔۔۔ "

اسنے ڈرتے ہوئے بتایا جبکہ خود وہ کرسی پر چڑھ چکی تھی۔۔

" ... کیا چھپکلی۔ "

جواہر کا بھی منہ کھلا مگر وہ پیچھے ہو گئی۔۔

" تم اس سے مت ڈرو وہ خود تم سے ڈر رہی ہے۔۔ "

سماویہ نے کہا اور پھر پاس میں رکھی ایک کانچ کی خالی برنی اٹھائی۔۔۔

جواہر اور وریشہ اب اسے کھڑے پیچھے سے دیکھ رہے تھے جس نے نہ جانے کیسے مگر اس چھپکلی کو قید کر لیا تھا۔۔۔اور خالی برنی میں اب چھپکلی گھومتی نظر آ رہی تھی۔۔۔

سماویہ برنی کا ڈھکن بند کر کے ان کے پاس لائی جس پر وہ دونوں چلائیں۔۔بلکہ وریشہ کچھ زیادہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

" یار پکڑ لی ہے دیکھو۔۔جو خود تم سے ڈر رہی ہے وہ کچھ نہیں کر سکتی۔۔ "

" اچھا مگر آپ نے اسے پکڑا کیسے۔۔۔یہ تو زہریلی ہوتی ہے کاٹ لیتی تو۔۔۔ "

وریشہ نے غائب دماغی سے پوچھا۔۔۔

" ہاں ہوتا ہے مگر یہ تو معمولی سی ہے دیکھو کتنی معصوم ہے۔۔ "

سماویہ نے ہاتھ میں پکڑی برنی اسکے آگے کی۔۔جس پر وریشہ ایک اور بار چیخی تھی۔۔۔

اور اس پر سماویہ کے ساتھ ساتھ جواہر بھی ہنس پڑی۔۔

" سماویہ دی گریٹ سماویہ دی گریٹ۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اچانک کھڑکی سے اُڑتا ہوا پیٹر بھی کچن میں آیا تھا۔۔۔

اور جا کہ سماویہ کے کندھے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

لگتا تھا اسے سماویہ کچھ زیادہ ہی پسند آگئی تھی۔۔

" پیٹر دی گریٹ بتاؤ اس لڑکی کو کہ اب ان چھپکلیوں سے ڈرنے کے دن گئے۔۔۔ "

سماویہ نے کندھے پر بیٹھے پیٹر کو کہا جس پر اس نے اپنا سر اوپر نیچے کیا تھا۔۔۔ مطلب ہاں بول رہا ہے۔۔۔

" تو پھر کس سے ڈریں۔۔ "

شاید وریشہ کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا یا اسکا باتونی انداز واپس آ گیا تھا۔۔

" ہم لڑکیوں کو اب چھپکلی سے نہیں بلکہ دنیا کے درندوں سے ڈرنا چاہیئے جنہیں ہم پہچان بھی نہیں پاتے۔۔ چھپکلی تو پھر پہچان لی جاتی ہے اور یہ کہاں کوئی نقصان دیتی ہے۔۔

سماویہ نے شیشے کی اس برنی کو بہت غور سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں ! لڑکیوں کو کسی سے بھی نہیں ڈرنا چاہئے۔۔۔ نا ہی چھپے ہوئے درندوں سے نہ ہی "
" کسی چھپکلی سے۔۔

بہرام کی آواز نے سماویہ کا تسلسل توڑا تھا جو وہ اس لمحے میں بنا چکی تھی۔۔۔ پیٹر کے اچانک سے کچن میں آنے پر وہ اسکے پیچھے آیا تھا۔۔ اور پھر سماویہ کی آخری بات کا جواب دینا اسنے لازمی سمجھا۔۔۔

عابد بھی اسکے پیچھے ہی تھا جو سارا معاملہ بہت غور سے دیکھنے کے بعد ان تینوں تک آیا۔۔۔

" پہلی بار دیکھ رہا ہوں ایک چھپکلی دوسری چھپکلی سے ڈر رہی ہے۔۔۔ "

عابد کے کہنے کی دیر تھی اور ان سب کی ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا۔۔۔ جبکہ وریشہ نے کرسی سے نیچے اترنے تک اپنے بھائی کو گھورنے کا عمل جاری رکھا۔۔

عابد ہنستے ہوئے اب پاس میں رکھے سپر نکلز اور چاکلیٹ چپس اٹھانے جا رہا تھا جس پر جواہر نے جلدی سے وہ سب ہٹایا۔۔۔

" نہیں بلکل نہیں یہ کیک کے لئے ہے۔۔۔ "

" جواہر۔۔۔ "

عابد نے منہ کھول کر بے یقینی سے جواہر کو پکارا جو ہاتھ میں باؤل لئے کھڑی تھی۔۔۔

" شاباش جواہر آپی بس ایسے ہی کرنا ہے انکے ساتھ۔۔۔ "

وریشہ نے عابد کو ناک چڑاتے ہوئے جواہر سے کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" شاباش جواہر آپی۔۔۔ "

اور وریشہ کی نقل اتارتے پیٹر نے اپنی آواز میں اونچا سا بولا تھا۔۔۔ جبکہ وہ سب کے سروں پر اڑنے لگا تھا۔۔

" اپیا۔۔۔بھائی۔۔عابد بھائی۔۔جواہر آپی۔۔۔ "

سب ابھی پیٹر کی حرکت سے خوش ہی ہو رہے تھے جب پیچھے سے عیشاء آوازیں دیتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی۔۔۔(لو جی ہر دوسرے پل کوئی نہ کوئی ٹپک جاتا ہے۔۔)

" ہاااایہ کیا ہوا۔۔۔چلو دفع کرو اسکو، میں یہ بتانے آئی تھی کہ آپ دونوں کی۔۔۔ "

پہلے تو اس نے نیچے پڑے بیٹر کو دیکھا جواب زمین پر اور پھیل گیا تھا مگر پھر جواہر اور عابد کو شرارتی انداز میں کہنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" آپ دونوں کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے۔۔۔۔ "

اس کے بتاتے ہی سب نے خوشی سے شور کیا تھا۔۔۔عابد کو تو یقین ہی نہیں آیا تھا(چلو شکر ہے وہ کنوارا تو نہیں مرے گا اب۔۔۔) جبکہ جواہر کے چہرے پر تو لالی چڑھنے لگی ۔۔۔

سماویہ دل کھول کر مسکرائی تھی ان سب کو دیکھ کر۔۔۔زندگی میں پہلی بار تو اس نے ایسا ماحول دیکھا تھا۔۔کزنز۔۔رشتے دار۔۔ان کا پیار۔۔ان کی یہ چھوٹی چھوٹی سی مستیاں۔۔ اس کی آنکھوں میں ایک چمک در آئی تھی وہ تو ساری زندگی ہی ان سب خوشیوں سے محروم رہ گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاید یہ سچ ہی ہے کہ۔۔۔۔

! کبھی کبھی خاندان کی غلطیاں بچوں کو سہنی پڑ جاتی ہیں

اس نے اپنی پوری کوشش لگادی تھی ایجنٹ مارس کو پکڑنے میں مگر وہ اس کے ہر جال سے بچ نکلتا تھا۔۔

اسکے اپنے کام بھی اس ہی وجہ سے رُک رہے تھے۔۔ پیچھے سے ایس آئی کی کا ڈر اسے ہمیشہ لگا رہتا تھا۔۔

ایس آئی اٹلی کے سب سے بڑے گینگ مافیا کا سردار/باس تھا۔۔ وہ لوگ دنیا بھر میں ڈرگز سپلائی کرتے تھے۔۔۔ دنیا میں کوئی نہیں تھا جو انہیں پکڑ سکے۔۔۔ مگر اب کچھ دنوں سے اس ایجنٹ مارس نامی شخص نے اسکی زندگی مشکل بنادی تھی۔۔۔

اسلام آباد میں انہیں صرف ایک ہوائی جہاز سے اپنا سامان سپلائی کروانا، اس ہی کا راستہ بنانے میں اسے اتنا وقت لگ رہا تھا کیونکہ پولیس کا شک ان پر کبھی بھی پڑ سکتا تھا۔۔۔

صنفِ نازک کو یہ زیب نہیں دیتا "

دنیا سے خطرہ مول لینا تم چھوڑ دو

چھوٹی سی چال، جیسے مکڑی کے جال

دلِ مضطر میرا کچھ بھی بگاڑتے نہیں

کہہ رہا ہوں سمجھا رہا ہوں بار بار

مجھے ڈھونڈنا تو تم چھوڑ دو۔۔

" ایجنٹ مارس

ابھی بھی وہ روڈ کے کونے پر تھی جب یہ میسج موصول ہوا۔۔اسنے سختی سے لب سکیڑے تھے۔۔۔

تم جیسے نقلی شاعر کو تو اب میں کبھی نہ چھوڑوں۔۔مار کے دم لوں گی۔۔ جس سیارے " " سے آئے ہو وہیں واپس چلے جاؤ اس سے پہلے کے میں خود تمہیں وہاں بھیجوں۔۔

جس طرح اسنے لفظوں کو ترتیب دے کر ہر جواب شاعری کے انداز میں دیئے تھے وہ آگ بگولہ ہو کر رہ گئی تھی اور نقلی شاعر کہنا بھولی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج بھی وہ بلیک ہڈی میں تھی اپنے کام کے وقت وہ خود کو اس ہی حلیے میں رکھا کرتی تھی

۔۔

چہرہ آج بھی مکمل چھپا ہوا تھا پر آج اس سنہرے چمکتے ہوئے فریم کے پیچھے سے اسکی دو سرمئی آنکھیں بھی نظر آ رہی تھیں۔۔۔

میرا کام تو میں کر ہی لوں گی ایجنٹ مارس۔۔ مگر تمہیں ایک صلاح دونگی میرا پیچھا کرنا " چھوڑ دو۔۔ تم صرف اپنا وقت برباد کر رہے ہو۔۔ "

جب ایجنٹ کا کوئی جواب نہ آیا تو اسنے خود ہی میسج بھیج دیا۔۔ ایک تو اس نمبر کو اتنا ٹریک پروف کیا ہوا تھا کہ ایجنٹ مارس کی لوکیشن بھی معلوم نہ ہوتی تھی۔۔ خیر ایجنٹ بھی اسکی لوکیشن کبھی معلوم نہیں کر سکتا تھا۔۔ مگر اس طرح سے کوئی کام کے بیچ میں آئے وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

آپکی سرمئی آنکھوں کی قسم "

" میں کبھی آپکا پیچھا نہیں کرتا

اوراس میسج سے تووہ جل بھن کر رہ گئی تھی۔۔ہر بار کی طرح ایجنٹ نے پھر اسکی کسی چیز کی قسم کھائی تھی۔۔۔

" ہاں ہر دن تو جیسے اتفاق ہوتا ہے نہ۔۔ نقلی شاعر۔۔ "

وہ اب اور یہاں نہیں رُک سکتی تھی۔۔منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہ سیدھی وہاں سے نکل گئی۔۔۔دو آنکھیں جو کالے چشموں میں مقید تھی ان آنکھوں نے اسکا تعاقب تب تک نہ چھوڑا جب تک وہ منظر سے اوجھل نہیں ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

" نقلی شاعر۔۔نام برا نہیں۔۔۔ "

ایجنٹ مارس یہ کہتے شاید مسکرایا تھا۔۔۔جبکہ اندھیرے میں تو اسکا چہرہ بھی نہیں دِکھ رہا تھا

۔۔۔

" آہ سماویہ تم یہاں ہو۔۔میں کب سے ڈھونڈ رہی تھی۔۔ "

وہ بالکونی میں کھڑی تھی جب جواہر نے آکر سماویہ سے کہا۔۔۔

" کیوں۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

ہاں اوپر قلعہ کے سہن میں چلو ہم سب بھی آرہے ہیں۔۔بہت مزا آئے گا۔۔میں جب "

" تک باقی سب کو بھی بلالوں۔۔۔

اور جواہر کہہ کر نکل گئی تھی۔۔

جواہر کے جانے کے بعد اسنے خود کو ایک نظر شیشے میں دیکھا تھا۔۔۔سفید رنگ کا لمبا سا لباس تھا جس کی آستینیں کف نما تھیں اور گلے کا طرزِ نقشہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔بال ہمیشہ کی طرح ڈھیلی چوٹی میں بندھے تھے۔۔۔اسکو کبھی ضرورت نہ پڑی تھی کسی ظاہری مرمت کی۔۔۔۔وہ قدرتی ہی خوبصورت تھی۔۔۔اور یہ ہیزل گرین آنکھیں ان میں تو اگر کوئی کھو جائے تو کبھی واپس نہ آئے۔۔

اسنے کمرے سے نکلتے لائٹس آف کیں تھیں جس پر سنگھار میز پہ رکھی کوئی سنہری چیز چمکی تھی۔۔۔وہ مسکرائی اور پھر دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

ابھی وہ اوپر کو ہی جا رہی تھی جب ایک کمرے کی طرف اسکی نگاہ پڑی اور پھر پلٹنا بھول گئی

۔۔۔

مشعلیں جلتے ہوئے کوریڈور کا یہ واحد کمرہ تھا جہاں وہ اب تک نہیں گئی تھی۔۔۔ مگر اس وقت سامنے لال رنگ کے بھاری پردوں سے اسے جو منظر نظر آرہا تھا وہ حد سے زیادہ خوبصورت تھا۔۔ وہ خود کو نہ چاہتے ہوئے بھی روک نہ سکی اور کمرے کے اندر کھچی چلی آئی۔۔۔

اندر کمرے میں نہایت ہی سلیقے سے نا جانے کتنے موسیقی کے آلات رکھے ہوئے تھے۔۔ مگر اس کی نظر کو جو بھایا وہ سامنے رکھا 'ستار' تھا۔۔۔ ایک شاہی ستار بے شک وہ پہچان گئی تھی کہ یہ معمولی نہیں بہت خاص ہے۔۔۔

وہ چاندنی پر رکھا ستار۔۔ وہ نظریں نہ چرا پائی اور بس وہیں بیٹھ کر اسے ہاتھ میں لیا۔۔

www.novelsclubb.com

" خوبصورت۔۔۔ "

وہ چاندنی پر بیٹھ کر ستار کو ترتیب سے لئے بیٹھ گئی۔۔ پیچھے اسکے دو تکیے رکھے تھے جس پر لال ریشم کا گلاف چڑھا ہوا تھا۔۔ سماویہ نے آہستہ سے تار چھیڑنا شروع کئے اور پھر یوں ہوا

کہ تال سے تال ملتے گئے۔۔یہاں تک کہ ان سروں نے ایک پر سوز دھن کی شکل اختیار کر لی۔۔۔۔۔

کبھی بیٹھ کر دیکھ اُن باغوں میں "

تیرا ذکر جہاں ہم کرتے ہیں

کبھی بیٹھ اُس خستہ حال بستر پر

تجھے کر کر یاد جہاں ہم روتے ہیں

کبھی جھانک میری اِن آنکھوں میں

تیرے خواب جہاں پر سوتے ہیں

کبھی دیکھ دل کی گہرائیوں میں

ہم بن کے راز جہاں پر ہوتے ہیں

شبِ غم کی سحر کو نہ ڈھونڈ زینبؔ

www.novelsclubb.com

" اجالے بھی تو تاریکی سے ہی ہوتے ہیں

(از قلم زینب سرور)

وہ اپنی دھن میں ایک دم کھو چکی تھی۔۔جب اپنے پاس کچھ اُڑتا ہوا محسوس ہوا۔۔پلکوں کے نیچے چھپی آنکھوں کو اسنے بہت ہی آہستگی سے کھولا تھا۔۔وہ جانتی تھی وہاں کون آیا ہے۔۔۔

اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے ہاتھ بلند کیا جسکو دیکھتے ہی پیٹر (بہرام کا طوطا) آکر اُس پر بیٹھ گیا تھا۔۔

سماویہ نے بہت پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور نگاہ دروازے پر کی جہاں بہرام (سفید شرٹ اور جینس پہنے) ہاتھ باندھے کھڑا تھا

۔۔۔

" پیٹر کیا تمہیں یہ نہیں سکھایا کہ اس طرح سے چھپ کر کسی کو نہیں سنتے۔۔۔؟ "

اسنے کہا تو پیٹر کو دیکھتے ہوئے تھا مگر اسکا اشارہ صاف بہرام کی طرف تھا جو اسکی تنقید پر مسکرا گیا۔۔۔

" آواز کا یہی مسئلہ ہے اسے ایک جگہ قید نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ اپنا راستہ خود بناتی ہے۔۔ "

" اور سماعتوں تک خود سے پہنچ جاتی ہے۔۔۔

بہرام سست روی سے اندر چلتا آ رہا تھا۔۔۔ (جیسے کوئی پارک میں ٹہلتا ہے)

" ویسے کافی اچھا گاتی ہو ساز بھی اچھا تھا۔۔ "

www.novelsclubb.com

" شکریہ بس ایسے ہی شوق ہے۔۔۔ "

سماویہ نے اسکی بات کا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

جبکہ یہ پہلی بار تھا کہ ان دونوں نے ایک دوسرے سے نظریں ہٹانا ضروری نہ سمجھا تھا

۔۔۔

" اچھا گاتی ہے۔۔۔اچھا گاتی ہے ساویہ دی گریٹ ساویہ دی گریٹ۔۔۔ "

جب پیٹر نے بولنا شروع کیا تو ان دونوں نے ایک ساتھ اسے دیکھا جو خوش ہوئے دوبارہ گول گول چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

دراصل پیٹر کو میوزک (موسیقی) پسند ہے۔۔۔ "

" میں بھی اسکی وجہ سے ہی یہاں چلا آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہرام نے تمہید باندھی تھی۔۔۔

" مجھے بھی پسند ہے۔۔ "

پیٹر کو دیکھتے سماویہ مسکرائی تھی۔۔۔وہ کتنا خوبصورت پنچھی تھا۔۔

" ویسے تم مجھے گاؤں کی لگتی نہیں ہو۔۔۔ "

بہرام نے پاس والی چاندنی پر بیٹھتے ہوئے بولا جس پر ایک دوسرا موسیقی کا آلہ رکھا ہوا تھا

۔۔۔

" جی دراصل پچھلے ایک سال سے ہی ہم امی کے گاؤں میں رہائش پذیر تھے۔۔۔ورنہ تو زیادہ تر باہر ہی رہا کرتے تھے۔۔۔ "

بہرام کی نظر اسکی چوٹی پر تھی۔۔۔جو سائڈ میں ڈلی ہوئی تھی جبکہ چند لٹیں چہرے پر آ رہی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" واقع ایک سال سے۔۔۔ "

بہرام نے حیرانگی سے کہا تھا۔۔

" جی۔۔۔۔ "

باہر سے وریشہ اور جواہر کی آواز آرہی تھی مطلب وہ سب اوپر کو جارہے ہیں۔۔۔

وہ دونوں بھی اٹھ گئے۔۔پیٹر بہرام کے کندھے پر بیٹھ گیا تھا۔۔(پیٹر کی پسندیدہ جگہ بہرام کا کندھا)

" سماویہ۔۔ "

وہ آگے کو تھی جب بہرام نے پکارا۔۔۔سماویہ نے پلٹ کر سوالیہ کن نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" جی۔۔۔ "

" I like your hair ... "

اور یہ فقرہ کہتے بہرام داؤد وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

سماویہ ابھی تک ویسے ہی کھڑی سوچ رہی تھی کہ اس بات سے وہ کیا مطلب نکالے۔۔۔؟

سماویہ بہرام کے پیچھے پیچھے ہی چلتی ہوئی آ رہی تھی۔۔۔ باقی سب تو پہلے ہی آ چکے تھے

۔۔۔

www.novelsclubb.com

لگ رہی ہے وائٹ ڈریس۔۔ آہاں twining یار عیشاء وہاں دیکھو کیا کمال کی "

۔۔۔ "

وریشہ نے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے عیشاء کے کان میں شرارت سے کہا تھا۔۔۔

" وریشہ۔۔۔۔۔ تھوڑی شرم کر سکھتی ہو یا نہیں۔۔۔ "

عیشاء نے اسے گھورتے ہوئے سختی سے کہا۔۔۔(وریشہ عیشاء سے پندرہ منٹ چھوٹی جو تھی۔۔)

" ارے یہ کیا وہ دیکھو مراد بھائی کا کرتا شلوار۔۔۔ "

وریشہ نے اسے ہاتھ مارتے ہوئے مراد کا سفید کرتا شلوار دیکھا یا تھا جو ابھی ہی آیا تھا

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور عیشاء نے مراد کو اپنی بھوری آنکھوں سے بہت دیر تک دیکھا۔۔۔۔

" ارے آج تو چاند نکل کر آیا ہے بھئی۔۔۔ "

مراد نے بہرام کے ساتھ بیٹھتے ہوئے مزے سے کہا تھا۔۔۔ وریشہ کے ساتھ ساتھ عیشاء نے بھی اسے دیکھا۔۔۔

" کون سا چاند۔۔۔ کہاں ہے؟؟ "

وریشہ نے پریشانی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

" تمہارے برابر میں جو ہے وہ۔۔۔۔ "

اس بات پر عیشاء نے چونک کر مراد کو دیکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" یہ چاند ہے کہاں سے۔۔۔؟ کیسے۔۔۔؟ "

وریشہ نے عیشاء کو حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا اسکی حرکتیں دیکھ کر ہی سب کو ہنسی آ رہی تھی۔۔۔

ہر ہفتہ اپنی کتابوں میں جو لگی ہوتی ہے۔۔۔بچے کبھی سب کے ساتھ بھی بیٹھنے آجایا "
" کرو۔۔۔

مراد نے مسکراتے ہوئے عیشاء سے کہا تھا۔۔۔عیشاء نے بھی سر ہلا کر ایک آہ بھر دی۔۔۔

ہم کتابیں پڑھنے والی لڑکیوں کو کبھی کوئی کیوں نہیں پڑھ پاتا؟؟۔۔۔یا پھر لوگوں کو جزبات صرف پلیٹ میں رکھ کر پیش کر کے سمجھ آتے ہیں۔۔۔؟ یا شاید یہاں کوئی کسی کو پڑھنا ہی نہیں چاہتا۔۔ !

www.novelsclubb.com

" سمجھ آگئی عیشاء اب سے کتابوں کو چاٹنا تھوڑا کم کر دینا۔۔ "

وریشہ نے اسے چڑاتے ہوئے کہا تھا مگر وہ ابھی چپ کر گئی تھی۔۔وریشہ کو گھورنے کے علاوہ وہ کچھ نہ کر سکی۔۔۔

مگر کوئی تھا جس نے عیشاء کی آنکھوں کو پڑھ لیا تھا۔۔اس درد کو پڑھ لیا تھا جب آپ کو کوئی نہیں سمجھ رہا ہوتا اور نہ ہی آپ کسی کو کچھ سمجھا سکتے ہیں۔۔۔

سماویہ اور عیشاء نے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراہٹوں کا تبادلہ کیا تھا۔۔

" چلو بھئی کیک آگیا ہے۔۔۔ "

جواہر ٹرالی پر رکھا کیک لا رہی تھی جو ان لوگوں نے گھر میں بیک کیا تھا۔۔آئسنگ کر کے لکھ دیا تھا۔۔اگلے ہفتہ کی تاریخ طے ہوئی تھی couple to be اس پر فاریہ نے عابد اور جواہر کے نکاح کی۔۔اس ہی لئے کیک میں یہ تبدیلی آگئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کی تھی۔۔۔وہ سب اِن لمحوں کو یادگار بنانا twining عابد اور جواہر نے بھی ریڈ کلر کی چاہتے تھے۔۔۔اس ہی لئے ساری تیاری کی گئی تھی۔۔۔

حویلی کی یہ جگہ سب سے اونچی تھی۔۔۔چاروں طرف روشن دان نما بڑی بڑی سی کھڑکیاں تھیں جن کے آگے لگے پردے ہواؤں سے کبھی ٹکتے نہیں تھے۔۔۔

اوپر کی چھت بھی تکون سی قلعے نما تھی۔۔۔

ایک بڑا لکڑی کا جھولا جو اُن دونوں کے لئے تھا جس پر عابد سب سے پہلے ہی آکر بیٹھ چکا تھا

۔۔۔

www.novelsclubb.com

" یار جواہر اب بیٹھ بھی جاؤ بیچارہ کب سے اکیلا بیٹھا جھول رہا ہے۔۔۔ "

فریال بھی اب ان سب کے ساتھ کھڑی تھی اور جواہر سے مستی سے کہنے لگی۔۔۔

جواہر نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا تھا جو مسکرا کر آنکھوں سے کہہ رہا تھا کہ بیٹھ جاؤ۔۔۔

وہ بھی مسکرا کر بیٹھ گئی جس پر سب نے تالیاں بجائیں۔۔

اور وریشہ نے سب کو منہ بنا کے دیکھا۔۔۔

" یار وہ صرف بیٹھی ہیں ابھی۔۔۔ کیک تو کٹ کر لینے دو۔۔۔ "

اسنے نروٹھے پن سے کہا تھا۔۔۔

اور پھر سب نے ہنستے مسکراتے ہوئے جواہر اور عابد کو کیک کٹ کرتے دیکھا۔۔۔

" رُک جائیں پہلے مجھے کھلائیں میں سب سے چھوٹی ہوں۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اور جواہر نے مسکراتے ہوئے عابد کی طرف کیا ہوا ہاتھ وریشہ کی طرف بڑھایا۔۔۔

" جواہر۔۔۔ "

عابد نے ایک بار پھر اسکی طرف مسکینوں کی طرح دیکھا تھا۔۔۔ مطلب ہونے والے شوہر کی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔؟

" آپ بھی کھالیں کس نے منع کیا ہے۔۔ یہ رکھا۔ "

جواہر نے شرارت سے کہتے ہوئے ہاتھ میں بچا ہوا کیک کا پیس اپنے منہ میں ڈال لیا تھا ۔۔۔عابد کا ایک بار پھر منہ کھلا رہ گیا۔۔۔

" یار تمہارا تو ابھی سے کیک کٹنا شروع ہو گیا ہے۔۔۔ "

بہرام بولے بغیر رہ نہ سکا۔۔۔اور ہنسی تو کسی کی رُک ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" رونا نہیں بھائی وہ رکھا ٹشو باکس ٹشو دو اسکو۔۔۔"

مراد نے بھی اپنا حصہ ڈالنا لازمی سمجھا۔۔۔

" آپکی بھی شادی جلد ہی کروائیں گے صبر کر لیں ذرا۔۔۔ "

عابد نے تپ کر مراد سے کہا تھا۔۔۔

" آپکو ہی جلدی تھی شادی کی اب ہم سب کی کیا غلطی۔۔۔ "

فاریہ نے کندھے اُچکا کر کہا۔۔۔

" خیر خطروں کے کھلاڑی کبھی ہار نہیں مانتے۔۔ "

عابد نے چہرے پر سے نہ آنے والے آنسوؤں کو ہٹاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اور پھر سب ایک ساتھ ہنس دیئے۔۔۔۔

باقی پوری رات بھی ان لوگوں نے مستی مزاق میں گزار دی تھی۔۔۔سب کتنے خوش تھے۔۔۔سماویہ بھی تو خوش تھی۔۔۔

اسلام آباد کی سڑکوں پر اب آسمان سے گرتی اوس کی وجہ سے دھندلا سا سما تھا۔۔

ایک ٹھنڈ بھری صبح کا آغاز ہوا تھا۔۔۔جہاں نظر دوڑاؤ وہیں ایک سکوت سا نظر آیا۔۔۔

ایک ہوائی جہاز جو اسلام آباد کی سرحدوں میں اتر چکا تھا۔۔۔بہت سامال تھا جو اس نے اسکے مقام تک پہنچا دیا تھا۔۔۔ساری جگہوں کے نام اور انکے خریدار۔۔۔سب کی فہرست اسکے ہاتھ میں تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

چونکہ یہ صبح کا وقت تھا۔۔۔تو اس نے چہرے پر نقاب کے لئے کپڑے کا استعمال کیا تھا ۔۔۔سنہرے چمکتے ہوئے فریم کے پیچھے کی سرمئی آنکھیں ہاتھ میں پکڑے بڑے سے کاغذ پر تھیں۔۔۔پھر اس نے وہ کاغذ لپیٹ کر اپنی ہڈی کی جیپ میں ڈال لیا۔۔۔

کالے ریگزین کے جوتے جس پر سفید رنگ کی پٹی آرہی تھی۔۔۔بہت ہی آہستہ آہستہ وہ قدم اٹھاتی پر سکون سی چلنے لگی۔۔۔آج اسکا ایک بہت بڑا آڈر ڈیلیور ہو چکا تھا۔۔۔اب چھوٹے موٹے تو ہو ہی جائینگے۔۔۔

شاید اس لئے بھی خوش تھی کیونکہ آج ایجنٹ مارس نے اسے تنگ نہ کیا تھا۔۔۔نہ ہی اسکے راستے کا کانٹا بنا تھا۔۔۔(لگتا ہے تھک کر بھاگ گیا۔۔۔)اسنے دل میں سوچا۔۔۔

ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی جب کسی کو اپنے پیچھے بھاگتے ہوئے محسوس کیا۔۔۔پیچھے پلٹ کر دیکھا تو ایک شخص گہرے نیلے رنگ کی ہڈی پہنے اسکی ہی طرف بھاگتا ہوا آرہا تھا

www.novelsclubb.com

۔۔۔

چہرہ بھی نہیں دِکھ رہا تھا شاید چہرے پر کوئی ماسک لگا رکھا تھا۔۔۔وہ جب قریب آنے لگا تو وہ ایک دم سے دیوار سے جا لگی۔۔۔اتنی جلدی میں اسکے دماغ نے کچھ کام نہ کیا۔۔۔۔

یہاں تک کہ وہ شخص بھاگتے ہوئے بلکل اس کے سامنے آکر رک گیا۔۔وہ ہانپ رہا تھا مطلب کافی دور سے بھاگا آرہا ہے۔۔۔اور پھر جب کانوں میں کتوں کے بھونکنے کی آواز پڑی تو اس نیلی ہڈی والے شخص نے اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی برابر میں بنی پتلی سرنگ نما گلی میں گھسیٹ لیا۔۔۔

وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی بس اس وقت وہ اپنے سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں کھو گئی تھی جن شہد سی آنکھوں پر اس وقت اس شخص کے بال آرہے تھے۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ آنکھیں اسے اپنے قریب تر آتی محسوس ہوئیں۔۔۔جبکہ وہ ایک جگہ جامد ہو گئی تھی۔۔۔

اس ڈھنڈی فضا میں اسے اپنے گرد سرسراہٹ محسوس ہوئی۔۔۔جیسے کچھ اسکے گرد بھی گھوم رہا تھا۔۔۔

مگر پھر ایک دم سے وہ اس کیفیت سے باہر آگئی اور اس شخص کا ہاتھ فوراً جھٹکا جو اسکے چہرے سے نقاب کو ہی گرانے جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ وہ شخص اِس حرکت پر وہاں سے فوراً چھو منتر ہو گیا۔۔

نیلی ہڈی والے شخص کے جاتے ہی اس نے لمبی لمبی سانسیں لیں۔۔۔آخر وہ کیسے کسی کے حصار میں آسکتی ہے۔۔۔؟وہ کیسے ایک اجنبی میں کھو سکھتی ہے۔۔۔؟وہ بھی اس طرح کے باقی دنیا فانی لگے۔۔۔!

جیب میں بب کی آواز پر اسنے اپنا وہی فون نکالا تھا جو کام کے وقت استعمال کرتی تھی۔۔۔

ایجنٹ مارس کا میسج تھا اس نے کل ہی یہ نمبر ایجنٹ مارس کے نام سے سیو کر لیا تھا آخر کو دشمن کا نمبر کیسے نہ رکھے وہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنکھیں تو وا للہ حضور کیا کہیں "

" انکی تو غائب دماغی نے بھی دل لے لیا۔۔۔

ابھی وہ اس شعر کا مطلب سمجھ نہیں پائی تھی شاید اس شخص کی وجہ سے جب ایک اور میسج کی نوٹیفکیشن جگمگائی۔۔۔

آپکے سنہرے چشمے کی قسم "

" میں کبھی آپکا پیچھا نہیں کرتا

اور اسکا ہاتھ فوراً اپنی ہڈی کی جیپ میں گیا تھا جواب خالی تھی۔۔۔ مطلب وہ ایجنٹ مارس تھا۔۔۔

وہ اتنی بڑی بیوقوفی کیسے کر سکتی ہے ایک ہاتھ مارتی اور اسکا چہرہ دیکھ لیتی۔۔۔ مگر چہرہ تو وہ بھی دیکھنے والا تھا شکر ہے کہ اس نے بروقت ہاتھ روک لیا۔۔۔ مگر وہ لِسٹ اب وہ ایجنٹ سے کیسے نکلوائے۔۔

اگر اس ایجنٹ نے کچھ اور کر دیا تو اس کا تو سارا اپلین خراب ہو جائیگا۔۔ کچھ نہیں تو ایس آئی ہی اسے مار دے گا۔۔۔

وہ نقلی شاعر شاید ٹھیک کہہ رہا ہے اتنا بھی کیا غائب دماغ ہونا۔۔۔

پھر وہ افسوس کرتی اپنا اگلا منصوبہ بنائے آگے چل دی۔۔۔۔۔

باب سوم: مہر لگا سکّہ

www.novelsclubb.com

سماویہ بالکونی میں کھڑی تھی جہاں سے نیچے کا ہریالی خیز منظر صاف نظر آتا تھا۔۔۔

اوس ابھی بھی ہر طرف چھائی تھی سورج پورا آسمان پر نہ نکلا تھا۔۔۔ جبکہ سرمئی بادلوں نے آسمان کو ڈھانپنا شروع کر دیا تھا۔۔

وہ بالکونی میں کھڑی اب تک رات والے سفید لباس میں ملبوث تھی۔۔۔۔

باقی سب تو رات دیر سے جاگنے کی وجہ سے سو رہے تھے اور جب تک سورج سر پر نہیں نکل جاتا آج تو کسی نے نہیں اٹھنا تھا۔۔۔

مگر پھر اسکی نظر بیرونی دروازے پر گئی جہاں سے کوئی آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ سر پر پی کیپ لگائے ہوئے تھا۔۔۔۔اور جب وہ بلکل سماویہ کے سامنے والی جگہ پر آ کر بیٹھا تو اسکا چہرہ واضح ہوا۔۔۔وہ مراد تھا۔۔۔اسکی نیلے رنگ کی شرٹ پسینے میں تر تھی اور وہ بینچ پر بیٹھا لمبی سانسیں لے رہا تھا۔۔۔

اتنی صبح وہ کہاں سے بھاگتا ہوا آیا ہو گا۔۔۔؟

مراد نے نگاہ اٹھا کر اوپر دیکھا اور مسکرا دیا شاید وہ بھانپ گیا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے

www.novelsclubb.com

۔۔۔

ہاتھ کو اٹھا کر اسنے سماویہ کو نیچے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔جس پر بالکونی خالی ہو گئی اور سماویہ نیچے باغیچے میں چلی آئی۔۔۔جہاں مراد بیٹھا تھا۔۔۔

اپنے جوتوں کے ساتھ جب اسنے سفید کپڑا ہلتا دیکھا تو مراد نے نگاہ اوپر کی جہاں سماویہ ہاتھ میں پانی کی بوتل لئے کھڑی تھی۔۔۔

" شکریہ۔۔۔"

سماویہ کے ہاتھ سے پانی لے کر مراد نے ایک سانس میں پی لیا۔۔۔ جبکہ وہ اسکے برابر میں ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

" آپ اتنے پسینے میں کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔؟ "

سماویہ کے پوچھنے پر مراد نے اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

" وہ میں جاگنگ کے لئے گیا تھا۔۔۔ "

اسنے پانی کی بوتل کو نیچے سائڈ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"آپ ہانپ رہے ہیں۔۔۔میرا مطلب ہے جب آئے تھے تب۔۔۔ "

ہاں وہ آتے ہوئے راستے میں نا جانے کیسے کتے پیچھے لگ گئے۔۔۔بس انہی سے بچ کر " آرہا ہوں۔۔۔

مراد نے اسے دیکھتے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ ہلکا سا ہنسی۔۔۔

" پہلے کبھی آئے نہیں یہاں پر۔۔۔بات کرنی ہو گی پکڑوانے کے لئے۔۔۔ "

مراد نے مزید کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" سماویہ۔۔۔ "

مراد نے اسے پکارا تھا جواب خاموش بیٹھی تھی۔۔۔

جی۔۔۔"۔۔ "

" تم خوش تو ہو نہ۔۔۔۔؟؟ "

مراد نے اس پر سے نگاہ ہٹائے بغیر پوچھا تھا۔۔۔

سماویہ کا دل تو چاہا تھا کہ وہ بتا دے کہ ممتاز بیگم کے رویے سے مطمئن نہیں۔۔ مگر

پھر اسنے اپنے پیروں کو دیکھتے ہوئے سانس خارج کی تھی۔۔۔

شفاف پیر کالے رنگ کے کھسّوں میں دمک رہے تھے۔۔۔ مراد کو دیکھتے وہ مسکرائی اور

سر کو ہاں میں ہلا دیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اچھا ہے۔۔۔ خوش رہو۔۔۔ ویسے تم اتنی جلدی کیوں جاگ گئیں۔۔۔؟ "

مراد کے سوال پر سماویہ نے ایک نظر اسکو دیکھتے ہوئے پھر اسکے پیروں کو دیکھا۔۔۔جو اس ہی کی طرف مڑے ہوئے تھے۔۔۔

وہ عادت ہو گئی ہے جلدی اٹھنے کی۔۔دیر سے بھی سو جاؤں تو بھی آنکھ کھل ہی جاتی ہے "

"۔۔۔

سماویہ پہلے اسکے جوتے دیکھ کر مسکرائی تھی اور پھر جوابی کہا۔۔۔

" ہاں عادت تو مجھے بھی ہو گئی ہے جب سے امریکہ سے آیا ہوں۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

" لگتا ہے بارش ہونے والی ہے۔۔۔ "

سماویہ نے آسمان کو دیکھتے ہوئے بولی جو پورا بادلوں میں چھپ چکا تھا۔۔۔

برستی ہوئی بارش ہو۔۔ "

اور سوندی مٹی کی خوشبو

محبوب کے ساتھ بیٹھے ہوں۔۔۔

" اور ہر طرف پکوڑوں کی خوشبو

مراد کے کہنے پر سماویہ ہنسی تھی۔۔۔ مطلب کچھ بھی۔۔۔

" اچھی کاوش ہے۔۔۔ "

اسنے ہنستے ہوئے مراد کو داد دی تھی۔۔۔ جس پر وہ بھی کھلکھلایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر بادل زوروں سے کھڑکے۔۔۔۔ بادلوں کے تصادم نے چمکیلی بجلی رواں کی تو چند لمحوں میں ہی سارا نظارہ بھیگ گیا۔۔۔۔

مراد اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے دروازے تک پہنچ گیا۔۔۔ بارش سے بچاؤ کے لیے اسنے ایک ہاتھ کو سر پر رکھا ہوا تھا تاکہ سہی سے دیکھ سکے۔۔۔

"سماویہ اٹھو بارش تیز ہے۔۔۔ تم بیمار پڑھ سکتی ہو۔۔۔ "

مراد نے جب دیکھا کہ سماویہ اب تک وہیں بیٹھی ہے تو اس نے فکر مند ہوتے بولا۔۔۔

" آپ چلے جائیں میں آجاؤں گی تھوڑی دیر میں۔۔۔ "

وہ بالکل اس ہی انداز میں بیٹھی رہی۔۔۔ اسکے بال چہرے پر چپکتے جا رہے تھے جس کے ساتھ بارش کا پانی گرتا چلا جاتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

" میں کہہ رہی ہوں نہ۔۔۔ "

جب مراد بالکل نہ ہلا تو سماویہ نے دوبارہ یقین دلایا۔۔۔

اگر بابا نے تمہارے بیمار ہونے پر مجھ سے کچھ کہا تو پھر تم جواب دہ ہو گی۔۔۔ سوچ لو "

"۔۔۔؟

مراد کہ کہنے پر وہ مسکرا دی اور وہ بھی تسلّی کرتے چلا گیا۔۔۔۔

سماویہ نے ہاتھ آگے کو کیا تو بارش کی تیز بوندیں اسکی ہتھیلی پر بوجھ بن کر گریں۔۔۔اِن بوندوں کے بوجھ نے اسے ماضی میں دھکیل دیا اور وہ آنکھیں بند کر کے اپنا ماضی یاد کرنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔

بالکل ایسے ہی تیز بارش جاری تھی جب اسکی ماں کو سفید کفن میں لپیٹ دیا گیا تھا۔۔۔اور اس دن وہ بارہ سال کی بچی بالکل آج کی ہی طرح بارش میں بھیگتی گئی تھی۔۔۔اُس وقت نہ سرد موسم اس پر اثر کر رہا تھا اور نہ ہی کوئی آوازیں۔۔۔۔

ہاں بالکل ایسی ہی بارش ہو رہی تھی جب اسکے بابا نے بھی اسے تنہاء چھوڑ دیا تھا۔۔۔اِس درندوں سے بھری دنیا میں اُس وقت وہ ایک ایسی تتلی کی مانند تھی جسے باغ سے بے دخل کر کے ایک ایسے صحرا میں لے جایا جائے جہاں اسکا جینا مشکل تر ہو۔۔۔

بارش کا بوجھ خود پر ہلکا محسوس کیا تو وہ ماضی کے نیچے سے نکل کر حقیقت میں آگئی۔۔۔

قرب کے ساتھ جب آنکھیں کھلیں تو جو آنسوں آنکھ میں چھپ رہے تھے وہ بھی نکل پڑے۔۔۔

اب اس سے کوئی پوچھے کہ وہ کیوں بھیگ رہی ہے تو وہ کیا بتائے کہ اُس بارہ سال کی بچی نے اس دن کے بعد کوئی بارش ایسی جانے نہ دی جس میں وہ بھیگی نہ ہو۔۔۔

پھر وہ کیا بتائے کے اندر کے زخموں کی تاب اس پر باہر کے سرد موسم کا اثر نہیں ہونے دیتی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہتے ہیں بہادر لوگ رویا نہیں کرتے۔۔۔ "

" مگر میرے خیال میں بہادر لوگ بھی رو دیتے ہیں، شاید بارشوں کا سہارا لے کر۔۔۔

وہ ہاتھ نیچے کر چکی تھی جب اپنے پیچھے سے اسے یہ آواز آئی۔۔۔اور وہ خوب پہچان چکی تھی کہ یہ آواز کس کی ہے۔۔۔۔

کسی سے کہا تھا کسی نے۔۔۔ "

" لوگوں کی باتیں چھپ کر نہیں سنی چاہیے۔۔۔۔

بہرام اسکے اس طرح مخاطب کرنے پر مسکرا گیا(کسی نے کہا تھا کسی نے)اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا جہاں کچھ دیر پہلے مراد بیٹھا تھا۔۔۔

تو مطلب آپ رونے کے ساتھ ساتھ کچھ کہہ بھی رہیں تھیں۔۔۔آہ افسوس میں سُن " " نہ سکا۔۔۔

بہرام کو اس طرح افسوس سے کہتے دیکھ وہ ہنس دی تھی۔۔بہرام مسکرا دیا۔۔۔اس نے سماویہ کو ہنسانے کے لئے ہی تو کہا تھا اور وہ ہنس بھی دی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بارش تھم گئی تھی اور کچھ دیر میں آلودہ آسمان صاف ہو کر شفاف لگنے لگا تھا۔۔۔

وہ سوچ رہی تھی اِس شخص نے بارش میں بھی اسکے آنسو دیکھ لئے۔۔۔جو کوئی نہ دیکھ سکا وہ اِس نے کیسے دیکھ لیا۔۔۔

" ... سماویہ "

وہ خاموشی کو توڑنے والا بہرام تھا۔۔۔

" جی۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

بھیگی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو ہر طرف سے اٹھنے لگی تھی۔۔۔

" آپ نے کبھی کسی کے ساتھ تین زمانے گزارے ہیں؟۔۔۔ "

اور یہ ایک ایسا سوال تھا جس پر ساویہ نے اسے بیوقوفوں کی طرح دیکھا تھا۔۔۔ تین زمانے ؟

لوگ ایک زمانہ ساتھ نہیں گزار پاتے یہ تین کی بات کر رہے ہیں۔۔۔؟

" میں کچھ سمجھی نہیں۔۔۔ "

اور کوئی جواب اس سے بن نہ پایا۔۔۔

ہاں یہ لاجک جو پہلی بار سنی ہے آپ نے۔۔۔بس اتنا سمجھ لیں کہ کسی شخص کو پوری " طرح جاننے کے لیے تین زمانے درکار ہوتے ہیں۔۔۔اِس وقت اس سے زیادہ میں آپکو " سمجھا نہیں سکتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہرام کے کہنے پر وہ اب بھی اُسے نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی آخر وہ کون سالا جک بتا رہا ہے ؟۔۔۔ سماویہ کے کچھ پلے نہیں پڑھ رہا تھا۔۔۔

" اِس وقت کیوں نہیں بتا سکتے ؟اور مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔۔۔؟؟ "

وہ ایک ساتھ دو سوال کر گئی تھی۔۔۔۔ ہوائیں ڈھنڈی چلیں تھیں۔۔۔

پہلا یہ کہ ابھی وقت نہیں آیا جب آئے گا تو آپ خود بھی سمجھ جائینگی۔۔۔ اور دوسرا "

" آپ کو بتانے کا۔۔۔ تو! وہ میرا دل کیا اس لئے کہہ دیا۔۔۔

وہ سماویہ کو دیکھتے ہوئے بولا جو بالوں کے چہرے سے پیچھے کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مطلب آپ دل کی سنتے ہیں۔۔۔۔ اچھا ہے۔۔۔"۔ "

وہ اپنی ہی بات پر مسکرائی۔۔۔ بادل اب کم ہوتے نظر آ رہے تھے۔۔۔

" ہاں اور دل کہہ رہا ہے کہ۔۔۔ "

بہرام بولتے ہوئے رُکا اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔ سماویہ کو بہت شدت سے پاس میں لگے پھولوں کی خوشبو آئی تھی۔۔

" کہ۔۔۔؟ "

وہ اسکی ادھوری بات سننے کی جلدی میں تھی۔۔۔

ہیزل گرین آنکھیں بس ان کنچی آنکھوں کو ہی دیکھ رہیں تھیں۔۔

بارش کے بعد کا موسم اس قدر حسین کیوں ہوتا ہے؟ کہ انسان بس کھو کر ہی رہ جاتا ہے

۔۔۔۔

"کسی دلچسپ انسان کے ساتھ تین زمانے گزاروں۔۔۔ "

وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔بے شک سماویہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تھا۔۔۔مگر وہ دلچسپ انسان شاید اسے معلوم ہو گیا تھا۔۔۔

وہ مسکرایا تو بدلے میں وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

" چلو اب تو تھم گئی بارش بھی۔۔۔اب تو اندر چلو۔۔۔ "

وہ اندر جانے لگے تو وہ پھر سوچ میں پڑھ گئی کہ یہ شخص اسکو کب سے چھپ کر دیکھ رہا تھا ۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

دن گزرنے لگے۔۔۔کہیں شام کی رونقوں میں وریشہ سب کے ساتھ گانے گاتی ہوئی نظر آتی تھی۔۔۔تو کبھی دن کی تیز دھوپ میں مراد گھر کو سجواتا ہوا نظر آتا۔۔۔کبھی عیشاء دیوار سے لگی ان منظروں کو اپنی آنکھوں میں قید کرتی تو کان میں آتے سریلے دھن دل میں اشتعال پیدا کر دیتے۔۔۔

کبھی فاریہ کام کے لیے فریال کو تو کبھی کسی اور کو لے جاتے ہوئے نظر آتی۔۔۔

کبھی عابد اور جواہر کو سب تنگ کرتے نظر آتے تھے۔۔۔تو کبھی ساویہ خوش بہت خوش نظر آتی۔۔۔اور پھر گانے کے تال پر دو آنکھیں اسے دیکھتی ہوئی نظر آنے لگتیں۔۔۔چمکتی آنکھیں۔۔۔اور وہ بس مسکرا دیا کرتی۔۔۔۔

کچھ احساس کتنے انوکھے ہوتے ہیں نہ کبھی سمجھ نہیں آتے اور کبھی ہم خود سمجھنا نہیں چاہتے۔۔۔تو کبھی کبھی ہم خود سے بھی چھپانے لگتے ہیں۔۔۔

بارش والی صبح کے بعد سے ساویہ کی بہرام سے اچھی رفاقت ہو گئی تھی۔۔۔ ممتاز بیگم بھی اب وہ پہلے والی نظر سے اسے نہیں دیکھتی تھیں۔۔۔

سب خوش تھے۔۔۔ مگر کیا خوشیاں ہمیشہ رہتی ہیں؟

! ہم سب بھی تو ہمیشہ نہیں رہنے والے۔۔۔۔

پھر خوشیاں ہمیشہ... خیر۔۔

آج جواہر کی بارات تھی۔۔۔ سب ہی کاموں میں لگے ہوئے تھے۔۔۔ کسی کو سر کھجلانے کی فرصت بھی نہ تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ساویہ بھی جلدی میں ہاتھ میں لہنگا پکڑے جا رہی تھی پھر اسنے چھوٹی تائی کے ساتھ خاص شاہی ریفریشمنٹ بھی تو بنوانا تھا۔۔۔ (ہائے چھوٹی تائی اور انکے شاہی پکوان۔۔)

جب جلدی میں بہرام سے اسکا تصادم ہوتے ہوئے بچا۔۔۔

" معاف کیجئے گا میں نے دیکھا نہیں یہ پریس کروانے کے لئے۔۔۔ "

" اچھا اچھا کوئی بات نہیں۔۔۔ "

بہرام نے اسکی بات کاٹتے ہوئے مسکرا کر آگے کو چل دیا وہ شاید جلدی میں تھا۔۔ گھڑی کو بار بار دیکھتے وہ جلدی جلدی قدم اٹھا رہا تھا۔۔۔

سماویہ نے اسے دور تک جاتے دیکھا۔۔۔ مگر پھر یہ سوچ کر خیال جھٹک دیا کہ اسے سچ میں کوئی ضروری کام ہو گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آگے چل کر اس نے دیکھا مراد کا کمرہ کھلا پڑا ہے۔۔۔۔ وہ کمرہ کبھی اس طرح کھلا نہیں چھوڑتا۔۔۔ پھر آج کیوں۔۔۔

کمرے میں سامنے ہی اسکی نظر کچھ کتابوں پر پڑی۔۔۔آس پاس کوئی نہ تھا۔۔۔وہ اندر چلی گئی۔۔۔

سامنے میز پر رکھی کتب میں بہت سے نامور شعراء کی کتابیں رکھیں تھیں۔۔۔جبکہ ایک کتاب جس کا کور دیوانِ غالب تھا وہ میز پر کھلی پڑی تھی۔۔۔

بے ترتیبی سے ظاہر تھا کہ یہ پڑھتے ہی واپس کوئی نہ آیا۔۔۔۔۔۔

اچانک اسکی نظر میز کے بلکل نیچے کتاب کی سیدھ میں ایک سکّہ پر گئی وہ جھکی تو معلوم ہوا۔۔

وہ سکّہ کسی ملک کا نہیں تھا اور نہ ہی اس پر کوئی عداد لکھے تھے۔۔۔۔دیکھنے میں ایسا لگتا جیسے کسی پیتل کے سکے کو پگھلا کر اس پر مہر لگا دی ہو۔۔۔وہ مہر لال رنگ کے تین کونوں والے پتّے کی تھی۔۔۔جس کے گرد دائرہ ابھرا ہوا تھا۔۔۔۔

سماویہ نے اسے ہاتھ میں لیا تو دیکھا مہر سکے کے صرف ایک طرف تھی دوسری طرف سادہ پیتل نظر آتا تھا۔۔۔

" اینشینٹ پیس ہو۔۔۔۔ (ancient) شاید کوئی "

اسنے سوچا کیونکہ ویسے بھی اس شاہی حویلی میں اسے ہر دوسرے دن۔۔۔کچھ نہ کچھ انوکھا دیکھنے کو مل ہی جاتا تھا۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے لہنگے پر نظر پڑی تو یاد آیا پریس کے لئے دینے کے بعد چھوٹی تائی کی ریفریشمنٹ ریسیپی بھی تو دیکھنی ہے۔۔۔پھر اسنے کچھ سوچتے ہوئے سکّہ واپس نہ رکھا اور دروازہ بند کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔۔۔

بارات کی شب بھی آ پہنچی۔۔۔سب کی تیاری چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ وہ لوگ شاہی حویلی کے رہنے والے ہیں۔۔۔سماویہ نے ہرے اور لال کے لہنگے کو کچھ اس طرح پہنا ہوا تھا کہ وہ لمبی میکسی کا گماں دے رہا تھا۔۔۔بالوں کو آج اس کی چوٹی سے نجات ملی ہوئی تھی۔۔۔ اور وہ آزادی سے لہرا رہے تھے۔۔۔ظاہری مرمت میں اس نے صرف وریشہ کے کہنے پر ایک لال رنگ کی لپسٹک کا شیڈ لگا لیا تھا۔۔۔اسے جو کوئی دیکھتا تو دیکھتا رہ جاتا۔۔۔ہیزل گرین آنکھیں لگتا تھا کہ اسکا لہنگا بھی ان آنکھوں کو جانچتے ہوئے بنایا گیا ہو۔۔۔

سامنے نظر پڑی تو دیکھا جواہر (دلہن کے جوڑے میں) فاریہ (لال اور نیلے رنگ کا لہنگا پہنی ہوئی تھی) اور مراد (جس نے سفید لباس زیب تن کیا تھا) ان دونوں کے ساتھ سٹیج تک آئی۔۔۔ نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔۔ تو پھر دلہے کے سجے سجے روپ میں بیٹھا عابد جو کب سے اُچھل کر اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا جواہر کو دیکھتے اسنے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ جواہر نے ایک بار پھر اپنے بھائی کو دیکھا جس پر مراد نے آنکھوں سے ہاں کہا۔۔۔

اور وہ مسکرا کر اپنے دولہے کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔

ہائے کتنا ایموشنل سین تھا چلو اسے کٹ کرو اور اب دودھ پلائی کی رسم شروع کرتے " " ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وریشہ نے سٹیج پر جاتے ہی کہا۔۔۔ (آج سب نے لہنگے ہی پہنے تھے جس میں لال رنگ کے ساتھ دوسرا رنگ تمام لہنگوں کو ایک دوسرے سے منفرد کر رہا تھا)

" ایک منٹ دودھ پلائی کی رسم تم کیوں کرنے لگیں۔۔تم میری بہن ہو نالائق۔۔ "

عابد نے وریشہ کو اس طرح کہا کہ سب ہنس پڑے۔۔

" کوئی نہیں میں دونوں طرف سے ہوں۔۔عیشاء اور فاریہ آپی کو اس رسم میں نہیں آنا تو کوئی بات نہیں میں اور فریال آپی ہی کر لیں گے۔۔۔ "

وریشہ نے دودھ کا گلاس اسکے آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" یہ اچھا کھیل رہی ہے۔۔۔ "

مراد نے پیچھے سے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔جب سماویہ کی نظر اسکی واسکٹ پر پڑی جس پر بالکل اس لال رنگ کے تین کونوں والے پتے کی مہر جیسا لوگو لگا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلیں دودھ پی لیں یا پھر ابھی نہ بھی پئیں تو کوئی مسلئہ نہیں بس نیک دے دیں "

" ہمیں۔۔۔

فریال نے وریشہ کے ہاتھ سے دودھ لیتے ہوئے اسکے سامنے میز پر رکھا۔۔۔

" ہاں اور وہ بھی پورے پچاس ہزار کا۔۔۔ "

وریشہ کے کہنے پر عابد کے ساتھ ساتھ سب نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

" بیٹا نیک لے رہی ہو یا حق مہر کی رقم "

عاصف صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا بابا مجھے لگا آپ کہیں گے میں نے مغلوں کی ناک کٹوادی اتنی کم نیک بول کر۔۔۔۔ "

"

وریشہ نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

" بیٹا تمہارے بابا کو اپنا حق مہر یاد آ گیا ہو گا۔۔۔ "

پرویز صاحب نے بھی ہنستے ہوئے بات میں حصہ لیا۔۔۔

کیا بھائی آپ بھی، وہ تو اس وقت ہوتا تھا۔۔۔بیٹا تم سہی کہہ رہی ہو بڑھاؤ نیک اتنا سا " بھی کوئی نیک ہوتا ہے۔۔۔"عاصف صاحب نے وریشہ سے سر ہلاتے کہا۔۔۔

ہاں یہ تو بہت ہی کم ہے ویسے مگر پچاس ہزار تو پچاس ہزار۔۔۔میں دیتا ہوں نہ اپنی بہن" " کو رونا مت ہاں۔۔۔

عابد نے مسکراتے ہوئے کہا اور وریشہ نے سوچا کہ وہ نیک ملنے پر خوش ہوئے یا اپنی بے عزتی پر منہ بنائے۔۔۔

" ارے واہ یہ تو مان گیا۔۔۔ بھئی۔۔۔۔ "

بہرام نے کہا تو کتنی نظروں نے اسکی طرف دیکھا مگر سماویہ نے جو دیکھا وہ اسکی شیر وانی پر لگی بالکل مراد جیسی مہر کو۔۔۔ یہ تو بلکل ویسا ہی لوگو ہے۔۔۔

مطلب یہ ان کی کوئی شاہی مہر ہو گی کسی زمانے میں۔۔۔ جس کی یاد میں۔۔۔۔۔۔ خیر وہ کن فضول سوچوں میں ہے۔۔۔ اسنے ذہن سے جھٹک دیا

عابد مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔ اور والٹ ہاتھ میں لیا۔۔

" ہاں جی تو کتنا نیک مانگا تھا اسنے۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اور سب نے عابد کا جواب ایک ساتھ دیا۔۔

پچاس ہزار۔۔۔۔۔

" یہ کتنے ہیں۔۔۔ "

عابد نے ایک پچاس کا نوٹ نکال کر لہرایا اور کہا۔۔۔

جس پر سب نے بیوقوفوں کی طرح پچاس کہا۔۔۔اور جب اسکے ہاتھ میں ہزار کا نوٹ دیکھا تو بہرام کی ہنسی چھوٹی تھی پر وہ ضبط کر گیا۔۔

" یہ کتنے ہیں اب بتاؤ۔۔۔ "

" ہزار۔۔ "

www.novelsclubb.com

وریشہ کو کچھ سمجھ نہ آیا۔۔۔

ہاں تو یہ ہو گئے تمہارے۔۔پچاس۔۔۔اور یہ ہزار۔۔۔ہو گئے پورے پچاس ہزار "

"۔۔۔

عابد نے شاطرانہ ہنسی کے ساتھ کہا۔۔۔اور وریشہ کا منہ کھلا تو سب کی ہنسی کا ایک آبشار پھوٹا تھا۔۔۔

" واہ بھائی آپ تو چھا گئے۔۔۔ "

عیشاء نے اسے بوسٹ کرتے کہا۔۔۔

یہ چیٹنگ ہے بابا۔۔تایا جان۔۔یہ چیٹنگ ہے۔۔انہوں نے کہیں دیکھا ہو گا اور پھر "

" اب ہمارے ساتھ پرینک کر رہے ہیں۔۔۔

وریشہ نے تو روہی دینا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" دیکھا ہو یا نہیں مگر تم نے نیک کی رقم بالکل سہی کہی تھی۔۔ شکریہ۔۔۔ "

عابد نے ہنستے ہوئے کہا اور واپس بیٹھ کر مزے سے دودھ کا گلاس پینے لگا۔۔۔

" اچھا نہ کچھ نہیں ہوتا آپکا نیک یہ ویسے بھی نہیں تھا۔۔ رابعہ بیگم نیک تو لائیں ذرا۔۔۔ "

عاصف صاحب کے کہتے رابعہ بیگم ایک تھال لائیں جس میں ان سب کی تعداد کے حساب سے مخملی ڈبیائیں رکھیں تھیں۔۔۔

سب بیٹیوں کو وہ نیک کے طور پر دیا تھا جس میں ایک سنہرہ سونے کا بریسلٹ تھا۔۔۔ جس کے بیچ میں لگا پتھر الگ الگ رنگ کا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

جو سماویہ کے پاس آیا وہ لال رنگ کا پتھر تھا۔۔ جس میں انگریو ڈیزائننگ کی گئی تھی۔۔۔

اور پھر ایسے ہی ہنسی مزاق اور خوشیوں سے بھری رات تمام ہو گئی۔۔۔

وقت تو کبھی نہیں رکتا۔۔۔نہ ہی کسی کے دنیا میں آنے سے دنیا سے جانے تک۔۔۔نہ ہی کسی کو کسی دوسرے کا ہونے تک۔۔۔وقت کسی کے لئے نہیں رکتا۔۔۔

ایجنٹ مارس کا اب کوئی میسج نہ آیا تھا۔۔۔مگر وہ حد سے زیادہ پریشان تھی۔۔۔اگر تو اس نقلی شاعر نے کچھ غلط کر دیا تو وہ کیا کرے گی۔۔۔ایس آئی تو غلطیاں معاف بھی نہیں کرتا ۔۔۔اپنے آپ کو بھی وہ اس بات پر بہت کچھ بول چکی تھی کہ کیا ضرورت تھی ناموں کی لسٹ اس طرح لہرا کر دیکھنے کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایجنٹ کا تو کام ہی یہی ہے بس اس پر نظر رکھتا ہے۔۔۔

مگر سد شکر یہ ہے کہ وہ اسے ڈھونڈ نہیں سکتا۔۔۔نہ ہی ٹریک کر سکتا ہے۔۔۔

اب تک تو اسے کوئی خطرے کی خبر نہیں ملی تھی۔۔۔مگر کل ہی اسے پتا چلا کہ کراچی کی بندرگاہ سے نکلوانے والا کسٹم روک لیا گیا تھا۔۔۔یہ بھی تو اسکے زیرِ نگرانی ہوا تھا پھر کیسے

کسی کا شک ادھر تک چلا گیا۔۔۔ مگر اس نے آگے کے بندوں کو یقین دلا دیا تھا کہ اسنے اپنا کام پوری طرح کیا تھا آگے سے ہی گڑھ بڑھ ہوئی ہے۔۔۔

وہ شاہی حویلی کے روڈ پر تھی۔۔۔ پورے علاقے کی مشہور شاہی حویلی۔۔۔ بہت رونک لگی نظر آرہی تھی۔۔۔ مگر رات کے اس پہر تو سب سو رہے ہونگے۔۔۔ پھر نظر پلٹ کر وہ وہاں سے ایک نظر دیکھ چل دی۔۔۔ اسے ابھی بہت سے کام تھے جو اس شاہی حویلی کی زیارت سے زیادہ اہم تھے۔۔۔

دیوانِ غالب مجھے سمجھ نہ آئی۔۔۔ "

پر شاعری کا میں دیوانہ ہوں۔۔۔

انگڑائی لیتا ہے دن جب شب میں

میں تو حقیقت لکھنے والا ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور تیری شاطر سرمئی آنکھوں کے

" میں تو سارے راز جانتا ہوں۔۔۔

کچھ وقت گزرتے ہی اسکو ایجنٹ کا میسج موصول ہو گیا تھا۔۔۔ہر بار کی طرح اسکے چہرے پر کرنے کو اپنا (distract)عضّہ ہی آیا تھا۔۔۔اس نقلی شاعر نے اسے ڈسٹریکٹ پسندیدہ مشغلہ بنالیا تھا۔۔۔

چوری کر کے راز ہمارے کہتے ہیں "

" ہم تو سارے راز جانتے ہیں۔۔۔نقلی شاعر۔۔۔

میسج سینڈ کرنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اسنے بھی اپنی بات شاعری کے طرز میں کر دی ہے۔۔۔کہیں یہ ایجنٹ اسے پاگل کر کے نہ چھوڑے۔۔اب کس چیز کی قسم کھائے گا ۔۔۔اسے یہ بات اب یاد رہتی تھی کہ وہ قسم ضرور کھائے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپکے ان رازوں کی قسم۔۔ "

" میں آپکا پیچھا نہیں کرتا۔۔

وہ مسکرائی تھی۔۔۔ پھر اچانک رک گئی نہیں وہ مسکرا کیوں رہی ہے۔۔۔؟ اس دماغی مریض نقلی شاعر کی بات پر وہ کبھی نہیں مسکرائے گی۔۔ نہیں بلکل نہیں۔۔ !

آگے چلنے پر اسے دیکھ کر درخت کے پیچھے کھڑا شخص مسکرایا تھا۔۔۔

" نقلی شاعر کا پتہ نہیں پر ایجنٹ مارس سے تم نہیں چھپ سکتیں۔۔ "

اور پھر درخت کے پیچھے سے ہی وہ غائب ہو گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

صبح ہوتے ہی اسے پتہ چلا کہ بہرام داؤد اپنے کام کے سلسلے میں جانے لگا ہے۔۔۔ سماویہ نیچے آئی تو وہ سب کو مطمئن کر چکا تھا کہ اسکا جانا ضروری ہے۔۔

سب سے مل کر وہ باہر کو چل دیا تھا۔۔۔ مگر جب وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تو پیٹر اڑتا ہوا دروازے کے پاس چلا گیا جہاں صرف سماویہ کھڑی تھی۔۔۔

سماویہ دی گریٹ۔۔۔ پیٹر یاد کرے گا۔۔ پیٹر سماویہ۔۔ یاد کرے گا۔۔ سماویہ کو۔۔۔ "

"

اور پیٹر کے اس طرح کہنے پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔

www.novelsclubb.com

".. مجھے بھی تم بہت یاد آؤ گے۔۔ پیٹر دی گریٹ "

کتنا زیادہ لگاؤ ہو گیا تھا اسے ان چند دنوں میں پیٹر سے۔۔۔ اسنے ہاتھ سے پیٹر کو پیار کیا ۔۔۔ تو اسنے آنکھیں پٹپٹائیں۔۔۔

" چلو پیٹر دیر ہو رہی ہے۔۔۔ "

بہرام اسکو لینے آگیا تھا جبکہ باقی سب باہر کھڑے تھے۔۔۔

" خدا حافظ سماویہ تم سے مل کر اچھا لگا۔۔۔ "

بہرام نے سماویہ سے کہا اور پیٹر کو اسکے ہاتھ سے لیا۔۔۔

" بہرام بھی مِس کرے گا۔۔ بہرام بھی سماویہ کو۔۔ مِس کرے گا۔۔ بہرام۔۔ "

پیٹر کی بات پر سماویہ نے بہرام کو دیکھا تھا جو پیٹر کی بات پر بوکھلا سا گیا تھا۔۔۔

" چلو شرارتی پیٹر۔۔۔ "

اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کہہ پایا اور وہ مسکرا کر چلا گیا بدلے میں وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

" پیٹر تمہاری کچھ زیادہ زبان نہیں چلنے لگی ہے۔۔ "

چلتے ہوئے بہرام نے پیٹر کو سختی سے کہا جس پر اسنے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

ولیمہ کا دن بھی اپنی تیاریوں کے ساتھ شان سے گزر گیا۔۔۔

اب تو سماویہ کو بھی جانا تھا وہ اور یہاں نہیں رک سکتی تھی۔۔۔اور اسنے تایا جان سے بھی تو یہی کہا تھا۔۔کہ وہ چلی جائیگی۔۔اور کیا پتہ تھا کہ ممتاز بیگم پھر سے بدلہ رویہ اختیار کر لیں

www.novelsclubb.com

۔۔۔

وہ بھی نہیں رُکی۔۔۔اور آج رات ہی نکل گئی۔۔۔پرویز صاحب نے بہت روکا مگر اسنے دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے جانا ضروری سمجھا۔۔۔سب ہی اداس تھے۔۔

کہ یہ کیا شادی ہوتے ہی تم سب جا رہے ہو۔۔۔

مگر کوئی کسی لئے نہیں رُکتا۔۔وقت بھی نہیں تو وہ بھی وقت کا ساتھ دے گی۔۔۔وہ نہیں رُکی۔۔

پرویز صاحب کا دیا ہوا وہ لال پتھر والا بریسلٹ اسنے ہاتھ میں پہن لیا تھا۔۔۔

اور گھر سے نکلتے ہی وہ اپنی منزل کے لئے روانہ ہو گئی۔۔

---

www.novelsclubb.com

آج رات بھی وہ شاہی حویلی کے باہر کھڑی تھی بلیک ہڈی میں خود کو چھپائے اسکا فوکس صرف ایک کمرے کی جانب تھا۔۔۔

وہ کودتی پھلانگتی ہوئی اس کمرے میں جا پہنچی۔۔کیا یہی وہ کمرہ تھا جہاں اسے جانا تھا۔۔۔

سنہرہ چشمہ آنکھوں پر لگائے اسنے ہر بار کی طرح چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔۔جس پہر وہ آئی ہے گھر والے تو اسے نہیں دیکھ سکتے مگر اس کمرے کا اہل اگر آ گیا تو۔۔۔

اسنے دوسری کسی سوچ کا تاب نہ لاتے سامنے میز پر رکھا آئی ڈی کارڈ اٹھا لیا تھا۔۔۔اور مڑنے لگی مگر پھر کسی چیز کو دیکھتے وہ رُک گئی۔۔۔

ڈھیر ساری شعراء کی کتابوں کے بیچ میں اسے اپنا وہ پرچہ نظر آیا تھا جو ایجنٹ مارس اس سے چرا کر لے گیا تھا۔۔۔

اسنے مسکراتے ہوئے وہ اٹھایا۔۔۔شکر اتنی خاص لسٹ تھی یہ اسکے لئے۔۔۔

تو مطلب اس نقلی شاعر کا اس گھر سے کوئی تعلق ہے۔۔۔؟

باہر سے آہٹ سنتے وہ بھاگ نکلی تھی۔۔۔

شاید کوئی آ رہا تھا۔۔اور جس طرح وہ حویلی کے اندر آئی تھی باہر بھی چلی گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باب چہارم: دوسرا چہرہ

اسکے آنے سے پہلے کمرے میں بلا کی خاموشی تھی۔۔۔

کتابیں جیسی تھیں وہ ویسے ہی رکھی ہوئی تھیں۔۔۔نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا کمرہ۔۔۔مراد مغل کا کمرہ۔۔

" ہاں بتاؤ اب کیا بتانا ہے۔۔۔ "

مراد نے فریال کو کمرے کے اندر کر کے دروازے کو اچھے سے بند کرتے ہوئے پوچھا ۔۔۔

www.novelsclubb.com

" میں دکھاتی ہوں آپ کو۔۔۔ "

یہ بول کر فریال اسکی کتابوں میں نا جانے کیا تلاشنے لگی۔۔۔کھڑکی جو کھلی ہوئی تھی ڈھنڈی ہوائیں اندر کو آنے کے لئے بے تاب ہو گئیں۔۔۔

ایک طویل سڑک تھی رات کے سرد پہر وہ ڈھنڈی ہواؤں کے سنگ بس چاندنی کی)
بدولت راستہ دیکھتے ہوئے جا رہی تھی۔۔۔ سماویہ بس سنجیدگی سے چلتی جا رہی تھی۔۔۔
)

" تمہارا مزاق ہو گیا ہو تو تم جا سکھتی ہو فریال "

لگتا ہے اس کے سر پر ٹھنڈ چڑھ گئی ہے اس نے دل میں سوچا۔۔۔ وہ اب دروازہ کھول کر کھڑا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" میں نے دیکھا تھا آئی ڈی کارڈ۔۔۔ اور آپ کو پتا ہے اسکی آنکھیں۔۔۔ "

فریال کے یاد کر کے بتانے والے انداز پر وہ چڑ رہا تھا۔۔

چلتے چلتے وہ ایک منٹ کور کی تھی اور جب چاندنی میں دکھتا کوڑا دان اپنے ساتھ دکھائی) دیا۔۔تو اس نے سوٹ کیس کو زمین پر ٹکایا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے تک لے گئی (۔۔۔

اسکی آنکھیں ہری رنگ کی نہیں بلکہ گرے (سرمئی) رنگ کی ہیں۔۔۔میں نے دیکھا " " تھا

فریال نے مراد کی طرف دیکھا جو اب اس کی حرکت پر اکتانے کو تھا۔۔۔وہ پھر سے کتابوں کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔۔لگتا ہے اسکو سچ میں چڑھ گئی ہے۔۔۔

سماویہ نے ہاتھ نیچے کئے تو اسکے ہیزل گرین لینس آنکھوں سے جدا ہو گئے۔۔۔اور) سرمئی آنکھیں چہرے کی زینت بن گئیں۔۔۔پھر اس نے وہ لینس ڈسٹ بِن میں اس طرح ڈال دیئے جیسے اب اسکے کسی کام کے نہ ہوں۔۔۔

" شکر آنکھوں سے بوجھ تواترا۔۔۔ تھک گئی تھی انہیں لگائے لگائے۔۔۔ "

سماویہ نے سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ سچ میں تھک چکی تھی اس ناٹک سے۔۔۔۔

(شاہی خاندان کے ناٹک سے۔۔۔

"مجھے لگتا ہے تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ فریال جاؤ کمرے میں جاؤ۔۔۔ "

مراد اس تک پہنچتے ہوئے پیار سے بولا۔۔۔ کیا معلوم وہ سچ میں بیمار ہو۔۔۔

مراد میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ میں نے خود دیکھا تھا اس کا آئی ڈی کارڈ وہ سماویہ مغل "

نہیں ہے کوئی بہروپیا ہے جو سماویہ سلطان ہے۔۔۔ گرین نہیں گرے آنکھوں والی سماویہ

"۔۔

فریال سچ میں بہت ڈر کر کہہ رہی تھی اور یہ مراد کو سمجھ آ گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا سنو اب تو وہ چلی گئی ہے نہ تو تم پریشان مت ہو۔۔ابھی سو جاؤ۔۔۔میری بھی کل " فلائٹ ہے یار ضروری۔۔۔ "

مراد کے کہنے پر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔مراد کو بہلانے کے علاوہ کوئی راستہ نہ دکھا۔

" میں نے دیکھا تو تھا۔۔۔یہیں تھا۔۔لگتا ہے وہ اٹھا کر لے گئی ہو گی۔۔ہاں۔۔ "

فریال منہ میں بڑبڑاتے ہوئے جا رہی تھی۔۔۔

اور ہاں کسی کو گھر میں مت بتانا پلیز فریال اتنا تو کر سکتی ہو نہ۔۔۔میں دیکھ لونگا باقی سب " ۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

فریال نے اسکی بات پر سر ہلا دیا تھا۔۔اور مراد نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔

چلو اب شکر سے وہ سو تو سکے گا۔۔

دروازہ بند کرتے وہ اب بیڈ پر سکون ہو کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

لیکن کتابوں پر نظر گئی تو وہ اٹھ گیا۔۔۔

فریال بیمار ہے کیا۔۔۔؟

مگر کیا پتہ فریال سچ کہہ رہی ہو۔۔۔؟ وہ جھوٹ تو نہیں کہے گی۔۔؟ مگر یہ کیسے ممکن ہے ۔۔؟

افف وہ واپس لیٹ گیا۔۔۔اپنی میٹنگ اس فریال کے وہموں کے چکر میں وہ برباد نہیں کر سکتا تھا۔۔ کل اسے حاضر دماغ رہنا ہے ویسے بھی۔۔۔ سو وہ سونے کے لئے آنکھیں موند گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ کو اکتاہٹ تو ہو ہی رہی تھی اس حلیے سے۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سے سوٹ کیس پکڑی چل رہی تھی تو دوسرے ہاتھ سے اسنے چوٹی سے بینڈ نکال کر اسے اپنے ہاتھ میں ڈال لیا تھا۔۔۔ بالوں میں انگلیاں چلاتے اس نے اپنے گھنے بالوں کو ہواؤں کے سہارے چھوڑ دیا۔۔۔

جبکہ اپنا سنہرہ چشمہ اس نے آنکھوں پر لینس نکالنے کے بعد ہی لگا لیا تھا۔۔۔

شاہی حویلی سے نکلتے وقت ہی اسنے اپنا بلیک ہڈی والا ٹریک سوٹ بھی پہن لیا تھا۔۔۔ مگر اس کو چھپانے کے لئے اس پر لونگ کوٹ پہننا نہیں بھولی تھی۔۔۔

اسے آج بھی بچپن کی طرح سرد موسم کی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔۔۔اور اب تو شاید وہ ان موسموں کی پرواہ کئے بغیر ہی زندگی گزارنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے لونگ کوٹ اتار کر سوٹ کیس کے اوپر تہہ کر کے ڈال دیا تھا۔۔۔اور پھر سے چلنا شروع کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

یا اللہ اگر ایس آئی مجھے ہر شہر میں ایک گاڑی دے دیگا تو اس کی دولت میں کمی آجائے "گی کیا۔۔۔؟؟ "

سماویہ نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آہ اسکے پیر۔۔۔جواب درد کرنے لگے تھے۔۔۔وہ ائیر پورٹ سے واپس آرہی تھی ۔۔۔اپنی حفاظت کے لئے وہ کسی کیب میں بھی نہیں آسکتی تھی۔۔۔اس لئے اسے اپارٹمنٹ تک پہنچنے کے لیے پیدل چلنا تھا۔۔۔

یہ ایسا علاقہ تھا جہاں لوگوں کے گھروں کا درمیانی فاصلہ چاروں طرف سے زیادہ تھا۔۔۔ ہر گھر کے آگے ایک چھوٹا سا گارڈن (باغیچہ) تھا۔۔۔

اپنے اپارٹمنٹ تک پہنچتے ہی اسنے باغیچے کے بنے لکڑی کے دروازہ کو دھکیلا تھا۔۔۔اوس ابھی سے ہر طرف گرنے لگی تھی۔۔۔گھر کے باہر صرف ایک لیمپ لائٹ لٹک رہی تھی باقی کے پورے باغیچے میں اس وقت چاند کی روشنی کا راج تھا۔۔

دروازے پر پہنچ کر وہ چابی نکال کے آگے ہی بڑھ رہی تھی جب لمحے کو رُک کر وہ نیچے جھکی ۔۔۔اور دروازے کے آگے رکھے پائیدان کو ہٹایا تھا جس کے نیچے رکھی کرنچ (پگھلی ہوئی

چینی کو ڈھنڈا کر کے شیشے کی طرح جما کر بناتے ہیں)وہ ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔یہ کیمیائی عمل سے بنایا گیا کرنچی ٹائپ چیز تھی۔۔مگر چونکہ وہ ٹوٹی ہوئی ہے مطلب کوئی اسکے پیچھے گھر پر آیا تھا۔۔۔۔

یہاں پر دور دور تک انسانوں کے علاوہ کوئی شے نہ تھی جانور جیسے کہ بلی اور کتا وغیرہ) (بھی نہ تھے

چابی گھماتے اسنے دروازہ بہت آہستہ سے بلکہ آدھا ہی کھولا تھا۔۔۔اور دروازے پر لٹکی بال ایسی ہی تھیں۔۔۔۔

مطلب کوئی دروازے سے ہی واپس چلا گیا تھا۔۔

اندر آ کے اسنے لائٹس آن کیں۔۔۔اسکے ہیل والے جوتوں سے نکلتی ٹک ٹک کی آواز خاموش گھر میں گونج رہی تھی۔۔۔ساری کھڑکیاں اور پیچھے کا دروازہ بھی وہ چیک کر چکی تھی۔۔۔اور اب دلی تسّلی کرتے کہ کوئی نہیں آیا اندر وہ آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

لندن کا موسم اب اور سرد سے سرد مہری پر اترنے لگا تھا۔۔۔ بہرام کے گھر میں اسکے ساتھ صرف اسکے بڑے بھائی بدر داؤد اور ماں زلیخا داؤد رہتے تھے۔۔۔

آج بھی اسکا کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا حالانکہ اس وقت لندن میں شام اتری ہوئی ہے ۔۔۔۔

بہرام کمبل میں دبا ہوا اپنی کالی ڈائری میں لکھتے جا رہا تھا۔۔۔ ہاتھ کبھی رکتے تو کبھی لکھتے نظر آ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

انسان کسی دوسرے شخص کا پہلا چہرہ تو بہت ہی آسانی سے دیکھ لیتا ہے۔۔۔۔ مطلب وہ " چہرہ جو ہمیں نظر آتا ہے۔۔۔ جو ساری دنیا کو نظر آتا ہے۔۔۔۔ مگر اصل مزا تب ہے جب کسی کا دوسرا اور خاص کر تیسرا چہرہ بھی دیکھ لیا جائے۔۔۔۔

لیکن انسان کی فطرت ہے وہ صرف وہی دیکھتا ہے جو وہ دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔انسان صرف وہی دیکھتا جو اسے سہی لگتا ہے۔۔جو اسے اچھا لگتا ہے۔۔۔

مگر مجھے کسی کا نہ ہی پہلا اور نہ ہی دوسرا چہرہ دیکھنے کی خواہش ہے۔۔۔مجھے خواہش ہے کہ میں وہ بنوں جو انسان کا تیسرا چہرہ شناس کر لیتے ہیں۔۔

زندگی میں بہت لوگ ملیں ہیں۔۔۔ مگر مجھے کسی میں وہ دلچسپی نہیں آئی جو اس میں آئی ہے۔۔

میں نے کبھی کسی کے ساتھ تین زمانے گزارنے کی خواہش نہیں کی۔۔۔ مگر اس سے ملنے کے بعد میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔

! اس دلچسپ شخص کے ساتھ تین زمانے گزاروں

www.novelsclubb.com

بہرام داؤد

" (Behram Dawood)

" میں نے تمہیں پہلے ہی باور کرا دیا تھا کہ اس معاملے سے دور ہو جاو۔۔۔ہم نے اس کیس کے لئے ایجنٹ کو پہلے ہی ہائیر کر دیا تھا اور وہ اپنا کام اچھے سے کر رہے ہیں۔۔۔جو تمہیں دیئے گئے کیس ہیں ان کے بارے میں سوچو۔۔۔زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔"

فون کے پیچھے سے آتی ہوئی آفیسر کی آواز۔۔۔ایجنٹ مارس نے ایک لمبی سانس بھری تھی

---

www.novelsclubb.com

" سر آپ بات کو سمجھ نہیں رہے میں اس گینگ کے بہت قریب ہوں۔۔اور بہت جلد "

دیکھو مارس ہم بلکل نہیں چاہتے کے ہمارے دوسرے آفیسرز کی کاوشوں پر تمہاری " ایک نادانی کی وجہ سے پانی پھیر جائے۔۔۔

ایک کام میں دو لوگ لگ جائیں تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔۔ سمجھو اس بات کو۔۔۔اور میری طرف سے تم اگلے پانچ مہینے کے لئے چھٹیوں پر ہو خدا حافظ " !

ایجنٹ مارس کچھ کہہ ہی نہ پایا اسکے سینیئر نے بات مکمل کرتے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔میں اسکا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔میں ایس آئی کو ہاتھ سے نہیں جانے دے سکھتا۔۔۔ "

اسنے خود سے عہد کرتے۔۔۔اپنے اگلے ٹارگٹ پر فوکس کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ کے اپارٹمنٹ پر صبح کے سنہرے پَر شان سے پھیلے تھے۔۔۔فریش ہو کر اسنے اپنا فون دیکھا تھا جہاں لیزا کی پانچ مسڈ کالز تھیں۔۔۔

پر رکھ چکی تھی فون۔۔۔ silent شاید وہ

سماویہ کچن کے شیلف کھولے کچھ ڈھونڈ رہی تھی جب دروازے پر بیل ہوئی۔۔۔

اس گھر میں جو بھی چلتا تھا اسکے جوتوں کی ٹک ٹک گونجنے لگتی تھی۔۔۔

" تم آئیں ہی کیوں تھیں جب تمہیں پتا تھا کہ میں نہیں ہوں اِدھر۔۔۔؟ "

سماویہ نے دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑی لڑکی سے بولا جو آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے ہوئے تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکا قد بھی نکلتا ہوا تھا جب کے گوری رنگت کو اس نے اوپر پہنے کوٹ سے ڈھانپ رکھا تھا

۔۔۔

" نہ سلام نہ دعا۔۔۔اتنے دن بعد ملنے پر بھی وہی سوال جواب شروع۔۔۔ "

لیزا اندر آتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔کوٹ اسنے اسٹینڈ پر لٹکایا تھا اور چشمہ اتار کر کوٹ کی جیب میں رکھ دیا تھا۔۔۔ساویہ بھی دروازہ بند کرتے واپس کچن کے شیلف کے پاس چلی گئی تھی۔۔۔

" تمہیں پتا تو ہے۔۔۔میں کوئی رسک نہیں لے سکھتی۔۔۔خیر تمہاری ڈیل فائینل ہوئی یا نہیں۔۔۔ "

ساویہ نے فرج سے کچھ سبزیاں اور چکن کے پیس نکالتے ہوئے کہا۔۔۔یہ ویسٹرن کچن تھا تو کاؤنٹر سے سامنے بیٹھی لیزا صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" سب کچھ ہو گیا ہے۔۔۔خیر میں نے سنا ہے کسی شاہی حویلی کی لاڈلی ساویہ بشَر واپس مل گئی ہے۔۔۔ "

لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور خود بھی اس تک آکر اسکی مدد کروانے لگی۔۔۔

" واپس ملی پھر بھی مل نہ سکی۔۔۔افسوس۔۔ "

سماویہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔اسکے ہاتھ تیزی سے سبزیاں کاٹ رہے تھے۔۔۔شاید کوئی چائنیز ڈِش وہ اپنے ہی انداز میں بنا رہی تھی۔۔۔

" ویسے وہ مراد مغل والا ٹاپک کیا ہے۔۔؟ "

لیزا نے چکن پکانے کے لئے پین میں کچھ مصالحوں کے ساتھ چکن پیس پکنے رکھ دیئے تھے۔۔۔

اور خود جا کر واپس بیٹھ گئی تھی۔۔اس سے زیادہ لیزا سے کوئی گھریلو کام نہیں ہونے تھے

۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ صرف اتنا سمجھ لو کہ ایک ٹپیکل دیسی معاملہ ہے جو یہاں ہر دوسرے کے گھر میں " ہوتا ہے۔۔۔مطلب

میرا بیٹا ہے۔۔اکلوتا بیٹا اب کیسے میں اسکے لئے سسرال کی بیٹی لے آؤں وہ بھی اس کی بیٹی جس نے میری بہن کی پسند سے شادی کر لی۔۔نہیں بلکل نہیں۔۔میں قیامت نہ لے آؤں۔۔۔میں تو لاؤں گی اپنی بھانجی۔۔۔کر کے دکھائیں کسی ایرے غیرے سے شادی "۔۔۔

سماویہ نے بتاتے بتاتے نقل اتارنی شروع کر دی تھی۔۔۔اور لیزا سامنے بیٹھے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

" سیریسلی یہ معاشرتی نظریہ کبھی نہیں بدل سکتا۔۔"

لیزا نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی سماویہ اپنے دیسی طریقہ سے بنایا ہوا پاستا لے آئی تھی۔۔۔

" آرہی ہیں (vibes) خوشبو سے تو بلکل دیسی وائبز "

دیا thumbs up لیزا نے خوش ہوتے ہوئے گرم گرم پاستا منہ میں ڈالا اور سماویہ کو جس پر اسنے حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔ گرم گرم کھالیا۔۔۔ بھوکی۔۔ !

-

" ارے ہاں وہ دکھاؤ مجھے اس ایجنٹ کے میسجز۔۔۔ "

وہ دونوں کھا رہیں تھیں جب لیزا نے ایجنٹ مارس کے میسجز کا پوچھا۔۔۔ جس پر سماویہ نے اسے فون میں چیٹ کھول کر دی۔۔

" اب کوئی میسج نہیں آیا۔۔؟ "

www.novelsclubb.com

لیزا نے انکے پرانے میسجز پڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔میں نے تو کہا تھا اس نقلی شاعر کو تھک جاؤ گے بلاوجہ میرا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔ "

"

" اوہ ہو۔۔۔ نقلی شاعر۔۔۔نام بھی رکھ لیا آہم۔۔۔ "

اور لیزا کے اشارے کرتے ہوئے کہنے پر سماویہ نے اسے کھاتے ہوئے گھورا تھا۔۔۔

" ویسے ماننا پڑے گا یار بندے کا ذوق۔۔۔آہاں کیا کہنے۔۔۔ "

لیزا نے سارے میسجز پڑھنے کے بعد ایجنٹ مارس کو داد دی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" بس کرو ایک نمبر کا کوئی ٹھرکی، چور، فارغ قسم کا انسان ہے نقلی شاعر کہیں کا۔۔۔ "

سماویہ نے چڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ اب تک نہیں بھولی تھی ایجنٹ مارس کی وہ اسکے پاس آنے والی حرکت۔۔۔اور خاص طور پر اسکے پیپرز چرانے والی۔۔۔

چلو آج نہیں تو کل سہی کبھی تو مان جاؤ گی۔۔۔ "

" اچھا مزاق ختم یہ بتاؤ کسی پر شک؟

لیزا کو اس پر بے تحاشا ہنسی آئی تھی مگر پھر اپنی خالی پلیٹ سائڈ میں رکھتی وہ سماویہ کے بلکل سامنے ہوئی تھی جو سکون سے کھا رہی تھی۔۔۔

" شک ! Clue کے ساتھ ہے۔۔۔وہ بھی ایک نہیں بہت سے۔۔۔پر ایک ایسا ہے جو باقی سب کو ختم کر کے کسی دوسرے پر شک ڈال رہا ہے۔۔۔اور مجھے clue کنفیوس کر رہا ہے۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ نے آخری بائٹ لیتے ہوئے پلیٹ میز پر رکھ دی تھی۔۔۔

اوہو تم بس یہ بتاؤ کہ سارے کلوز کس پر شک ڈالتے ہیں۔۔۔ کنفیوژن کا شکار نہ ہو۔۔۔ "

"

لیزا کی بات پر وہ دونوں خالی پلیٹس لے کے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

" ایک کو چھوڑ کر سارے کلو صرف ایک پر شک ڈالتے ہیں۔۔ "

پلیٹس رکھتے اسنے لیزا کو غور سے دیکھا تھا جس کے چہرے پر لکھا تھا۔۔بہن جلدی بتادے سسپینس کیوں ڈالا ہوا ہے۔۔

" مغل صاحب کا بیٹا۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ کے کہنے پر لیزا نے اسکی بات کو ڈی کوڈ کیا تھا اور پھر اسکا منہ کھلا رہ گیا۔۔۔

انسان بہت ہی عجیب شے ہے۔۔۔اسے کہو گے کہ یہ کنواں نہیں کھائی ہے یہاں مت " جانا۔۔تو وہ لازمی وہاں جائیگا بلکہ اس میں کود بھی جائیگا۔۔۔

بہت مشکل کام ہوتا ہے لوگوں کو جاننا۔۔انکے مینٹل لیول کو جانچنا۔۔وہ کیا سوچتے ہیں کیوں سوچتے ہیں۔۔

وہ کیا ہیں، وہ ہمیں کیا دکھتے ہیں۔۔وہ دیکھانا کیا چاہتے ہیں۔۔۔

دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔۔۔

جیسے چلتے ہوئے پنکھے میں یہ معلوم کرنا کہ کون سا پنکھ کب اور کدھر ہے ویسے ہی انسان کس وقت کیا سوچتا ہے یہ پتا لگانا مشکل ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مگر۔۔۔

بہرام ابھی لکھ ہی رہا تھا جب دروازے کے نوک ہونے پر اسنے ڈائری ایسے ہی بند کر کے رکھ دی تھی۔۔۔

آہ ڈاہری میں لکھا مگر ایسے ہی رہ گیا اور اسنے دروازہ کھولا جہاں اسکے بڑا بھائی بدر کھڑے تھے۔۔۔

" آج آپ آفس نہیں گئے خیریت۔۔۔ "

بہرام نے جینز پر فل بلیک ہائی نیک پہنی ہوئی تھی۔۔۔ بالوں کو ٹھیک کرتے وہ بدر سے پوچھ رہا تھا۔۔

" نہیں۔۔ جا رہا تھا مگر کوئی آ گیا ہے تمہیں بھی اس ہی لئے بلا رہا ہوں۔۔ "

www.novelsclubb.com

" کون؟۔۔ "

بدر نے اسکے جواب پر بہرام کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے نکالتے نیچے لے آئے تھے۔۔۔

" ارے مراد تم۔۔۔یہاں کیسے۔۔ "

مراد کو سامنے دیکھ وہ اس سے گلے ملا تھا جو زلیخا بیگم کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔۔

" کچھ نہیں بس تمہارے پڑوس میں ہی ایک میٹنگ تھی پھر میں نے سوچا لندن کوئی دور تو نہیں ہے۔۔تم بتاؤ نکل گئے کمرے سے۔۔ "

" نہیں کمرے میں ہی نہیں بیٹھا رہتا سارا دن وہ تو بس آج صبح صبح نکلنے کا دل نہیں ہوا تو ۔۔ "

بہرام نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

" ایک ڈیل کیا کر کے آیا ہے آفس سے منہ موڑ لیا ہے اس شخص نے تو۔۔ "

بدر بھائی نے بہرام پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔۔

بھائی۔۔ "

" ویسے تم کب تک رکو گے۔۔

بدر کو گھور کر دیکھتے اسنے مراد کی طرف بات کی تھی۔۔۔

" میں صرف ملنے آیا تھا اب تو آنٹی بدر بھائی نے آنا ہے نہ پاکستان۔۔ "

" تم شادی کر لو ضرور آئینگے۔۔اس بار تو میرے کام کی وجہ سے امی بھی نہ آسکیں۔۔ "

بدر بھائی نے بھی مراد کی شادی کی بات چھیڑ دی تھی

www.novelsclubb.com

یا اللہ ساری دنیا کو میری شادی کی ہی کیوں پڑی ہے۔۔

اس نے دل میں سوچا اور مسکرایا بہرام بھی اسکا چہرہ دیکھتے سمجھ گیا تھا۔۔

" شادی وجہ ہونا ضروری نہیں بھائی۔۔دل بنالیں تو پاکستان پاس میں ہی ہے۔۔ "

اسنے بھی بات پلٹ دی تھی۔۔۔

ارے بیٹا آئینگے آئینگے ضرور آئینگے فکر نہیں کرو۔۔"زلیخا بیگم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

" ہاں تمہاری شادی پر بھی آئینگے۔۔ "

اور بہرام کی بات پر سب ہنس دیئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پہلا کلو۔۔ "

ایجنٹ کا ذوق شاعری ہے اور مراد کا بھی۔۔۔

دوسرا کلو۔۔

میری لِسٹ جو ایجنٹ مارس نے چرائی تھی وہ اسکی کتابوں میں سے ملی تھی۔۔

تیسرا کلو۔۔

وہ تین پتی والا سکّہ کیونکہ وہ مجھے صرف اسکے کمرے سے ہی نہیں ملا تھا بلکہ اسکا نشان اس لِسٹ پر بھی تھا جو میں نے مراد کے کمرے سے اٹھائی تھی۔۔اور اسکے کپڑوں میں بھی تو تھا وہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

چوتھا کلو۔۔

اس صبح ایجنٹ مارس کے پیچھے بھی کتے لگے ہوئے تھے اور گھر پر مراد بھی ٹھیک اس ہی

" وقت آیا تھا اور اس نے مجھے بلکل وہی سب بتایا تھا۔۔

سماویہ اگلے دن لیزا کے ساتھ مل کر تمام کلوز کو ایک جگہ لکھ رہی تھی۔۔

یہ بھی رات کا وقت ہو چکا تھا۔۔تو سماویہ نے اٹھ کر ہیٹر آن کر دیا۔۔۔

" اچھا اور وہ پانچواں کلوز جو شک میں ڈالتا ہے وہ؟ "

لیزا نے سماویہ سے پوچھا جس پر سامنے سے چمکتی روشنی دیکھ کر اسکو ایجنٹ مارس کی آنکھیں یاد آئیں تھیں ماسک کے پیچھے چھپی آنکھیں۔۔۔اسنے پلکیں جھپکا کر پلٹتے لیزا کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

" وہ بس ایسی ہی ہے مطلب وہ ایک بزنس مین ہے نہ۔۔ خیر تم نے فلائٹ بک کروائی ۔۔۔ہمیں کل شام ہی لندن کے لئے نکلنا ہے اور نہیں رُک سکتے۔۔۔اور ہاں سدرہ کو

" کہہ دینا کہ ہماری سیٹ خالی کروالے اور ان لڑکیوں کو پیسے دے دینا۔۔

یار سماویہ میں پہلے ہی دو بار اس سبجیکٹ میں بیچلر کر چکی ہوں کیا ہم فیلڈ چینج نہیں کر سکتے۔۔۔ "

" اور وہ البرٹ آئنسٹائن جیسے سر مجھ سے اب برداشت نہیں ہونگے۔۔۔

وہ لوگ ایک بار پہلے بھی یہ سٹوڈینٹ گیم پلین کر کے گئے تھے لندن۔۔۔ جس پر اب دوبارہ جانے کی بات پر لیزا بگڑ رہی تھی۔۔۔

اسکی ٹائمنگز بہت اچھی ہیں۔۔ وقت کا ساتھ دینے میں ہی کامیابی ہے تمہیں کب سمجھ آئیگی۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ اب ساری فائیلز بند کر چکی تھی۔۔

" یا اللہ بس اس البرٹ آئنسٹائن جیسی مخلوق کی کلاس سے بچانا۔۔۔ "

لیزا نے آنکھیں بند کرتے ہوئے دعا کی تھی جس پر سماویہ مسکرا کر رہ گئی۔۔۔اسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ایک لمحے کے لئے اسے وریشہ کا چہرہ بھی ذہن میں آیا تھا مگر اسنے دھیان ہٹا لیا

۔۔۔

وہ ایک بار آگے بڑھ جائے تو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتی پھر وہ نہیں دیکھے گی۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔

یہ لندن کا پوائنٹ لیس گیٹ والا نارمینڈ پارک کا منظر تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی جو خود کو کوٹ اور لمبے بوٹز میں چھپائی ہوئی تھی۔۔۔ سرد ہواؤں سے لڑتے جلدی جلدی چل رہی تھی۔۔۔

اپنے پیچھے آتے ہوئے وجود کو وہ پہچان گئی۔۔۔جو اسکا پیچھا کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے آرہا تھا۔۔۔

نار مینڈ پارک اچھا خاصا خوبصورت ہے مگر اسکا نیلے رنگ کا چھوٹا سا گیٹ جو کسی بچے کے کھیلنے کے گھر کے جتنا ہو گا وہ تھوڑا مشہور ہے اور اسکے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہی شاید اسے پوائنٹ لیس گیٹ کے نام سے پکارتے ہیں۔۔۔

سب کی طرح اس لڑکی نے بھی اس گیٹ کو اگنور کرتے اسکے برابر سے نکل گئی تھی۔۔۔

وہ زیادہ دور جاتی مگر پیچھے سے آتے شخص نے اسے روک لیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" یہ کیا کر رہے ہو ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔ "

اس لڑکی نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی جبکہ پونی میں قید بال پیچھے جھول رہے تھے

۔۔۔

"اچھا جی اب محترمہ مجھے پہچانے گیں بھی نہیں۔۔۔ "

اس شخص نے اسے اپنے ساتھ کرتے پاس میں لگی بینچ پر بیٹھا دیا تھا اور اس پونی والی لڑکی نے منہ موڑ لیا تھا۔۔۔

کیسا زمانہ آگیا ہے کوئی دوست کے لئے لندن تک آگیا ہے اور دوست پہچان تک نہیں رہے۔۔۔ "

اسنے بھی لڑکی کی طرح چہرہ دوسری طرف پھیر لیا تھا۔۔۔ جس پر لڑکی نے فوراً پلٹ کر دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مراد۔۔۔ "

اور اسکے کہنے پر مراد نے چہرہ واپس موڑا۔۔۔ اور مسکرا دیا تھا۔۔۔

" اگر اس دن آجاتے تو جلدی پہچان لیتی۔۔۔ "

اسنے اپنے چہرے پر آتی لٹ کو پیچھے کیا تھا۔۔

" اب تو آگیا ہوں نہ چلو۔۔۔ نار مینڈ کی آئسکریم ہمارا انتظار کر رہی ہے۔۔۔ "

مراد نے اسکے آگے ہاتھ دیا تھا جس کو اسنے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔۔۔ وہ مراد کو ایک عرصہ بعد دیکھ کر بہت خوش ہو گئی تھی۔۔۔

اب ناراض نہ ہونا۔۔ یہ نہ ہو آئسکریم کھلاتے کھلاتے میری جیبیں خالی ہو جائیں۔۔۔ "

" ویسے ہی ہم پاکستانی یہاں آکر لُٹ جاتے ہیں۔۔۔

مراد کے ساتھ چلتی وہ اسکی بات پر ہنسی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مغل مراد پیسوں سے تو لٹنے سے رہے اور کس چیز پر لوٹے جاتے ہیں آپ ؟۔۔ "

اسکی بات پر مراد نے مسکرا کر آنکھوں کو گھمایا تھا۔۔۔

جبکہ وہ چلتے ہوئے بھی صرف مراد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

" اگر تم دیکھتی رہو گی تو میں نہیں چل رہا تم پہلے اچھے سے دیکھ لو۔۔۔ "

اسنے بوکھلا کر ادھر اُدھر دیکھا تھا جس پر وہ مسکرا گیا۔۔۔۔

باب پنجم: مافیا کا بادشاہ

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اگلی شام ہوتے ہی پلین میں بیٹھیں تھیں۔۔اور چونکہ دونوں کی سیٹس بھی ساتھ میں تھیں۔۔۔تو لیزا نے سماویہ سے شاہی حویلی کی پوری داستان سُن ڈالی تھی۔۔اور اب بھی اسکے سوال ختم نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

" یار یہ سب سننے میں ہی اتنا انٹرسٹنگ لگ رہا ہے۔۔اور اب تو میرا ابھی دل ہے کہ میں اس طوطے سے ملوں۔۔ "

لیزا نے آہ بھری اور خواہش کرتے کہا۔۔

" طوطا نہیں پیٹر کہو اسے۔۔۔ کبھی اسے کوئی غلطی سے طوطا بول دے تو وہ پورا انٹرو دینے بیٹھ جاتا تھا اور جب تک تمہیں اسکا نام 'پیٹر' یاد نہیں ہو گا وہ بولتا ہی رہے گا۔۔۔ "

سماویہ نے پیٹر سے کی ہوئی ملاقاتیں یاد کرتے ہوئے بتایا۔۔۔

" پیٹر۔۔طوطا اتنا کمال کا ہے تو اسکا مالک کیا غضب کا انسان ہو گا۔۔۔ "

لیزا نے ایک ہاتھ تھوڑی تلے رکھتے خوابوں میں جاتے ہوئے کہا تھا۔۔سماویہ جو ٹیک لگانے لگی تھی اسکی بات پر اٹھ کر سیدھی ہوئی۔۔۔

" لیزا اتنا دل پھینک نہیں ہونا چاہیے انسان کو۔۔ "

سرمئی آنکھیں لیزا کو گھورنے لگی تھیں۔۔

" ارے یار جب تک کوئی مل نہیں جاتا یہ دل ایسے ہی رہے گا۔۔ "

لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ سماویہ کو آنکھ ماری تھی جس پر اسنے سر تاسف سے ہلایا تھا اسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

خیر یہ بات اسلام آباد کی تھی اور ادھر ہی ختم ہو جائے۔۔۔ائیر پورٹ سے نکلنے سے "

" پہلے پہلے سب کچھ بھول جاؤ۔۔

سماویہ نے سب کچھ بھولنے کو کہا تھا مگر اسے ابھی معلوم نہیں ہے کہ وقت کیا کرنے جا رہا ہے۔۔۔

"سماویہ ایک بات کہوں۔۔۔؟ "

لیزا اب بلکل سنجیدہ تھی۔۔۔جبکہ سماویہ ٹیک لگا کے آنکھیں موندی ہوئی تھی۔۔۔

" ہاں کہو۔۔ "

www.novelsclubb.com

تم اتنی قابل ہو۔۔اتنی اچھی تعلیم ہے تمہارے پاس۔۔دولت بھی ہے۔۔پھر بھی تم "

ایس آئی جیسے انسان کے لیے کام کرتی ہو۔۔۔مطلب میرا تو سمجھ آتا ہے آگے پیچھے کچھ

نہیں ہے میرے پاس میں یہ نہیں چھوڑ سکتی اور پھر قرض بھی تو ہے اس شخص کا۔۔۔ مگر

" تم۔۔ تم کیوں اپنی زندگی برباد کرنے میں لگی ہو اس کریمنل کے ساتھ۔۔۔

لیزا کی بات پر سماویہ سیدھی ہوئی تھی اور بغور اسے دیکھا تھا جو اپنی دوست کے لئے فکر مند لگتی تھی۔۔

سمجھو میرے بھی کچھ قرض ہیں جنکو اتارنا ضروری ہے۔۔۔ اور تمہیں ایک بات بتاؤں "

" ۔۔۔

سماویہ نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں ایک بار جس راستے پر چل پڑوں تو پیچھے نہیں دیکھتی۔۔۔ اب اس راستے پر چل "

" پڑی ہوں تو کسی خدشات کے تحت منزل سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔۔۔

اسکے بعد ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی۔۔۔

سماویہ نے دل میں خود سے ڈھیروں سوال کئے تھے مگر پھر وہ اسکی اپنی باتیں کہ کام سے پیچھے نہیں ہٹوں گی آڑے آجاتی تھیں۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔۔اُن دونوں کو لندن آئے یہ دوسرا دن بھی گزرنے کو تھا(لیزا کی وجہ سے)۔۔۔ابھی تک تو وہ لوگ ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔۔۔

مگر اب سماویہ کو یونیورسٹی کی جلدی تھی۔۔اسے سدرہ سے مل کر سب بیلینس بھی تو کرنا تھا۔۔۔کسی دوسرے سٹوڈینٹ کی جگہ خود کو ری پلیس کرنا آسان نہیں مگر وہ یہ کام پہلے بھی کر چکی ہے۔۔۔مافیا کی دنیا میں یہ بہت معمولی کام ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"سدرہ ہمارا انتظار کر رہی ہے لیزا اٹھ جاؤ اب جلدی۔۔۔ "

سماویہ نے سامنے لگے شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے لیزا کو آواز دی جو بیڈ پر اوندھے منہ سر تک کمفرٹر ڈالے پڑی تھی۔۔

یار تم چلی جاؤ مجھے بلکل موڈ نہیں ہے اپنی نیند برباد کر کے فضول ٹیکنالوجی کو تیسری بار پڑھنے کا۔۔۔۔ "

اسنے کمفرٹر کے اندر سے ہی چیخا جس سے لیزا کی دبی دبی سی آواز سماویہ کی سماعتوں سے ٹکرائی جس کے کان میں اس وقت کالے رنگ کے نگینے جگمگا رہے تھے۔۔۔

" ٹھیک ہے تم سوتی رہو۔۔۔ سکون سے سوتی رہو۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ نے اس وقت لونگ سیاہ اسکرٹ پہن رکھا تھا جس پر چھوٹا بھورا سا کوٹ تھا۔۔اپنا سنہرہ چشمہ لگائے بالوں کو پونی میں باندھے وہ تیار تھی۔۔۔ چشمے کے ساتھ کچھ جھوٹے بال چہرے پر نکلتے آرہے تھے۔۔

اسکے بال ہاں پہلے سے کافی لمبے ہو گئے تھے۔۔

سماویہ کی بات پر لیزا منہ بناتے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔سماویہ کی ہر دوسری بات کوڈ میں ہوتی تھی۔۔کیونکہ انہیں ضرورت پڑتی تھی مگر اب اسے اس طرح بات کرنے کی عادت ہو گئی تھی کوڈورڈز میں بولنے کی عادت۔۔۔

اس بات کو بھی ڈی کوڈ کرتے لیزا دس سے پندرہ منٹ میں تیار ہو کے گاڑی کی فرنٹ سیٹ کھولتے نظر آئی تھی۔۔۔

" پیچھے آجاؤ کیب منگوائی ہے۔۔۔"

اور سماویہ کی آواز پر لیزا نے رُک کر ڈرائیور کو دیکھا تھا۔۔اور پھر اپنا بڑا سا کالا چشمہ ٹھیک کرتے وہ پیچھے آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے ساری دنیا کی روشنی ہمارے سر پر ہی آگئی ہے۔۔ "

سماویہ نے اسکے کالے چشمے پر مزاحیہ طنز کرتے کہا۔۔۔

اور مجھے لگتا ہے ساری دنیا کا اندھیرا تمہارے سر پر ہے جب ہی لینس ہٹانا بھول گئی ہو "

"۔۔

لیزا نے پورا ابدلا نکال لیا تھا اور پھر اپنا چشمہ سماویہ کے ہاتھ میں دے کر کھلے بالوں کو ادا سے پیچھے جھٹکا تھا۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر سماویہ کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔اور اسے وہ لمحہ یاد آیا تھا جب اسنے اندھیری رات میں اپنے گرین لینس پھینک دیئے تھے۔۔۔

مگر پھر شاطر دماغ میں کور اسٹوری بن گئی اور وہ مطمئن ہو گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیزا نے اپنا چشمہ پکڑتے حیرانی سے اسکے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔جو سکون میں لگنے لگی تھی

۔۔۔

" لگتا ہے صدمہ گہرا لگ گیا۔۔اور پھینکوں۔۔۔لینس "

لیزا نے منہ بسورتے کہا اور انکی گاڑی چلتی گئی۔۔۔

مگر گاڑی کہاں جا رہی تھی یہ تو صرف ساویہ ہی جانتی تھی۔۔۔

شام کی ہلکی پھلکی سی دھوپ چھن کر پردوں سے اسکے کمرے میں آ رہی تھی۔۔۔اور وہ بس مسکراتے ہوئے فون کی اسکرین پر انگلیاں چلا رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ تصویریں جو پچھلے روز ہی کی تھیں۔۔۔وہ آئسکریم کھا رہی تھی جبکہ وہ اپنے ساتھ اسکی سیلفی لے رہا تھا۔۔۔کسی ایک تصویر میں تو اتفاقاً دونوں نے ایک دوسرے کی طرف بھی دیکھ لیا تھا۔۔۔جو بہت ہی خوبصورت آئی تھی۔۔۔

تصویریں دیکھتے اسکی مسکراہٹ لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔وہ بس دوسری دنیا میں کھوتی چلی جا رہی تھی جب اسکے فون پر زوردار آواز کے ساتھ کال آنا شروع ہو گئی

۔۔۔

افف وہ ان دونوں کا ویلکم (استقبال) کرنا کیسے بھول گئی۔۔۔کال دیکھ کر صرف اسکے حواسوں پر یہی سوچ آئی تھی۔۔۔

فون بند کر کے اسنے کوٹ پہنا تھا اور جلدی سے اپنے کمرے کو لاک کر کے نکلی تھی بلکہ بھاگی تھی۔۔۔

سے آکسفورڈ کے پارک تک پہنچنے میں اسے اچھا (Headington) ہیڈنگٹن خاصا وقت لگ گیا تھا۔۔۔

پر چونکہ وہ سائیکل پر بیٹھی آ رہی تھی تو وہ جلد ہی پہنچ گئی تھی۔۔۔پارک میں پہنچتے ہی اس نے نظریں چاروں طرف دوڑائیں تھیں۔۔۔۔

اور سامنے ہی اپنی مطلوبہ شخصیت نظر آ گئی۔۔ جس کے ساتھ لیزا نظریں نیچے جھکائی ہوئی کھڑی تھی۔۔۔

" خوش آمدید میرے عزیزوں۔۔۔۔ "

اسنے سماویہ تک پہنچتے انگریزی زبان میں بہت ہی گرم جوشی سے ان دونوں کا استقبال کیا ۔۔۔

" شکریہ سدرہ تم نے میرے لئے اتنا بڑا کام کیا۔۔۔ "

سماویہ نے سامنے کھڑی سدرہ سے کہا جس کے ماتھے پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں نمایا تھیں ۔۔۔ لگتا ہے وہ سائیکل پر بھی اڑتی ہوئی آ رہی تھی۔۔۔

" میری خوش قسمتی ہے یہ تو۔۔۔ خیر۔۔۔ یہ اس طرح نیچے کیوں دیکھ رہی ہیں۔۔۔؟ "

سدرہ نے بات کو لیزا کی طرف موڑتے کہا جو سر اس طرح جھکائی ہوئی تھی جیسے اٹھالے گی تو گناہ ہو جائے گا۔۔۔

" شاید اس کو ابھی معلوم نہیں ہوا ہے کہ یہ کہاں کھڑی ہے۔۔۔ "

سماویہ نے لیزا کا کالا چشمہ اسکے چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا جس پر اسنے سماویہ کو سنانے کے لیے منہ کھولا تھا مگر جب نگاہ پیچھے سے نظر آتے کالج کی عمارتوں پر پڑی تو یکدم اسکا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔

" کیا واقع ہم اس وقت یونیورسٹی آف آکسفورڈ میں ہیں۔۔۔؟ "

لیزا کا خواب تھا یہاں پڑھنا یا پھر دیکھنا بھی۔۔۔ مگر وہ کبھی یہاں آ نہیں سکی۔۔۔ ابھی کچھ روز قبل ہی تو اس نے سماویہ سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔۔۔ کہ اب کی بار آکسفورڈ چلتے ہیں۔۔۔۔

" ہاں جی آپ آکسفورڈ میں ہی ہیں۔۔۔ "

سدرہ نے لیزا کو مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

" میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔۔ تم ہی سر جھکائے چل رہیں تھیں۔۔۔ "

سماویہ کے کہنے پر لیزا نے بہت پیار سے دیکھا تھا اسے مگر پھر ذہن ہزاروں سوالوں سے بھر گیا۔۔۔ جو وہ ابھی سدرہ کے سامنے نہیں کر سکھتی تھی۔۔۔

اسکے بعد سدرہ نے تقریباً ایک گھنٹہ صَرف کر کے ان دونوں کو تمام چیزیں سمجھادی تھیں ۔۔۔ کلاسس، ٹائمنگ، کس دن کیا ہے۔۔۔ رہنا کہاں ہے۔۔ اور باقی سب کچھ۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کا وقت تھا اور وہ دونوں سماویہ کے کمرے میں تھیں۔۔۔جہاں ہاسٹل کی جگہ رہا جاتا ہے۔۔۔

آکسفورڈ دنیا کی نامور اور مشہور یونیورسٹی ہے۔۔۔یہاں تقریباً 45 یا اس سے زائد کالجز ہیں۔۔۔جبکہ تقریباً 42 فیصد طالبہ علم دوسرے ممالک سے آتے ہیں پڑھنے کے لئے ۔۔۔

اسکالرشپ کے ذریعے بھی یہاں اسٹوڈنٹس آتے ہیں۔۔مگر چونکہ کمپیٹیشن اتنا زیادہ ہوتا ہے تو بہت کم لوگ ہی چنے جاتے ہیں۔۔۔اب ایک سیٹ کے لئے اگر پانچ لوگ اپلائی کرتے ہیں تو اس ہی کے ذریعہ اس کی ترجیح کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔۔۔

یہ اتنی خوبصورت اس لئے بھی ہے کیونکہ یہ بہت قدیم ہے اسکا طرزِ تعمیر قدیم زمانے کی جھلک واضح طور پر نمایاں کرتا ہے۔۔۔کبھی کبھی تو محلوں کا گماں بھی ہوتا ہے۔۔۔

پاکستان کے بہت سے نامور شخصیات یہاں سے پڑھ کر نکلیں ہیں۔۔۔جن میں سے قائدِ اعظم کا نام تو ہر کسی کو ہی معلوم ہو گا۔۔۔

" مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ میں ہیری پوٹر کی دنیا میں ہوں۔۔۔ "

لیزا نے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔ جہاں سے آکسفورڈ کے دور دور بنے حسین کیمپس کالجز نظر آرہے تھے۔۔۔

لیزا کو اتنا خوش دیکھ کر سماویہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔ صرف لیزا کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے پلان تبدیل کیا اور پھر ایڈمیشن پہلی والی یونیورسٹی سے ختم کر کے یہاں کروالیا۔۔۔

لیزا نے کمرے میں آتے ہوئے ہی اس سے یہ سب پوچھ لیا تھا۔۔۔ اور چونکہ وہ ٹیکنالوجی سے بھی بور ہو گئی تھی تو اس نے سبجیکٹ بھی چینج کر کے لٹریچر کر لیا تھا۔۔۔

سدرہ سے اس کی دوستی کچھ سالوں پہلے ہوئی تھی۔۔۔

سماویہ نے اسکو یہ ظاہر کیا ہوا ہے کہ وہ لوگ ایک ایجنسی کے لئے کام کرتے ہیں۔۔۔ جو ڈرگز سپلائی کرنے والوں اور دیگر جرائم میں ملوث لوگوں کو پکڑتے ہیں۔۔۔ جس پر سماویہ کو لیزا نے یہ جواب دیا تھا۔۔۔

جس دن بیچاری سدرہ کو سچ پتا چلا وہ تو اللہ کو ہی پیاری ہو جائے گی۔۔۔ مطلب اب یہ " زمانہ آگیا ہے کہ ڈرگز سیلرز خود کو پکڑوائیں گے۔۔۔ "

جس پر سماویہ بھی ہنسنے لگی۔۔۔ لندن اور اسکے گردونواح کے علاقوں میں اسکا آخری ٹارگیٹ تھا اسکے بعد اسنے اٹلی کے لئے روانہ ہو جانا تھا۔۔۔

" سماویہ تو ہماری ڈگری تو ادھوری رہ جائے گی۔۔۔ "

سماویہ کی باتوں کو یاد کرتے لیزا نے کھڑکی سے ہٹتے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" تو تمہیں لگتا ہے ہمارا کام ایک سال میں مکمل ہو جائے گا۔۔۔؟ "

سماویہ نے اپنے ناخنوں کو تراشتے ہوئے لیزا سے کہا۔۔۔

" نہیں یار ایک سال نہیں کم از کم دو سال تو لگنے ہیں۔۔۔ "

" ہاں تو بس ڈگری دو سال میں مکمل کر لینا۔۔ تمہارا خواب تو پورا ہو جائے گا نہ۔۔۔ "

وہ بہت ہی مہارت سے ناخنوں پر فائیلر چلا رہی تھی۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے لیزا بھی مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔

سما و یہ کیا تم اس کام کے ذریعے پوری دنیا گھوم چکی ہو؟۔۔۔ میں تو تقریباً آدھی گھوم "
" چکی ہوں بس یہ جگہ رہتی تھی وہ بھی پوری ہو گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں پوری دنیا تو نہیں۔۔ ہاں مگر۔۔۔۔ "

ایس آئی کی خاص خاص جگہیں ضرور گھوم چکی ہوں جہاں وہ مجھ جیسی نئی آنے والی کو
" کبھی نہیں بھیج سکتا تھا۔۔۔

فائیلر اور ہاتھوں کے بیچ سے اسنے سرمئی آنکھوں کو لیزا کی آنکھوں میں ڈالا تھا۔۔۔

اس بات پر تو میں کیا سب ہی تمہیں سیلوٹ کرتے ہیں۔۔۔اتنے کم وقت میں اپنی جگہ " بنانا آسان کام نہیں۔۔۔ "

سماویہ لب دباتے مسکرادی۔۔۔

اٹلی۔۔۔دنیا کا ایک حسین ٹکڑا۔۔ایک جزیرے پر آباد ملک۔۔۔جس کے چاروں طرف نیلا پن نمایا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سعود ابراہیم "اس نام سے نہ ہی کوئی خوف کھاتا ہے اور نہ ہی کسی کے بال کھڑے " ہوتے ہیں۔۔۔ سعود ابراہیم اٹلی کا ایک نہایت شریف اور معزز شخص ہے۔۔۔

اسکی عمر لگ بھگ پچاس تک جا رہی ہو گی۔۔۔۔ مگر چہرے پر اگر آج بھی کوئی ایک نگاہ ڈالے تو پلٹنا بھول جائے۔۔۔ گوری رنگت ستواں ناک اور وہ نیلی آنکھیں۔۔

اسکی صبح اپنی پرفیومز (عطر اور خوشبوئیں) بنانے والی کمپنی سے ہوتی ہے جو وہاں پر بہت شہرت کی حامل ہے۔۔۔ دنیا بھر میں یہ پرفیومز ایکسپورٹ کئے جاتے ہیں۔۔۔

اپنے گھر والوں کے لیے وہ شخص ہمیشہ فکر مند رہتا ہے جو نہ جانے دنیا کس کونے میں جا بسے ہیں۔۔

یہاں اٹلی میں وہ اکیلا رہتا ہے۔۔۔ اپنی ساری جمع پونجی وہ اپنے علاقے کے لوگوں پر، یتیم خانوں اور دیگر ٹرسٹ فاؤنڈیشن میں بانٹ دیتا ہے۔۔۔

یہ سمجھ لیں اس سے زیادہ مؤدب انسان آپ نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔۔۔ ہر دوسری لڑکی تو اس پر فدا ہو ہی جاتی ہے۔۔۔

اٹلی مافیا/انڈر ورلڈ کی دنیا میں پہلے نمبر پر آتا ہے۔۔۔

اور جس وقت کی کہانی میں ہم گھوم رہے ہیں۔۔۔ یہاں کے انڈر ورلڈ کا بادشاہ ہے "ایس آئی"۔۔۔

ایس آئی کہ جس کا نام بھی لینا لوگ برا سمجھتے ہیں۔۔۔ اٹلی کے لوگ تو ویسے بھی تھوڑے عجیب ہوتے ہیں وہ اس طرح کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔۔۔

جیسے کالی بلی کبھی رستہ کاٹ جائے تو برا ہوتا ہے۔۔۔

اس ہی طرح کی دوسری دنیا والی باتیں۔۔۔

اور ایس آئی کا نام بھی دوسری دنیا کا ہی ہے جو اِس دنیا میں لوگ نہیں لیتے۔۔۔

سعود ابراہیم کا متضاد اگر کوئی ہے تو وہ صرف ایس آئی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایس آئی جس کا چہرہ تو آج تک کسی نے نہیں دیکھا پھر بھی اس کے نام سے لوگ گھبراتے ہیں۔۔۔ اسکے اپنے کارندوں میں سے آج تک کسی نے اسکا چہرہ نہیں دیکھا۔۔۔

تو کیا سماویہ دیکھ چکی ہے؟

خیر ایس آئی سے سعود ابراہیم بنتا ہے یہ بات اب جا کر ان لوگوں کو پتا چلی تھی۔۔۔ پھر بھی کسی کا دیھان کبھی پرفیوم کمپنی کے مالک پر نہ جاتا تھا۔۔۔

لیکن چہرہ تو آج تک کسی نے نہیں دیکھا ہاں بس اسکے خاص بندوں نے اسکی دل سوز، بھاری رعب دار آواز ضرور سن رکھی ہے جن میں اب سماویہ بھی شامل ہے۔۔۔

اٹلی کے شہر روم میں اس وقت رات طاری تھی۔۔ جس بار میں ہمارے شریف سعود ابراہیم بیٹھے تھے وہاں آج کی شام انکی نئ کلیکشن کے نام تھی جس کو آنے سے پہلے ہی بہت پزیرائی حاصل ہوئی تھی۔۔۔ یہ بار اسکے دوست کا تھا۔۔۔ شاید وہ بھی بہت شریف ہو گا۔

۔۔

رکھا تھا۔۔۔ جو کہ سعود ابراہیم " The Heaven " جبکہ انکی نئ کلیکشن کا نام کی پسند کا تھا۔۔۔

سعود اگر تم چاہو تو اس جام کے ساتھ ساتھ یہاں لطف بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔۔۔آخر کو "

" یہ شام تمہارے نام ہے۔۔۔

نیلی آنکھیں جو ہاتھ میں پکڑے مشروب پر تھیں اپنے وسط سے آواز آنے پر سعود ابراہیم مسکرائے تھے۔۔۔

یہ یہاں کا مینیجر تھا جو نہایت ادب کے ساتھ سامنے چلتے منظر میں اسکو حصہ بننے کی دعوت دے رہا تھا۔۔۔۔

تھا(روم aperol spritz جس کا نام cocktail سعود ابراہیم نے اپنی خاص میں زیادہ تر لوگ یہ پینا پسند کرتے ہیں۔۔۔) مشروب کو سامنے تکون شکل میں ڈھلی کانچ کی میز پر رکھتے۔۔۔گلا کھنکھارا تھا۔۔۔

سعود ابراہیم کی زندگی میں اسکی ماں کے بعد صرف ایک عورت آئی تھی۔۔۔اور وہ ہے " میری بیوی۔۔۔

اور اپنی بیوی کے بعد اس سے زیادہ قابل قبول مجھے اپنے لئے کوئی عورت ذات نہیں لگتی "۔۔۔

اسنے بار مینیجر کا منہ اچھے سے بند کر دیا تھا۔۔۔جبکہ اب وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔۔۔

اسکی شخصیت کا رعب اس وقت بہت بھاری ہوتا جا رہا تھا۔۔۔آنکھیں جو مسکرانے کے ساتھ ساتھ منظر پر گہری ہوتی جا رہیں تھیں۔۔۔

اب وہ اس شام کو اور وقت نہیں دے سکتا۔۔۔

نکلتے وقت اسنے اپنے دوست کو بھی جواب دیا تھا۔۔جو اسے روکنے کے لیے پیچھے چلتا جا رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت میرے لئے میرا کل اثاثہ ہے۔۔۔وقت کو ضائع کر کے میں وقت کو اپنے نام "
" نہیں کر سکتا۔۔۔

اس وقت اسکی پر تپش نیلی نگاہیں اپنے دوست پر جمی تھیں۔۔۔۔

اور پھر اِس شام کو وقت دیتے رہے تو آنے والی دیگر شامیں میرے نام نہ ہو پائینگی۔۔۔"
"

مسکراہٹ گہرے ہوتے وہ شخص اپنے گارڈز کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج انکا آکسفورڈ میں تیسرے مہینے کا پہلا ہفتہ تھا۔۔۔

یعنی تین مہینے گزر چکے ہیں ہماری کہانی میں۔۔۔

وقت بھی بلکل اس ہی طرح گزر جاتا ہے زندگی سے جیسے ایک جملہ لکھا ہو۔۔۔

A دو دن سے لیزا شیکسپیئر کی ایک کتاب پڑھ رہی تھی۔۔۔ جس کا نام تھا

midsummer night's dream

جو کہ انکے بہت مشہور سٹیج ڈراموں میں سے ایک ہے۔۔۔

یار کاش میرے پاس بھی کوئی جادوئی پورشن ہوتا بلکل جیسا اس میں لکھا ہے اور پھر جیسے "

" کو اسکا پیار مل گیا مجھے بھی میرا کرش مل جاتا۔۔۔ (Helena) ہیلینہ

لیزا نے یکدم خوش ہوتے ہوئے کہا تھا وہ لوگ اس وقت سدرہ کے ساتھ ہیڈ نگٹن میں تھیں اسکے کمرے میں۔۔۔

www.novelsclubb.com

یار یہ تو دھوکے والا پیار ہوا نہ۔۔ مطلب آنکھوں میں پورشن ڈالنے سے ہوا پیار پہلے تو "

" نہیں تھا۔۔ پیار تو رومیو جولیٹ جیسا ہونا چاہیے دو طرفہ۔۔۔

سدرہ نے بہت ہی خوبصورتی سے مسکراتے ہوئے کہا

" سب چھوڑو اس سے پہلے یہ پوچھنا کہ کرش کون ہے۔۔ "

سماویہ جو ٹیبل لیمپ کے ساتھ رکھے کچھ کام میں مصروف تھی ان دونوں کی باتوں میں

حصہ ڈالا۔۔۔

جس پر سدرہ کی ہنسی چھوٹی تھی اور لیزا نے بات سمجھ کر بالوں میں انگلیاں پھیریں تھیں

۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سوچ میں پڑھ گئی تھی کہ میرا کرش ہے کون۔۔؟

ہر دوسرے بندے پر تو کرش ہو جاتا ہے۔۔۔اچھا ہی ہے ایسا کوئی پورشن نہیں ہے "

" تمہارے پاس نہیں تو ہزاروں قطاریں لگ جانی تھیں۔۔۔

سدرہ کی بات پر سماویہ بھی ہنسی تھی۔۔۔جبکہ لیزا کا چہرہ دیکھنے والا تھا۔۔۔

" پہلے کوئی ایک پسند کر لو پھر یکطرفہ پیار دو طرفہ میں بھی تبدیل ہو جائے گا۔۔۔ "

سماویہ نے ہنسی روکتے ہوئے کہا۔۔۔

خیر میں نہیں پڑھ رہی یہ تم نے کہا تھا نہ ہمارے یہ والے لیکچرار چلے گئیں ہیں۔۔تو بس "

" میں نہیں پڑھ رہی اب کوئی بات نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیزا نے کتاب کو بند کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" ہاں تو انکی جگہ کوئی دوسرے لیکچرار ہائیر کئے گئے ہیں تم فکر نہ کرو۔۔ "

اچھا سنیں ابھی دو گھنٹے بعد میں آپ دونوں کو لندن کی ایک سٹریٹ گھمانے کے لئے " " لے کر جاؤ نگی۔۔تو تیار رہیے گا۔۔۔

سدرہ کے کہنے پر وہ دونوں واپس اپنے کیمپس کی طرف نکل گئیں تھیں۔۔چونکہ تیار ہوئے بغیر تو نکل نہیں سکتے تھے۔۔۔

یار ویسے مجھے ابھی خیال آیا تم نے سہی کہا تھا وہ ایجنٹ سچ میں تھک گیا ہے تبھی پیچھا چھوڑ " " دیا ہے ماننا پڑے گا آپکے کام کو جناب عالی۔۔۔

لیزا نے چلتے ہوئے سماویہ سے کہا جو اس بات پر ٹھہر سی گئی تھی چلنے کی رفتار ہلکی ہوئی تھی تو سنسان سڑک پر سے اپنے جوتوں کی آواز کی جگہ کہیں دور سے اسے "نقلی شاعر "سنائی دیا تھا۔۔۔

وہ اسے یاد تو نہیں کر رہی مگر کبھی کبھی اسکی قسمیں یاد آجاتی تھیں جب بھی وہ فون کو دیکھا کرتی تھی۔۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر آئی تھی مگر لیزا کی آواز پر وہ واپس تیزی سے چلنے لگی

۔۔۔

ویسے بھی ایجنٹ مارس پچھلی کہانی کا کردار تھا۔۔۔وہ اس کہانی میں اسکو جگہ دے کر کچھ برباد نہیں کر سکتی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

پیٹر میرا بلکل دل نہیں ہے رات میں بے وقوفوں کی طرح سڑکیں چھاننے کا۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

" ناجانے کس سٹریٹ پر وہ میوزیشن ہو گا۔۔۔

بہرام پیٹر کو بے زاری سے کہہ رہا تھا جو اس سے بہ ضد تھا کہ آج کی شام باہر جائیں۔۔۔ اور کسی سڑک پر وائلن بجاتے شخص کی دھنوں پر دیر تک سر ہلایا جائے۔۔۔

" بہرام میرا اچھا دوست ہے۔۔۔ بہرام اچھا ہے۔۔ "

اس نے پر پھیلا کر بہرام کے گرد گھومنا شروع کر دیا تھا جو کہ اسکے منانے کا انداز تھا ڈھیر ساری تعریفیں کرو اور معصوم بن کر بات منوالو۔۔۔

" اچھا بس کوئی ضرورت نہیں ہے معصوم بننے کی مگر یاد رہے اسکے بعد تم اگلے دو ہفتوں تک کچھ فضول فرمائش نہیں کہو گے۔۔ "

بہرام کی بات کو سمجھتے ہوئے پیٹر اسکے کندھے پر آ کر بیٹھا تھا اور پیار کرنے کے انداز میں اپنی چونچ کو اسکے بالوں میں کیا تھا۔۔۔ بہرام نے اس کے انداز پر لبوں کو مسکراہٹ میں ڈھال لیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ! چلو اب اور ہاں یہ مفلر میرے پیٹر کا۔۔۔ گردن سے نہ ہٹانا اسے۔۔ اچھا "

بہرام نے ایک ریڈ کلر کا مفلر پیٹر کی گردن کے گرد لپیٹا تھا جو کہ ایک اسکی گردن کے گرد بھی لپٹا ہوا تھا۔۔۔

" اب لگ رہے ہو نہ ہینڈسم پیٹر دی گریٹ۔۔۔ "

پیٹر سے کہتے وہ ہنسا تھا کیونکہ پیٹر نے اپنے انداز میں ایکٹ کیا تھا۔۔۔

" بہرام دی ہینڈسم۔۔۔دی گریٹ "

یہ بولتے وہ بہرام کے کندھے پر بیٹھا تھا۔۔۔

اور پھر بہرام اپنے پیارے پیٹر دی گریٹ کے لئے وہ رات کو سڑکیں چھاننے نکلتا گیا تھا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ ریڈ ویسٹرن لونگ فراک پہنی ہوئی تھی اور چونکہ سردی تھی تو ایک کوٹ تو سب نے ہی پہنا ہوا تھا۔۔۔

بالوں کو اس نے کھولا ہوا تھا۔۔۔ وہ بالوں کو کھولتی نہیں تھی مگر لیزا کا کہنا تھا کہ اسکے یہ لمبے بال اُن چھوٹے بالوں سے زیادہ اچھے لگ رہے ہیں تو وہ انہیں کھلا ہی چھوڑ دے۔۔۔۔ پھر وہ سنہرہ چشمہ لائنز لگی آنکھوں پر تو پہنا ہوا تھا مگر وہ لمبے بالوں کو آنکھوں سے ملنے سے بھی روک رہا تھا۔۔۔

" افف قیامت۔۔۔ کوئی ہو نہ ہو میں تو فدا ہو گئی اے دوست۔۔ "

اور لیزا کی اتنی بے باک باتوں پر سماویہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔

پھر تھوڑی دور گاڑی میں سفر کرنے کے بعد وہ لوگ کچھ لوکل سٹریٹس پر چہل قدمی کرنے لگیں تھیں۔۔۔

تب ہی ایک وائلن کی دھن کو سنتے سماویہ نے خود کو اس ہی جانب جانے دیا اور وہ لوگ بھی اسہی طرف چلی گئیں۔۔۔

بچپن میں جب وہ بابا کے ساتھ اس طرح رات میں سڑکوں پر جاتی تھی اور کوئی کچھ بجاتے ہوئے دکھ جائے تو خود بھی ان ہی میں مل جایا کرتی تھی۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا بچوں والا دل پھر ملامت بھرے انداز میں اس سے کہہ رہا تھا کہ جاؤ اور تم بھی گانا شروع کر دو۔۔۔

" سماویہ آپ کو پسند ہے تو آپ بھی جائیں نہ۔۔۔ "

سدرہ نے اس سے کہا تو سامنے کھڑے وائلن بجاتے شخص نے اسے اشارہ کیا تھا۔۔۔ شاید سدرہ اس کے لئے پہلے ہی بات کر چکی تھی۔۔۔ شاید وہ اسکا جاننے والا تھا۔۔۔

سماویہ نے پاس رکھا مائیک اٹھایا اور پھر ایک نظر پورے منظر پر ڈالتے آنکھیں بند کی تھیں

۔۔۔۔

وہ انگریزی گانا "ہارٹ وِل گو آن" گا رہی تھی۔۔۔چونکہ یہاں پر اسکی اپنی لکھی اردو زبان کی شاعری تو کسی کو سمجھ نہیں آنی تھی۔۔۔اور یہی ایک ایسا گانا تھا جو اسے سب سے زیادہ پسند بھی تھا۔۔

تارے اور چاند آسمان کو روشن کر رہے تھے۔۔انکے پیچھے بنے کیفے کی لائٹس انکا پیچھے کا حصہ روشن کر رہی تھیں۔۔۔۔جبکہ سماویہ کی آواز اور وائلن کی دھن پوری فضا کو روشن کر رہی تھی۔۔۔۔

کھنکی طاری ہوتے پورے ماحول میں اب صرف سروں کی آواز تھی لوگوں کی بھیڑ بڑتی جا رہی تھی مگر آوازیں کچھ بھی نہ تھیں سب کھو چکے تھے اُن سروں سے بھری آوازوں میں

۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیزا ویڈیو بنانے میں لگی تھی جبکہ سدرہ حیرانی اور خوشی سے اسکو سن رہی تھی۔۔۔۔

" ساویہ دی گریٹ۔۔۔۔۔ "

وہ جو آدھے گھنٹے سے کسی شخص کو تلاش نہ کر سکے تھے اور اب پیٹر پر غصّہ کرتے وہ گھر کو واپس جانے لگا تھا۔۔۔ مگر تب ہی پیٹر یہی چلاتے اڑ کر دور جانے لگا۔۔۔۔

" پیٹر۔۔۔۔ کیوں پریشان کر رہے ہو چلو گھر کوئی نہیں ہے۔۔۔ "

وہ اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا جو اڑ کر نا جانے کس جگہ جا رہا تھا۔۔۔ مگر تھوڑی سی دیر میں ایک آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔

www.novelsclubb.com

خیر ساویہ یہاں نہیں ہو سکتی۔۔۔ وہ کہاں یہاں آنے لگی۔۔

بہرام انہیں سوچوں میں تھا جب اپنے سامنے کا منظر دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا۔۔۔۔

باب ششم: کیفے 7 کی ہاٹ چاکلیٹ

رات کی گہرائیوں میں۔۔۔آسمان جو چاند ستاروں سے چمک رہا تھا۔۔۔فضا میں جو سماویہ کی آواز پھیلی ہوئی تھی۔۔۔جس سے ایک ماحول طاری تھا

اور اسکے وہ لہراتے لمبے بال۔۔۔۔۔یہ وہ بال تو نہیں تھے جو شاہی حویلی میں ستار بجاتی سماویہ کے تھے۔۔۔

اُس وقت کی سماویہ کے بال تو چھوٹی سی چوٹی نما تھے جبکہ اِس وقت والی سماویہ کے بال اسکی کمر تک جانے کو ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

ستار بجاتے وقت سماویہ کی آنکھیں بند تھیں آج بھی بند ہیں۔۔۔مگر پھر بھی یہ اُس وقت کی سماویہ کی آنکھیں نہ تھیں۔۔۔پہلے کی سماویہ کی آنکھیں تو ہر چیز سے پاک تھیں وہ

آنکھیں تو شفاف ہیزل گرین دکھتی تھیں اوراِن آنکھوں پر تو لائینز کے ساتھ ساتھ سنہرہ چشمہ بھی لگا ہے۔۔۔

اُس وقت کی سماویہ کا لباس لمبا سفید تھا اور ابھی اسکا لباس لمبا جبکہ لال رنگ کا تھا۔۔اُس وقت وہ شاہی حویلی کے کمرے میں اکیلی تھی اور ابھی وہ ایک ہجوم کے درمیان کھڑی ہے ۔۔۔

بہرام کو اسکا آج ایک دوسرا چہرہ نظر آیا تھا۔۔جو اُس سماویہ سے بہت مختلف تھا جو اسے شاہی حویلی میں ملی تھی۔۔۔۔

بہرام کے اندر کے فلسفی نے اس سے زور سے کہا تھا کہ وہ اسکے ساتھ دوسرے زمانے میں کھڑا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو مطلب وہ ایک دلچسپ شخصیت کے دوسرے چہرے سے روح شناس ہونے جا رہا ہے ۔۔۔؟مطلب وہ سماویہ بشَر کا دوسرا چہرہ جاننے لگا ہے۔۔؟

!اِسکا مطلب اسکے تین چہرے ہیں۔۔۔

بہرام داؤد نے ایک گہری سانس اندر کھینچی اور اپنے اندر کے جاگتے اسکالر کو واپس دبا دیا تھا

نظریں اب اپنے بد معاش پیٹر کو ڈھونڈنے لگیں جو سامنے ہی اُڑتا ہوا نظر آ گیا تھا۔۔۔

" Come back peter ! ... "

وہ سماویہ کے پاس جاتے پیٹر کو آواز دے رہا تھا پر پیٹر دی گریٹ کہاں رکنے والا تھا۔۔۔

اور پیٹر اُڑتے ہوئے سماویہ کے گرد ہمیشہ کی طرح گھومنے لگا۔۔۔

بلکل جیسے وہ ستار بجا رہی تھی اور پیٹر گھوم رہا تھا ویسے ہی وہ گھومنے لگا اور سماویہ نے اپنے گرد حصار باندھتے پیٹر کو محسوس کیا تو پہلے کی طرح آنکھیں کھول کر پیٹر کو دیکھتے مسکرائی

---

www.novelsclubb.com

ایک زوردار تیز گونج کے ساتھ تالیاں بجنے لگیں۔۔۔گانے کے اختتام پر اس وائلن والے کے بھی اچھے خاصے پیسے جمع ہو گئے تھے۔۔۔۔جبکہ سماویہ کا وہ دل سے شکر گزار تھا ۔۔۔

" سماویہ دی گریٹ۔۔سماویہ از گریٹ۔۔۔سماویہ دی گریٹ "

پیٹر کہ بولنے پر وہ اور مسکرانے لگی اسکے تو

وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ پیٹر یہاں مل جائے گا۔۔۔لیزا اور سدرہ بھی اس کے پاس چلی آئیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مجھے ذرا سوچنے دو۔۔۔یہ وہی طوطا ہے نہ میرا مطلب پیٹر "

لیزا نے بات کی آخر میں دانت تلے زبان دبائی تھی۔۔سماویہ نے سر ہلایا۔۔۔۔

اور جب لیزا کے پیچھے سے آتے بہرام پر نظر پڑی تو اسکی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔اگر پیٹر اس سے مل رہا ہے مطلب بہرام بھی اسے اس طرح دیکھ چکا ہے۔۔۔

بہرام تو پچھلی کہانی کا کردار ہے وہ اُسے اِس کہانی میں کیسے قبول کرے گی۔۔۔اور وہ اب کون سی کور اسٹوری بنا کر اسے سنائے۔۔۔بہرام اسکی دوسری کہانی کا کردار نہیں ہے ۔۔۔اور پھر وہ یہاں کیسے ؟

اسکی سوچیں طویل ہوتی جا رہیں تھیں۔۔۔مگر جب تک بہرام کی معائنہ کرتی نگاہیں اسکے مقابل آ چکی تھیں۔۔۔ایک لمحے کے لیے اسے دھندلا سا کچھ یاد آیا تھا مگر پھر ذہن بھٹکا کر اسے حقیقت میں لے آیا۔۔۔اور اسکی کوَر اسٹوری دماغ میں قیام کرتے ہی وہ بہرام سے مسکرا کر ملی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" دوبارہ مل کر خوشی ہوئی مِس سماویہ بشَر۔۔۔ "

بہرام نے پلکیں جھپکاتے کہا جبکہ پیٹر آ کر اسکے کندھے پر بیٹھ گیا تھا اور بڑے غور سے ان دونوں کا معائنہ کر رہا تھا۔۔۔

" مجھے معلوم ہے اس طرح دیکھ کر حیرانی بھی ہوئی ہو گی۔۔۔ "

سماویہ نے سادہ انداز کے ساتھ اسکے دل میں آئی بات کہہ دی تھی۔(یہی تھی اسکی کور اسٹوری۔۔۔کانفیڈینس گیم۔۔۔)

" ہاں وہ تو ہے۔۔۔۔ "

بہرام نے اسے دیکھتے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" بہرام سر آپ کیسے ہیں۔۔۔ "

سدرہ نے بہرام کو دیکھ کر خوشی سے کہا۔۔۔

" میں ٹھیک۔۔آپ جانتی ہیں انہیں۔۔؟ "

بہرام کے سوال پر سماویہ کا سانس رکا تھا اگر سدرہ نے کچھ اور کہہ دیا تو۔۔۔اور اب یہ سدرہ اسے کیوں جانتی ہے۔۔۔افففف کیا ہو رہا ہے۔۔۔بہرام کا چہرہ سدرہ کی طرف تھا جب ہی وہ سماویہ کا فق ہوا چہرہ نہیں دیکھ سکا۔۔۔

" ہاں میں جانتی ہوں یہ دونوں۔۔ "

ہم دونوں سدرہ کی دوست ہیں۔۔۔اور اب ہم سب آکسفورڈ میں ساتھ ہی پڑھتے ہیں "

www.novelsclubb.com

"۔۔۔

سدرہ نا جانے آگے کیا کہتی پر لیزا نے اسکی بات کاٹ کر اپنی بات کہہ ڈالی جس پر سماویہ نے شکر کا سانس لیا۔۔۔

" اچھا۔۔۔دوست۔۔۔ویسے کیا پڑھتی ہیں آپ۔۔؟ "

بہرام نے اچھا کو لمبا کرتے ہوئے سماویہ سے پوچھا تھا۔۔۔

" ارے سر یہ آپکی ہی تو سٹوڈینٹس ہو نگی۔۔۔ "

سدرہ کہ کہنے پر بہرام حیرانی سے مسکرایا جبکہ سماویہ اور لیزا نے اسے سوالیہ کن نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

" ہاں وہ پروفیسر مارک تو چلے گئے تھے تو انکی جگہ بہرام سر نے ہی آنا تھا۔۔ایک بار پہلے بھی ریپلیسمنٹ پر آچکے ہیں۔۔۔

سدرہ نے تفصیلی بتایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مگر آپ تو ایک بزنس مین تھے جہاں تک میرے علم میں ہے "

سماویہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں میں کہاں وہ تو بھائی کا بزنس ہے دراصل انہیں بزنس ٹریپ پر جانا پسند نہیں تو میں "

" چلا جاتا ہوں۔۔۔

سماویہ کو اب بھی سمجھ نہ آئی تو یہ شخص خود کیا کرتا ہے؟

" میں تو ایک فارغ انسان ہوں اور معمولی سا اپنے علاقے کا سوشل اسکالر۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

نہیں پڑھاتے بھی بہت اچھا ہیں آپ۔۔۔میں تو کہتی ہوں آفیشلی پروفیسر بن جائیں "

" ۔۔۔

سدرہ کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔۔

مجھے بھی بہت اچھا لگے گا آپ سے پڑھ کر۔۔پروفیسر مارک مجھے ویسے بھی پسند نہیں "
"آئے تھے۔۔۔اور سماویہ نے بھی تو آپکی بہت تعریف کی تھی پاکستان سے آکر۔۔۔

لیزا کی بات پر سماویہ نے اسے گھورا تھا اب یہ کس بات کا بدلہ نکال رہی ہے۔۔واپس ڈورم میں چلو زرا لیزا کی بچی۔۔۔۔۔

" کیا واقع سن کر اچھا لگا۔۔۔۔ "

بہرام مزاحیہ مسکرایا تھا جو دیکھ کر سماویہ نے دل ہی دل میں لیزا کو کیا کچھ نہ سنایا۔۔۔

دیکھ لوں گی تمہیں تو۔۔۔اب زبردستی مسکراہٹ کے سوا کچھ نہ تھا سماویہ کے پاس کرنے کو۔۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے آپ جتنے فارغ ہیں بزنس ٹریپ اور پڑھانے کے علاوہ اور کیا کام کر کے اپنی "
" فراغت دور کرتے ہیں۔۔۔

سماویہ نے بہرام کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے کہا جسکی شیو بڑھی ہوئی تھی شاید وہ کچھ زیادہ فارغ ہے کہ شیونگ کا ٹائم ہی نہیں ملتا۔۔۔

پیچھے جو کیفے 7 ہے اسکے کوکونٹ بسکٹس اور ہاٹ چاکلیٹ بہت اچھی ہوتی ہے۔۔۔۔ "
" پیٹر کے علاوہ کوئی اور کھانا پسند کرے گا۔۔۔؟

بہرام نے سماویہ کی بات کو نظر انداز کر کے لیزا اور سدرہ سے پوچھا جبکہ 'پیٹر کے علاوہ' کہنے پر پیٹر دی گریٹ ناراض ہو کر بہرام کے کندھے سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

اور جا کر سماویہ کے برابر باؤنڈری کے اوپر بیٹھ گیا۔۔۔

" ہاں کیوں نہیں مجھے تو ویسے ہی کوکونٹ بسکٹس بہت پسند ہیں چلیں سدرہ۔۔ "

اور بہرام کے اشارے پر لیزا اور سدرہ آگے کو بڑھ گئیں سماویہ صرف دیکھتی ہی رہی۔۔۔

مطلب کوئی عزت ہی نہیں ہے لیزا کی تو آج سہی سے کلاس ہونے ہی واپس جا کر۔۔۔

آپ کو اپنی فراغت میں کرنے والے کاموں کی فہرست بھی سنا دوں گا۔۔۔اب چلیں "

"۔۔۔

بہرام اس سے دو قدم کا فاصلہ توڑ کر بولا تھا۔۔۔اور وہ بس اسکو دیکھتی رہی۔۔

" اور تمہیں بھی دلا دوں گا بسکٹس اب چلو بھوکے طوطے۔۔۔ "

بہرام کی بسکٹس والی بات پر پیٹر فوراً اسکے پیچھے اڑتا گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" آیم پیٹر دی گریٹ طوطا نہیں پیٹر۔۔۔ "

اور بھوکے پیٹر نے طوطا بولنے پر بہرام کو سنائی تھی۔۔۔

سدرہ اور لیزا پیٹر کے ساتھ کیفے کی ویورز والی سائڈ پر کھڑی ہاٹ چاکلیٹ اور بسکٹس کھا رہیں تھیں۔۔۔

یہ کیفے زیادہ بڑا نہ تھا مگر بہت زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔طرزِ تعمیر کسی پرانی روایت کی طرح تھا۔۔۔اور جس جگہ لیزا وغیرہ کھڑے تھے وہاں سے نظارہ کر کے ہاٹ چاکلیٹ اور بسکٹس کھانے کا لطف ہی الگ ہوتا ہے۔۔۔

سماویہ وہاں سے آکر سیٹ پر بیٹھ گئی تھی جہاں کی کھلی کھڑکی سے باہر کی ہوائیں آتی تھیں ۔۔اسکو بسکٹس سے زیادہ ہاٹ چاکلیٹ میں دلچسپی تھی اسلئے اپنے حصّے کے بسکٹس وہ پیٹر کو دے کر آچکی تھی۔۔۔

" لگتا ہے ہاٹ چاکلیٹ بہت پسند ہے "

بہرام اسکے سامنے والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگا جس پر سماویہ نے سپ لیتے سر ہاں میں ہلایا۔۔

" تو فارغ انسان کی کون کون سی مصروفیات کا ذکر کروں آپ سے۔۔ "

بہرام نے سماویہ کی بات یاد کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں میرا مطلب تھا کہ کچھ تو کرتے ہوں گے۔۔جو آپکا سب سے ضروری کام ہو گا "

"۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرے لئے سب سے ضروری کام تو اپنے خیالات کو ورق پر لکھنا ہے۔۔۔اور وہ میں "

" کبھی نہیں چھوڑتا۔۔

اور اپنی بات پر بہرام کے دماغ میں ایک بات آئی تھی کہ اس نے تو مراد سے ملنے کے بعد کچھ لکھا ہی نہیں اب تک۔۔۔ خیر لکھتا تو ہے نہ !

یہ انسان کتنا گھماتا ہے باتوں کو۔۔۔ سماویہ نے دل میں سوچا۔۔۔

" تو مطلب کوئی پروفیشنل کام نہیں کرتے ؟ "

سماویہ نے گلاس ٹیبل پر رکھتے پوچھا تھا۔۔

" نہیں۔۔۔ ویسے آپ کو میرے روزگار کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے۔۔۔؟ "

www.novelsclubb.com

بہرام کی بات پر سماویہ نے نظر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا اور پھر مسکرا دی۔۔۔

" بلکل ویسے ہی جیسے آپ کو مجھے اس طرح دیکھ کر ہو رہی ہے۔۔۔ "

اسنے اپنے حلیے کی بات کرتے ہوئے بہرام پر اپنے کو راسٹوری گیم کا دوسرا پاسا چلا تھا۔۔۔

نہیں نہیں آپ کی زندگی ہے۔۔۔ جیسے بھی لینس استعمال کریں۔۔۔ جیسے بھی بال "
" رکھیں۔۔

سماویہ نے اسے اچنبے سے دیکھا تھا۔۔ کیا وہ کچھ اور کہنے کی کوشش کر رہا ہے جو سماویہ نہیں سمجھ پا رہی یا پھر وہ سچ میں اسکی کو راسٹوری میں آ گیا ہے۔۔۔

" چلیں پھر میں چلتی ہوں ان لوگوں نے تو وہاں سے ہٹنا ہی نہیں ہے۔۔۔ "

سماویہ کی ہاٹ چاکلیٹ ختم ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور لیز اسدرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ملاقات ہوتی ہے پھر میری ہونے والی اسٹوڈنٹ۔۔۔ "

بہرام کی باتیں اسکو ہمیشہ کنفیوژن میں ڈال دیتی تھیں۔۔۔

" سماویہ۔۔۔ "

وہ ابھی دو قدم ہی آگے گئی تھی جب بہرام کی دل سوز آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔

جی۔۔۔"سماویہ نے پلٹ کر دیکھا اور ایک ہاتھ سے چشمہ ٹکایا۔۔۔اسکی گہری آنکھوں " میں سرمئی آنکھیں ڈھلنے لگیں تھیں۔۔۔

" I like your hair ! "

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر بہرام پیٹر کی طرف چلا گیا تھا۔۔ سماویہ کو پھر الجھن میں ڈال کر۔۔۔

یا اللہ یہ کتنا عجیب انسان ہے۔۔۔اسکے ساتھ رہوں گی تو کہیں میرا کانفیڈینس ہی ختم نہ ہو جائے۔۔۔

میرے پیٹر کا پیٹ خراب کرنا ہے تم لوگوں نے۔۔اتنے سارے بسکٹس دے دئے "

"۔۔۔

بہرام نے سدرہ اور لیزا سے کہتے ہوئے پیٹر سے بسکٹ لے لیا تھا جو اسکی چونچ میں جانے کو تھا۔۔۔

جس پر پیٹر کی شکل دیکھتے وہ دونوں ہنس دیں۔۔۔

چلو بھوکے طوطے میرا مطلب محترم پیٹر۔۔ "

"چلیئے دیر ہو رہی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ اسے لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

واپسی پر سدرہ سے اسنے ساری معلومات لے لی تھی کہ اسکی دوستی مراد سے کیسے ہوئی اور پھر بہرام سے کیسے ملی۔۔۔جبکہ سماویہ نے اسے باور کرادیا تھا کہ وہ اب کسی سے بھی یہ بات نہیں کرے گی کہ وہ دونوں ایجنٹ ہیں۔۔۔

" میں بھی دوست ہی کہنے والی تھی۔۔۔ "

جس پر سدرہ نے معصومیت سے کہا تھا۔۔۔اور سماویہ نے کہا کہ ہاں ہم دوست ہیں بس یہی یاد رکھو۔۔۔

مگر چونکہ مراد سب کی نظروں میں اسکا کزن ہے تو سدرہ سے اس نے وہی سب کہہ دیا تھا کوئی دوسری بات کہہ کر وہ مشکل میں نہیں پھنسنا چاہتی تھی۔۔۔

ایک بار اسے پرویز مغل صاحب کی کال بھی آئی تھی اس وقت تو تھوڑی بات کر کے اسنے ٹال دیا تھا جو اسے ملنے کے لئے کہہ رہے تھے۔۔۔مگر پھر اپنا نمبر بھی بدل لیا تھا۔۔۔

مگر وہ پریشان بھی تھی پچھلی کہانی کے کردار اسکی دوسری کہانی میں نہیں آنے چاہیے تھے ۔۔اگر کچھ گڑبڑ ہو گئی تو۔۔؟کاش وہ سدرہ کا بیک گراؤنڈ اور تفصیل سے سٹڈی کر لیتی تو شاید مراد کا نام کہیں مل جاتا۔۔۔

مگر پھر اپنے اصولوں کا یاد کرتے خود کو پر سکون کر لیا۔۔۔

کہ وہ کبھی مشکلوں سے گھبرائے گی نہیں۔۔۔نہ ہی اپنا کانفیڈینس لوز کرے گی۔۔۔

اور کوئی بھی چیز ناممکن نہیں ہوتی۔۔۔جب تک ہم خود نہ چاہیں۔۔۔

ہاں لیزا کو بھی اس نے غصے سے باتیں سنائیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اتنا ہینڈسم بندا کھڑا تھا نکل گیا منہ سے اور کس طرح کرتی تعریف۔۔۔ "

لیزا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" لیزا یہ تمہیں لاسٹ وارننگ ہے ورنہ میں یہاں سے بھیج دونگی تمہیں واپس۔۔۔ "

وہ ہائی نیک پر اپنی بلیک ہڈی پہنتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

ہاں بس میں ہی رہوں اکیلی اور تم کیوں اتنی لمبی باتیں کرنے لگیں تھیں اگر نہیں پسند "

" تو ہاں بتاؤ۔۔۔

لیزا نے غمگیں آواز میں کہا جس پر سماویہ نے افف میں سر ہلایا۔۔۔

" خیر اب کوئی ڈراما نہیں۔۔کام مکمل کرو اور سو جانا میں شاید دیر سے آؤں۔۔۔ "

لیزا کو پیچھے سے گلے لگاتے وہ چلی گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکی ان ہی عادتوں پر تو لیزا قربان تھی۔۔۔

آکسفورڈ شائر میں اس وقت رات پورے وسوق سے چھائی ہوئی تھی۔۔۔سماویہ اپنے کام تقریباً ایک گھنٹے کے اندر اندر ہی کر چکی تھی۔۔۔اب بس کچھ اہم جگہیں ہی باقی تھیں جہاں جانا باقی تھی۔۔۔

سنسان راستوں پر چلتے چلتے جب اسکی نظر اوپر آسمان پر پڑی تو کچھ سوچتے ہوئے وہ بے اختیار مسکرا دی۔۔۔اسلام آباد میں بھی تو یہی آسمان اسکو راہ دکھاتا تھا۔۔۔

ہم کہیں بھی چلے جائیں ہمارا آسمان تو ایک ہی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ شاید اکیلے چلنے کی کوشش میں تھی شاید کچھ وقت ان ہی بھٹکاتے ہوئے راستوں پر چلنا چاہتی تھی۔۔۔

جس جگہ وہ کھڑی تھی وہ کچھ ہی دور ہو گی لندن سے۔۔۔

مگر پھر وہ پاس لگے بینچ پر بیٹھ گئی اس وقت تو وہ ایک گینگسٹر ہے تو اسکے بیٹھنے پر اسکا چہرہ دکھ جائے ایسا تو ہو ہی نہیں سکھتا تھا۔۔۔

نظر جب سرمئی اور کالے بادلوں پر پڑی تو پہلے اپنی آنکھیں یاد آئیں اور پھر وہ۔۔۔

جسکی یاد کو سماویہ نے کبھی خود پر بھی ظاہر نہ ہونے دیا تھا۔۔۔ مسکرا کر اسنے جیب سے فون نکالا اور۔۔۔ چیٹ لِسٹ کھولتے سب سے اوپر ہی وہ نام جگمگا رہا تھا۔۔۔

ایجنٹ مارس۔۔۔ نقلی شاعر۔۔۔

وہ کبھی کبھی اس ہی طرح رات گئے سنسان سڑک پر بیٹھ کر اسکی بے وجہ کئے گئے فضول اشعار پڑھتی تھی۔۔۔۔ بقول سماویہ کے وہ کسی پرانے کردار کو حال کی کہانی میں داخل نہیں کرتی۔۔۔ مگر وہ تو کر چکی ہے یا شاید ابھی بھی کر رہی ہے۔۔۔

یادیں بھی تو وزن رکھتی ہیں نہ۔۔۔ اپنا اثر رکھتی ہیں۔۔۔ پھر وہ بھی تو یاد ہی کر رہی ہے بھلے سے وہ نہیں چاہتی کہ کوئی کردار واپس آئے اور وہ تو لیزا سے بھی کہتی ہے کہ اسے وہ

نقلی شاعر کبھی یاد نہیں آسکتا۔۔۔نہ ہی وہ کرتی ہے۔۔۔مگر ایسا ہے تو نہیں۔۔وہ تو کر رہی ہے

مطلب وہ خود سے بھی بہت سی باتیں چھپاتی ہے۔۔۔مطلب وہ تیسرا چہرہ بھی رکھتی ہے !۔۔

کسی کو بے وجہ محسوس کرنا جبکہ وہ شخص ہمیں بلکل پسند نہیں ! یہ کیا ہے۔۔۔؟اس نے خود سے سوال کیا تھا۔۔آخر کو وہ جسے اپنا دشمن کہتی ہے اسکے میسجز کیوں پڑھتی ہے۔۔۔ ؟اور اب تک ڈیلیٹ بھی کیوں نہ کئے ؟نہ ہی نمبر۔۔۔؟

سما وہ یکدم سوچوں میں پھنس گئی تھی جب اسکے ہاتھ میں پکڑا فون وائبریٹ ہوا۔۔اور اسے کچھ کھولنے کی ضرورت ہی نہ پڑی کیوں کہ وہ میسج ایجنٹ مارس کی طرف سے تھا۔۔۔

دلِ منتظر شب و روز یہی کہتا ہے۔۔۔ "

! پکارتا ہے تجھے کوئی آرزو تیری کرتا ہے

" ایجنٹ مارس

اور یہ پڑھنے کے بعد سماویہ کے دلوں کی دھڑکنیں بہت رفتاری سے چلنے لگیں تھیں۔۔۔

کیا وہ قلب شناس ہے جو اسنے یہ لکھ کر بھیجا؟۔۔۔

کیا پتہ یہ اسنے ایسے ہی بھیج دیا ہو۔۔۔ لیکن وہ جب ہوتا ہے پاس میسج تب ہی کرتا ہے ! تو کیا وہ۔۔۔۔

اسے لگتا تھا چلا میں دور گیا ہوں۔۔۔ "

اسے نے سوچا میں شاید تھک گیا ہوں۔۔

مگر وہ جانتی ہی نہیں تھی مارس

www.novelsclubb.com

" میں تو ہمیشہ اسکے پیچھے کھڑا ہوں۔۔

سماویہ نے یہ پڑھتے ہی پیچھے دیکھا مگر اندھیرے میں ڈوبی پرانی عمارت کے سوا اسے کچھ نہ دکھا۔۔۔

شٹ یہ کیا کر دیا پیچھے نہیں دیکھنا تھا سماویہ اگر اسکی کوئی چال ہوتی۔۔۔تو

بس وہ اس سے زیادہ نہیں رک سکتی۔۔۔

کچھ لکھتے ہوئے بھی وہ رک گئی۔۔۔ نہیں وہ ایجنٹ کو کوئی میسج نہیں کرے گی۔۔۔

وہ تیزی سے چلتے دوسری سڑک کے سرے پر تھی جب اسے میسج کی آواز آئی وہ جانتی تھی کہ کوئی قسم دی ہو گی اس نقلی شاعر نے۔۔۔

آپکے ان لمبے بالوں کی قسم۔۔۔ "

" ! مارس آپکا کبھی پیچھا نہیں کرتا

www.novelsclubb.com

اور سماویہ کا حلق خشک ہوا تھا اسنے تو کبھی ہڈی سے بال باہر نکالے ہی نہیں تو

۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اٹلی کے شہر روم کا علاقہ تھا جہاں بہت عمیر کبیر لوگ رہائشی تھے۔۔۔ سعود ابراہیم بھی انہیں میں سے ایک گھر میں مکین تھا۔۔۔

آج اسکی کلائنٹس سے ڈیل فائینل ہو گئی تھی اسکے مینیجر ساتھ ہی کھڑے تھے جب سب چلے گئے تو انہوں نے ایک فائل راکنگ چیئر پر سکون سے بیٹھے سعود ابراہیم کے سامنے رکھی۔۔۔

سر آپ نے کہا تھا سماویہ بشَر کو ہماری نئ کلیکشن پر خصوصی ڈسکاؤنٹ دیا جائے۔۔۔ مگر "

" سر انہوں نے بہت عرصے سے رابطہ نہیں کیا۔۔۔ تو انکی ڈیل کا کیا کیا جائے؟

فکر مت کرو کر لے گی رابطہ۔۔۔ اب تم ایسا کرو جو ایڈریس تمہیں میں دوں وہاں "

" پارسل ڈسپیچ کروا دینا۔۔۔

" جی سر۔۔۔ "

مینیجر کے جاتے ہی اسنے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ کا کش لگایا تھا۔۔۔

سعود ابراہیم تو شریف انسان ہے۔۔۔اور اس معزز شخص سے سماویہ ایک ایونٹ پر ملی تھی ۔۔جب پرفیومز کی بے تہا کلیکشن دکھائی جارہی تھی۔۔۔۔سماویہ کو پرفیومز کلیکٹر بننے کا شوق ہے۔۔اور وہ ایسا کرتی بھی ہے۔۔۔اسکے اصل گھر میں جو کہ اٹلی میں ہے وہاں پورا ایک روم ان ہی پرفیومز کی کلیکشن سے بھرا ہوا ہے جو پوری دنیا سے جمع کئے گئے ہیں۔۔۔ اور وہ کلیکشن ہمیشہ جاری رہتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایس آئی "سعود ابراہیم ہے یعنی ہمارے معزز مشہور پرفیومز کمپنی کے مالک۔۔۔یہ " بات سعود ابراہیم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔۔۔

ایس آئی کو چونکہ کسی نے دیکھا نہیں ہے۔۔اور نہ ہی سماویہ نے۔۔۔تو وہ بھی سعود ابراہیم کو ایک پرفیومز انڈسٹری کے مالک کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتی۔۔۔

اس تاریخی ایونٹ میں بھی وہ اس سے بس ایک جھلک اس لئے ملی تھی کیوں کہ وہ کسی بھی پرفیومز کمپنیز کی سب سے اچھی کسٹمر ثابت ہوتی ہے۔۔۔

سعود ابراہیم چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ہاتھ میں پکڑا سگریٹ اس نے پھینک دیا تھا اور سامنے آتش دان کے اوپر رکھے چھوٹے صندوق نما باکس کو کھولا۔۔۔

جس میں سے ایک چھوٹا فریم نکلا تھا۔۔۔اُس تصویر میں ایک شادی شدہ جوڑا اپنی نو عمر بیٹی کے ساتھ ہنستے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔شاید شہر روم میں ہی لی گئی تھی یہ تصویر۔۔۔۔

پھر اسکی نظر ایک دوسری تصویر پر پڑی جو اسکی بیوی کی تھی۔۔۔سعود ابراہیم نے اسے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا اور وہ دونوں بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔۔پھر سب سے آخری تصویر کو اٹھایا جس میں وہ پہلی تصویر والی بچی ایک درخت کے ساتھ کھڑی تھی

۔۔۔ان سب کے علاوہ بھی کچھ چیزیں تھیں اس میں مگر وہ صرف اس بچی کی تصویر دیکھتا گیا۔۔۔

اسے دیکھ سعود ابراہیم کو صرف اپنی مری ہوئی بیوی کا چہرہ یاد آیا۔۔۔ایک درد کی لہر اسکے اندر سے گزر گئی نیلی آنکھوں میں چبھن سی محسوس ہوئی۔پر چہرے پر کوئی تاثرات نہ بدلے۔۔۔۔

" وہ میری بیٹی ہے۔۔۔ سعود بس میری بیٹی چاہیے مجھے۔۔۔ "

دیکھتے ہی دیکھتے اس تصویر سے وہ ماضی کی جھلکیوں میں چلا گیا تھا اور ہر طرف بس بیٹی بیٹی بیٹی ہی کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری بیٹی کا خیال رکھنا سعود۔۔۔ "

مجھے میری بیٹی چاہیے

مجھے بس آسکو دیکھنا ہے

آخری بار دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔

" میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔میری۔۔۔۔۔۔کا

ایک کرب سے اس نے آنکھیں بند کر لیں تھیں آوازیں بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔ سعود ابراہیم نے وہ تصاویریں واپس اندر رکھ کے وہ چھوٹا صندوق بند کر دیا۔۔۔

اور اسکے بند کرتے ہی جیسے وہ آوازیں بھی آنا بند ہو گئیں تھیں۔۔۔

وہ پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔

ایک نوکر جو ہر وقت اسکے ساتھ رہتا ہے وہ صندوق لے کر اسکے پاس گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اسکو سیو میں رکھوا دو اور سیو کی چابی جہاں میں میں بولوں وہاں رکھ دینا۔۔۔ "

اسکے حکم کی تعمیل کرتے نوکر اس صندوق کو لے کر چلا گیا۔۔

دو دن بعد

صبح صادق کا وقت تھا۔۔آکسفورڈ شائر میں رہتے وہ جلدی نہ اٹھتی تھی مگر اس دن والی بات اسکے ذہن میں اس طرح گھوم رہی تھی کہ وہ سہی سے سو بھی نہ پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

آخر کو ایجنٹ مارس کیسے جان سکتا ہے کہ اسکے بال لمبے ہو گئے ہیں۔۔۔

وہ صرف بال بھی تو بول سکتا تھا۔۔یا پھر اگر اسنے کبھی اسے اسلام آباد میں دیکھا بھی ہے تو چھوٹے بال کہنا چاہئے تھے۔۔۔۔وہ سوچ سوچ کے پاگل ہونے کو تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسنے کھڑکی سے پردے ہٹائے اور تازی ہوا میں ایک گہرا سانس خارج کیا تھا۔۔۔

کچھ چیزیں آسانی سے نہیں سلجھتیں۔۔۔کچھ چیزیں اپنے وقت پر سمجھ آتی ہیں انکے پیچھے بھاگنے سے ہم انہیں نہیں سلجھا سکتے۔۔۔

اسنے بھی اب وقت پر چھوڑ دیا تھا۔۔اپنے کام پر فوکس کرنا زیادہ ضروری تھا۔۔

دروازے پر کسی نے کھٹ کھٹ کی آواز سے نوک کیا تھا۔۔

اسنے دروازہ کھولا تو دیکھا سامنے اسکے نام کا پارسل آیا ہوا ہے۔۔۔

سماویہ نے دستخط کرتے پارسل موصول کیا اور اس ہی طرح دروازہ بند کر دیا جیسے کھولا تھا ۔۔۔لیزا شاید اب تک پڑی سو ہی رہی تھی۔۔۔

اسنے پارسل ورکنگ ٹیبل پر رکھتے بے چینی سے کھولا تو اس میں سے ایک نفیس قسم کا باکس نکلا جس پر اوپر ایک چِٹ لگی تھی۔۔۔

اور اس پر اے ایم لکھ کر ایک مہر لگائی گئی تھی۔۔۔ہاں بلکل اس ہی طرح لال رنگ کی تین کونوں والے پتے کی مہر جو سکّہ پر تھی۔۔

اے ایم سے تو صرف ایک ہی نام اسکے ذہن میں آیا تھا۔۔۔ایجنٹ مارس۔۔۔

اسنے مجھے پارسل کیوں بھیجا ہے۔۔۔

پھر اسنے وہ باکس کھولا اور وہ دنگ رہ گئی۔۔۔

" The Heaven " وہ کوئی چھ پرفیومز کی کلیکشن تھی جو کہ ابھی ابھی لاونچ ہوئی ہے۔۔۔

یہ تو اس نے کافی وقت پہلے پری بکنگ کئے تھے اور پھر رابطہ تک نہ کیا تھا پھر کیسے ایجنٹ

۔۔۔۔

افففف وہ سچ میں پاگل ہو جائے گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باب ہفتم: محبت جو راز رہی

آکسفورڈ میں آتے ہی وہ اپنے کیمپس کی طرف چلتے جا رہی تھی۔۔۔ صبح موصول ہوا پارسل اور وہ ایجنٹ مارس کے تعلق کا شک کس پر جاتا ہے وہ سب سمجھ گئی تھی۔۔۔

مگر جب ہمارے سارے شکوں کو بکھیرا جا رہا ہو دھیان بھٹکایا جا رہا ہو تو اکثر جس شخص کے ثبوتوں کے خلاف دھیان ہٹایا جا رہا ہوتا ہے وہی اصل شخص ہوتا ہے.. جسکی ہمیں تلاش ہوتی ہے۔۔۔ مگر۔۔ایجنٹ مارس بھی کوئی بیوقوف نہیں وہ بھی جانتا ہے کہ سماویہ کو یہ جال آسانی سے سمجھ آجائے گا۔۔۔دوسروں پر شک ڈال کر بھٹکانے والا جال۔۔۔ تو کیا پتہ وہ یہ سب جان بوجھ کر ہی کر رہا ہوتا کہ سماویہ یہ سمجھے کہ جس انسان پر سے سارے شک صاف کیئے جا رہے ہیں وہی ہے اصل شخص۔۔۔ جبکہ ایسا کچھ بھی نہ ہو

۔۔۔۔

شاید یہ ایک کامپلیکس نہیں بلکہ بہت ہی سلجھا ہوا گیم ہو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اکثر ہم زیادہ عقلمند بن کر ان چیزوں پر ہی غور کرتے ہیں جو کہ دیکھنے میں غیر اہم ہوتی ہیں

۔۔۔۔

بے شک کچھ چیزیں جو دیکھنے میں غیر اہم ہوں وہ ہی بات کی اصل بنیاد ہوتی ہے۔۔۔

مگر کچھ جگہوں پر لوگ ہم سے بھی زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں جو ہماری آنکھ سے دیکھ کر اپنا پلان اس طرح بناتے ہیں کہ جیسا وہ چاہتے ہیں ویسا ہی ہم سوچ رہے ہوتے ہیں۔۔۔وہ ہماری سوچ کے مطابق ہمیں اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔۔۔۔

اسلئے۔۔۔۔۔

ضروری نہیں کہ ہمیشہ خود کو الجھنوں میں ڈال کر ہی اصل منزل تک پہنچا جائے کبھی " کبھی ہمیں سب کچھ تھالی میں رکھ کر بھی پیش کیا جا رہا ہوتا ہے جسے ہم عقلمند بنتے ہوئے " نظر انداز کر دیتے ہیں

اور عقلمند لوگ تو اپنی عقلمندی سے ہی مار کھا جاتے ہیں انہیں کسی بیوقوفی کی ضرورت نہیں ! پڑتی

کیونکہ ہر چیز کے تین پہلو ہوتے ہیں۔۔۔

- پہلا پہلو وہ جو سب کو دکھ رہا ہے یعنی کہ وہ جس میں کچھ اہم لگے۔۔۔(نیگیٹو)
- دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ جو غیر اہم لگتا ہو جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔۔۔(پازیٹیو)
- لیکن تیسرا پہلو وہ ہوتا ہے جو نیوٹرل ہو یعنی نہ ہی اس میں سے کچھ اہم (نیگیٹو) اور نہ ہی کوئی غیر اہم (پازیٹیو) بات اخز کی جائے۔۔۔بلکہ اسے قدرت کے نظریہ سے دیکھا جائے ۔۔۔یعنی اس طرح دیکھا جائے جیسا وہ دراصل حقیقت میں ہے۔۔۔

اس بات کو اگر صوفی پہلو سے بھی لے کے بات کی جائے تو اس میں تیسرا یعنی نیوٹرل پہلو میں یہ آتا ہے کہ جو اللہ کی رضا ہو۔۔۔

یعنی ہم اللہ کی رضا کے آگے سر جھکا کے اس سب کو تسلیم کر لیں جو کچھ زندگی میں ہو رہا ہے۔۔۔نہ ہی برا سوچیں اور نہ کوئی اچھا مطلب نکالیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہر حال یہ تینوں الگ الگ باتیں ہیں۔۔۔اور تینوں کی الگ الگ تفسیر ہے۔۔۔

چونکہ ہر چیز کو دیکھنے کا ایک نظریہ ہوتا ہے۔۔اس لئے اپنے نظریہ کو اتنا وسیع کریں کہ آپ کو اپنی سبھی الجھنوں کی وجہ معلوم ہو جائے۔۔۔

تو ہمیں چاہیے کہ ہر کام میں ان تینوں پہلوؤں کو اچھے سے جانچ لیں۔۔۔۔اور پھر ہی کوئی فیصلہ طے کریں۔۔۔۔

سماویہ نے بھی کچھ فیصلے طے کر لئے تھے اور کچھ اس کو ابھی بھی الجھن میں ڈال رہے تھے

۔۔۔

جن کو اس نے فلحال امان اللہ کر کے یونیورسٹی کی کلاس لینے میں زیادہ دلچسپی لی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آخر کو اس رات کے دو دن بعد وہ اب یونیورسٹی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

آ گئیں آپ یونیورسٹی کے لئے ٹائم نکال کے۔۔۔مجھے لگا آج بھی نہیں آؤ گی۔۔۔۔ "

"

لیزا نے سماویہ کو آتے دیکھ کر کہا۔۔۔جو سیاہ رنگ کا گاؤن پہنی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک ٹائی بھی تھی یہ یہاں کا آفیشل یونیفارم ہے۔۔۔یونیورسٹی آف آکسفورڈ کا یونیفارم ۔۔۔۔جو سیاہ رنگ کا ہے۔۔۔۔

"طعنہ کشی بعد میں کر لینا ابھی کلاس کے لئے چلو۔۔۔۔ "

سماویہ بغیر اسکے پاس رکے چلتی رہی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

" تمہیں پتا ہے پہلی کس کی کلاس ہے۔۔۔۔ "

لیزا نے سماویہ کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔۔۔وہ لوگ ہریالی نما حصے سے نکلتی ہوئی جا رہیں تھیں۔۔۔(جو ہیری پوٹر میں گریفنڈور کا گارڈن ہوا کرتا تھا)

" سر بہرام کی کلاس ہے ابھی۔۔۔۔ "

جب سماویہ نے کچھ نہ کہا تو جواباً لیزا نے خود ہی بول دیا۔۔۔۔

" ایک منٹ بہرام کی کلاس تو دو بجے کی ہے نہ اور پھر آج وہ اتنی جلدی آکسفورڈ شائر کیسے ۔۔۔۔؟ "

سماویہ نے رکتے ہوئے لیزا سے پوچھا جو اس سے ٹکراتی ٹکراتی بچی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ارے یار مطلب انہوں نے شیڈیول چینج کروالیا ہوگا نہ۔۔۔اور وہ تو صبح صادق سے ہی یہاں تھے میں نے ان سے پوچھ لیا تھا۔۔۔

لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ جیسے پتا نہیں کون سا تیر مار لیا ہو پوچھ کر۔۔۔

ویسے تمہیں کیسے پتا کہ دو بجے کی کلاس ہے ان کی۔۔۔ان کے ساتھ تو پہلی کلاس ہے "

" آج تمہاری۔۔۔

اور جب سماویہ سر ہلاتے چلی گئی تو لیزا نے دانت تلے زبان دبائی تھی۔۔۔بیوقوف خود نے ہی تو سماویہ کو سب کچھ بتایا تھا۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

اٹلی۔۔۔شہرِ روم

روم میں اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا مگر پھر بھی سرد موسم کی فضا ہر سو پھیلی ہوئی تھی

۔۔۔

سعود ابراہیم اپنے عالیشان گھر کے ٹیرس پر کھڑا تھا۔۔۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چہرے پر تھپڑ مار رہے تھے۔۔۔ مگر وہ پھر بھی ریلینگ سے ٹیک لگائے کسی ڈھیٹ کی طرح کھڑا ہے۔۔۔ نیلی سرد آنکھیں نیلے شفاف آسمان پر جمی تھیں۔۔۔ اور دل۔۔۔ دل صرف ایک جگہ پر ٹھہرا ہوا تھا۔۔۔ اور سعود ابراہیم نے آج تک اپنے دل کو اس جگہ سے ہلانے کی کوشش بھی نہ کی تھی۔۔۔ وہ خود تو آگے بڑھتا تھا مگر دل آج بھی اس بے جان قبر پر ٹھہرا ہوا تھا۔۔۔ جو روم کے کسی قبرستان کے چوراہے پر بنی تھی۔۔۔

اسکی بیوی کی قبر۔۔۔ اس کی زندگی کی قبر۔۔۔

www.novelsclubb.com

" سر آپکا پارسل مِس سماویہ بشَر کو مل گیا ہے۔۔۔ "

اسکے مینیجر نے ایک فون کال سن کر سعود کو یہ خبر دی۔۔۔

" ہمم ٹھیک ہے۔۔۔آکسفورڈ شائر میں آجکل وہ کیا کر رہی ہے؟ "

سعود ابراہیم نے سامنے رکھی میز پر سے جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" آکسفورڈ یونیورسٹی میں لٹریچر پڑھ رہی ہیں دو دنوں سے تو نہیں گئیں تھیں شاید آج گئیں ہوں۔۔۔ "

اسکے سیکریٹ مینیجر شفیق حیدر نے تفصیلی بتایا۔۔۔

" اسکے کیمپس کے ڈورم میں ایک گاڑی بھجوا دینا استعمال کے لیے۔۔ "

جوس کے گھونٹ حلق میں اترتے نظر آرہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

" جی سر۔۔۔ "

" !شفیق حیدر۔۔۔۔ "

مینیجر شفیق جو جانے کے لیے پلٹے تھے سعود ابراہیم کی آواز پر اسکے سامنے کھڑے ہو گئے

۔۔۔

" کس نام سے بھجواؤ کے گاڑی۔۔۔؟ "

کانچ کا لمبی ڈنڈی والا گلاس میز پر واپس رکھتے وہ شفیق حیدر کی آنکھوں میں دیکھنے لگے

۔۔۔۔

" جو حکم ایس آئی۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اور شفیق حیدر یہ بول کر سعود کے لبوں پر مسکراہٹ چھوڑ گئے جب کہ خود واپس چلے گئے تھے۔۔۔۔

شفیق حیدر وہ واحد انسان ہیں جنہیں ایس آئی اور سعود ابراہیم کا تعلق معلوم ہے۔۔۔

ہر انسان کے راز دنیا میں کسی چیز میں بسے ہوتے ہیں۔۔۔یا پھر کسی دوسرے انسان کے پاس۔۔۔

اور سعود ابراہیم کی جان جس طوطے میں بستی ہے وہ شفیق حیدر ہے۔۔۔۔اگر شفیق حیدر بِک گیا تو سعود ابراہیم کے راز کھلنے میں دیر نہ لگے گی۔۔۔۔

شریف آدمی کا تاج کے پتوں سے بنا محل شفیق احمد کی لڑکھڑاہٹ سے ہی منٹوں میں برباد ہو جائے گا۔۔

www.novelsclubb.com

مگر پھر شفیق حیدر کی جان بھی تو سعود ابراہیم کی قید میں ہو گی ایسے ہی تو وہ نہیں اسکے ساتھ ہمیشہ سے رہ رہا۔۔۔۔۔

سماویہ کلاس میں سب سے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔مگر لیزا سب سے آگے۔۔۔

بہرام داؤد نے یہ کہہ کر کلاس شروع کروائی کہ۔۔۔

چونکہ کلاس میں آج بہت سے نئے سٹوڈینٹس آئے ہیں اس لئے آج پہلے لٹریچر کی " ہسٹری سے شروع کریں گے۔۔۔"

اور تقریباً دس سے پندرہ منٹ اس نے انگریزی زبان میں لٹریچر کی ہسٹری بتائی تھی۔۔۔ جو کہ پہلے بھی ایک کلاس میں بتا چکا تھا۔۔۔اور بچّے یہ سوچ کر آج آئے تھے کہ ہسٹری سے بچ جائیں گے۔۔

www.novelsclubb.com

کلاس کے بیچ میں اسنے ایک لڑکے کو کھڑا کیا تھا۔۔۔لڑکا دیکھنے میں تھوڑا اوباش قسم کا تھا جس کی وضاحت اسکے کپڑے اور گلے کی چین دے رہی تھی۔۔۔

آکسفورڈ میں زیادہ تر تمیز دار ہی اسٹوڈینٹ پائے جاتے ہیں مگر کچھ اس طرح کے بھی ہوتے ہیں۔۔۔امیر باپ کی بگڑی اولادوں جیسے !

ہمم تو محترم کیا آپ بتا سکتے ہیں پچھلے دو منٹ سے میں کس نامور شخصیت کے بارے " میں بتا رہا تھا۔۔۔؟ "

وہ لڑکا بہرام کے سوال پر کسی ڈھیٹ کی طرح چپ رہا اور نظریں دوبارہ لیپ ٹاپ پر مرکوز کر لیں تھیں۔۔۔اور جو لیپ ٹاپ سامنے کھولے رکھا تھا اسے بھی بند نہ کیا۔۔۔جس پر اس نے نا جانے کون سی واحیات ویب سائٹ کھول رکھی تھی۔۔۔

تمہیں شرم تک نہیں آتی جس جگہ پڑھنے آتے ہیں اس جگہ ایسی اوباش حرکتیں کرنا " زیب نہیں دیتیں۔۔۔ "

بہرام کی نظر جب اسکے تعقب میں لیپ ٹاپ سکرین پر پڑی تو اس نے غراتے ہوئے کہا اور دھڑام سے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔۔۔

" سر لیپ ٹاپ میرا ہے میری مرضی کچھ بھی دیکھوں۔۔۔ "

پوری کلاس کی نظریں اب بہرام اور اس لڑکے پر تھیں۔۔۔اور بہرام کو معلوم تھا کہ وہ ایک مسلمان بھی ہے۔۔۔

" تم مسلمان ہو اور مجھے شرم آ رہی ہے یہ کہتے ہوئے کہ تم ایک مسلمان ہو! مگر تمہیں ذرا شرم نہیں آ رہی یہ حرکت کرتے ہوئے۔۔۔ "

بہرام کی چمکتی آنکھیں اس لڑکے میں پیوست ہونے کو تھیں۔۔۔۔غصّہ سے دماغ کی رگیں تن چکیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" سر یہ یوکے ہے یہاں۔۔۔۔ "

" جسٹ شٹ یور ماؤتھ میں نے نہیں پوچھا کہ تم دنیا کے کس کونے میں ہو۔۔۔تم اس وقت میری کلاس میں ہو اور میں اپنی کلاس میں اس طرح کی بے ہودگی برداشت نہیں کرونگا۔۔۔"

پوری کلاس میں اس قدر خاموشی تھی کہ بہرام کی آواز اب گونجنے لگی تھی۔۔۔باقی سب بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

" تم جیسوں کی ہی وجہ سے ہماری یوتھ برباد ہو رہی ہے۔۔۔تعلیمی اداروں میں بے حیائی پھیلانا یا پھر اسٹوڈنٹس میں ڈرگز لینے کی شرح بڑھا دینا یہ سب تم جیسوں کی ہی وجہ سے عروج پر ہے۔۔۔"

ڈرگز کے نام پر صرف سماویہ کی سماعتیں کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔اسکے علاوہ بھی کوئی یہ کام کر رہا ہے کیا! مگر اس نے کسی کو یہاں پر تو ایسا کام کرتے ہوئے نہ پایا تھا۔۔۔اگر کوئی اور ایسے کام میں ملوث ہے تو سماویہ کو تو معلوم ہونا چاہیے۔۔۔یا پھر کیا پتہ بہرام داؤد صرف اپنا بھاشن لمبا کرنے کے لیے ہی اتنا کچھ بول رہا ہو۔۔۔

یاد رکھنا سب۔۔۔کانوں کو کھول کر سن لو کوئی بھی اگر مجھے اس قسم کے فعل میں ملوث "
" ملا۔۔۔تو یاد رہے پہلا کیس اس پر میں کروں گا۔۔۔

خاموش کلاس میں بیٹھے سب ہی کے کانوں میں صرف بہرام کی آواز گونجی تھی۔۔۔جو سیدھا شریف بھی تھا وہ بھی ایک پل کو ڈر گیا تھا۔۔۔

وہ لڑکا بھی بہرام کی گھورتی آنکھیں دیکھ کر سیٹ پر واپس بیٹھ گیا تھا۔۔۔

بھی شیکسپیئر کہ ایک " fashionable " ہاں تو میں یہ بات کہہ رہا تھا کہ لفظ "
پلے سے ہی روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونا شروع ہوا ہے۔۔اور آگے کی بات کی
" جائے تو ایسے بہت سے لفظ ہیں جو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اگلے ہی پل بہرام داؤد کی آواز میں پہلے جیسی نرمی گھلی ہوئی تھی جس طرح لیکچر شروع کرنے پر تھی۔۔۔۔اور پھر وہ باقاعدہ سب کو پڑھانے لگا۔۔۔سماویہ کا ذہن اسکو پھر سے الجھانے لگا۔۔۔

" ایجنٹ مارس سے اب کی بار میں خود ملونگی۔۔۔ "

ایک فیصلہ طے کرتے ہوئے وہ لیکچر دیتے بہرام کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو اسکو دیکھ کر مسکرا کر لیکچر دیتا رہا۔۔۔

رات کا وقت تھا ایس آئی سے موصول ہوئی گاڑی اسے مل چکی تھی۔۔جو کہ اپنے سفید رنگ کے ساتھ بے حد خوبصورت نظر آرہی تھی۔۔۔ چمکتی سفید لمبی گاڑی۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو سماویہ تمہارا گاڑی کا رونا تو ختم ہوا۔۔۔ "

" اب اس ہی خوشی میں 'کیفے 7' چلتے ہیں۔۔۔ہاٹ چاکلیٹ بہت یاد آرہی ہے۔۔۔

لیزا نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اپنے کھلے بالوں کو پونی میں باندھنے لگی۔۔۔۔

تمہارا نہیں معلوم مگر میں یہاں روز گھومنے کے لئے نہیں آئی۔۔لیزا مجھے کچھ کام ہیں "

" تم سدرہ کو بلا لینا اور اسکے ساتھ چلی جانا۔۔۔

سماویہ نے وہ مہر لگا کارڈ اپنی کوٹ کی جیب میں ڈالا تھا اور اب اپنے لمبے بوٹس والے جوتے پہننے لگی۔۔۔

" ہاں گاڑی بھی لے جانا ڈراز میں ہے چابی۔۔۔خیال رکھنا میں دیر سے آؤنگی۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

لیزا کی شکل دیکھتے وہ پیار سے بول کر چلی گئی تھی۔۔۔

" بول کر تو ایسے گئی ہیں میڈم جیسے ہر روز جلدی آتی ہے۔۔۔افف یہ کیا ہو گیا۔۔ "

لیزا نے بڑبڑاتے ہوئے لائنز لگایا تھا جو کہ اب پھیل گیا تھا۔۔

یا اللہ بس جس سے میری شادی ہو اسے لائنز لگانا آتا ہو مجھ سے تو ایک دفعہ میں کبھی " نہیں لگتا۔۔۔"

ایک یہ لیزا کی شادی کا رونا بھی جلد ختم ہو کہانی سے۔۔۔

ایشیا پاکستان۔۔اسلام آباد کی شاہی حویلی۔۔جہاں اس وقت شام اپنے پروں کو شان سے پھیلاتی جا رہی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پوری حویلی میں اس بات نے سرگوشیاں پھیلادی تھیں کہ مراد مغل کا رشتہ اسکی خالہ کی بیٹی فریال سے طے ہو چکا ہے۔۔۔

عیشاء جو کمرے کے باہر کھڑی سب بڑوں کی باتیں سن چکی تھی۔۔۔اسکے دل کو یوں لگا کہ کسی نے بہت بری طرح دبوچ لیا ہو۔۔۔جس سے اسکے سارے سہارے دم توڑ گئے تھے ۔۔۔صرف ذہن میں ایک ہی لفظ گردشِ دوراں تھا۔۔۔اور وہ تھا لفظ "محبت"۔۔۔

وہ دروازے سے جلدی میں پلٹی تھی اور مراد جس کو سب نے اندر ہی بلایا تھا وہ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔۔جبکہ چشمہ زمین پر گر گیا تھا جس کو وہ اپنے ہاتھ میں کب سے پکڑی ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آہ اتنی جلدی میں کہاں بھاگ رہی ہو یہ بھی گرا دیا۔۔۔ "

مراد جو اس کو چشمہ اٹھا کر دینے لگا تھا اسکے ہاتھ سے چشمہ لیتی وہ اسکو ایک نظر بھی دیکھے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

پیچھے کھڑا مراد۔۔وہ پہلی بار عیشاء کو اس طرح کی حرکت کرتے دیکھ کر کشمکش میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔

اس کو کیا ہوا۔۔۔؟کسی نے کچھ کہہ تو نہیں دیا۔۔؟

کمرے میں آتے ہی عیشاء نے دروازہ بند کر کے نیچے بیٹھ کر اپنی بے ترتیب سانسوں کو ترتیب میں لانے کی کوشش کی۔۔۔

یا اللہ مجھے امتحانات سے ڈر تو نہیں لگتا۔۔۔مگر پھر اب زندگی کے سب سے بڑے " امتحان میں۔۔۔میں گھبرا کیوں گئی ہوں۔۔۔۔جب میں بزدلی کا مظاہرہ کرتے ایک طرفہ " محبت بتا نہیں سکتی۔۔۔تو پھر مجھے یکطرفہ ہی نبھانے کی ہمت بھی دے یارب۔۔۔

چشمہ اسکے ساتھ بے ترتیبی سے ڈھنڈے سنگِ مرمر کے فرش پہ پڑا تھا اور وہ خود بھی تو ریزہ ریزہ بکھر رہی تھی۔۔۔

نہیں میں بکھروں گیں نہیں۔۔۔میں شکوہ بھی نہیں کرونگی۔۔۔پر میرے لئے اس " خسارے میں اچھا کیا ہے۔۔میں یہ بھی نہیں سوچنا چاہتی۔۔۔اگر برا نہیں سوچنا چاہیے تو میں اچھا بھی نہیں سوچنا چاہتی۔۔آخر کو یکطرفہ محبت کی ناکامی پر میں اپنے لیے کچھ اچھا مطلب سوچ بھی کیسے سکھتی ہوں۔۔۔۔میرے اللہ کی رضا اگر یہی ہے تو بغیر کسی سوچ کے قبول ہے مجھے۔۔۔۔میں نفع نقصان کا سوچے بغیر بھی قبول کر سکھتی ہوں۔۔۔"

۔۔۔

ناجانے کیا کچھ وہ خود کو سمجھا رہی تھی۔۔۔وہ کتابیں پڑھنے والی کتابوں کا حکم تو سر آنکھوں پر رکھے گی ہی۔۔۔اور اسنے اپنی کتابوں سے ہی تو سیکھا تھا۔۔۔

کہ یکطرفہ محبت میں ہجر جیسے خسارے تو بہت عام سی باتیں ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

لڑکپن میں اس سے یکطرفہ جو بھی ہوئی

محبت بھی پوچھ کہ تو نہ ہوئی تھی

اظہار میں پھر ہچکچاہٹ جو بھی آئی

دیر بدیر اس سے پوچھ کہ تو نہ ہوئی تھی

دل میں پھر برسوں بے چینی جو بھی رہی

نزاکتِ دل پوچھ کہ تو نہ ہوئی تھی

وہ دیکھتے تھے نہ جانے کس نظر سے ہمیں

درمیان میں کوئی بات بھی نہ ہوئی تھی

اب جو بھی بگھتا ہے یکطرفہ محبت میں

خسارے یہ بھی پوچھ کہ نہ ہوئے تھے

ہجر کی راتیں تکلیف دہ جو ہو جائیں گی

زحمتِ ناداں بھی پوچھ کہ تو نہ ہوئی تھی

وہ کہتا تھا زینبؔ بارشیں محبت جیسی ہیں

خیر یکطرفہ بھی پوچھ کہ نہ ہوئیں تھیں

کہ محبت تو اس سے پوچھ کہ نہ ہوئی تھی

محبت اس سے پوچھ کہ نہ ہوئی تھی

(زینب سرور)

وہ رات گئے تک اس ہی سڑک کو چھان رہی تھی۔۔۔ جہاں وہ اس دن کام کرنے کے بعد بیٹھی تھی اور پھر ایجنٹ مارس کے میسج آئے تھے۔۔۔ مگر اب گھنٹہ بھر ہونے کو تھا اور اسکو ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا تھا۔۔۔

اب وہ ایجنٹ مارس کو کیسے بلائے۔۔۔ یا کیا کرے جو وہ آجائے۔۔۔ سماویہ کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ آئے گا کیسے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر نظر آسمان پر ٹھہرے چاند پہ پڑی تو اسنے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ ایک ڈھنڈی ہوا کا جھونکا چلا اور وہ پیچھے چلی آئی۔۔۔

وہ سماویہ کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ۔۔۔وہ اسلام آباد کی سڑک پر بھاگتا ہوا شخص۔۔وہ سرد ہوا کے جھونکے۔۔۔وہ اس شخص کی نزدیکی۔۔۔۔وہ پراسرار خاموشی۔۔۔وہ اسکی چمکتی گہری آنکھیں۔۔۔شہد سی چمکتی آنکھیں۔۔۔وہ اس شخص کی قسمیں۔۔وہ اس کی بے تکی شاعری۔۔۔نقلی شاعر کے فضول کام

! پھر یکدم۔۔ سماویہ کا اسے آکسفورڈ شائر میں یاد کرنا اور ایجنٹ مارس کا میسج آجانا

سماویہ نے ایک سانس بھرتے ہوئے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔اور مسکرا کر اپنا وہی فون نکال کر اسنے آج میسج کرنے میں پہل کی تھی۔۔۔۔

آج تک ایجنٹ اسے تنگ کرتا آیا تھا آج اسکی باری تھی ایجنٹ کو چونکانے کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا پیچھا کرنے کا سوچا تھا اس نے "

" افسوس ایک کتّے سے ڈرتا ہے وہ شخص

بہت سوچنے کے بعد اسنے یہ ہی میسج بھیج دیا تھا۔۔۔

دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ناجانے کیا ہو جائے۔۔۔

سماویہ نے اپنے چہرے پر بندھا ہوا کپڑا اچھے سے ٹھیک کیا۔۔ڈر تھا کہ ایجنٹ کبھی آسمان سے ہی نہ نازل ہو جائے۔۔

اور ٹھیک کوئی دس سے پندرہ منٹ بعد جب سماویہ بہت ہی خوش ہو کہ گلی کے کونے پر پہنچ گئی تھی کہ ایجنٹ آج نہیں آیا۔۔۔تب ہی موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔

مگر نہیں یہاں کوئی بھی میسج نہ تھا بلکہ آج اس نمبر سے کال آ رہی تھی پہلی بار۔۔۔

سماویہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال اٹھائی۔۔۔نگاہیں چاروں طرف کچھ ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

لوگ کہتے ہیں دل کو درد نے مارا "

" مگر ہم کو تو انکی بے تکلّفی نے مارا۔۔۔

ایک ناپہچان میں آنے والی آواز ایجنٹ مارس کی تھی۔۔ سماویہ کا یہ فون بھی سوفٹ ویئر کے ذریعے اسکی اصلی آواز نہیں سناتا تھا۔۔۔ بلکہ آواز بدل کر جاتی تھی۔۔۔

" ایجنٹ میں تمہاری یہ فضول شاعری نہیں سننا چاہتی بس مجھے یہ کھیل اب اور نہیں کھیلنا ۔۔۔۔ "

سماویہ نے بھری بھری آواز میں کہا۔۔۔۔

" نقلی شاعر کہیئے نہ۔۔۔۔ "

وہ جو کچھ بولنے جا رہی تھی ایجنٹ کی اس بات پر ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

" یا تو میرا پیچھا چھوڑ دو یا پھر مجھے اپنا سچ بتا دو۔۔۔ اور۔ اور۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ تم ہو ایک نقلی شاعر۔۔۔ کوئی شک نہیں ہے۔۔۔

سماویہ نے چبا چبا کر کہا تھا۔۔۔

آپکے پرفیومز کی قسم میں آپکا پیچھا نہیں کرتا۔۔۔ "

بس یہ سمجھیں کہ آپ مارس کو بہت متاثر کر چکی ہیں۔۔۔اب بتائیں کیسے چھوڑ دوں۔۔۔

"

ایجنٹ کی قسم اس کے منہ سے سننے میں سماویہ کو زیادہ غصّہ دلا گئی تھی۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی آخر میری ذاتی چیزیں اتنی بے مول ہیں کیا جو آپ انکی جھوٹی "

"قسمیں اتنی آسانی سے کھا لیتے ہیں۔۔۔اور پھر بھی شرم نہیں آتی آپکو۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے غصے سے کہا تھا۔۔

تو آپ کو پرفیومز ٹوٹنے کا ڈر ہے۔۔۔۔ویسے مجھے پتا تھا آپ کو چیزوں پر رونے کی عادت تو ہو گی ہی۔۔ "

اس بات پر اسے لیزا کی بات یاد آئی تھی جو اسے گاڑی کے رونے پر طنز کر رہی تھی۔۔۔

دیکھو۔۔۔مجھے بہت سی باتیں پوچھنی ہیں اور سب سے ضروری بات تو یہ لال پتے والی مہر کے بارے میں ہے۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔کیوں پریشان کر رہے ہو مجھے۔۔۔جب کچھ حاصل ہی نہیں۔۔۔ "

سماویہ نے ہاتھ میں پکڑا کارڈ دیکھتے ہوئے بولا جو اس پارسل سے ملا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب باتیں بتا دونگا تو آپ کیا کریں گیں "

" ان پہیلیوں کو سلجھانے میں ہی تو مزہ ہے

اس بات سے سماویہ کا ذہن اور الجھن میں گھرِا تھا۔۔۔اب وہ اتنی فارغ نہیں ہے کہ اسکا پیچھا کرے گی۔۔۔

اچھا چلیں ایک بات بتا دیتا ہوں۔۔۔ "

کچھ بھی سلجھانے سے پہلے اپنے ذہن کو ضرور سلجھا لینا۔۔۔

باقی میں آپکا پیچھا نہیں کرتا۔۔۔وہ بات الگ ہے کہ میں ہمیشہ آپکے پیچھے بھی رہتا ہوں ! "۔۔۔۔

یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔

مگر سماویہ اس ایجنٹ کو ڈھونڈ کر کرے گی بھی کیا اسے دو چار مارنے کے علاوہ وہ کچھ اور تو کرنے سے رہی۔۔۔پھر کیا ضرورت ہے اس نقلی شاعر پر اپنا وقت ضائع کرنے کی۔۔۔ ابھی تو اسے ایس آئی کی اور خاص جگہیں بھی دیکھنی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

امی جب میں آپکو فریال کے لئے منع کر چکا ہوں تو پھر یہ سب کیا ہے۔۔۔خالہ کو بولیں "
" میری نہیں تو اپنی بیٹی کی ہی عزت کا خیال رکھ لیں۔۔

مراد نے صاف انکار کر دیا تھا وہ ایک زبردستی کے رشتے میں نہیں بندھ سکتا تھا۔۔۔

سب بڑے شاید یہی سننے کے لیے رُکے ہوئے تھے اور جب اسنے شادی سے منع کر دیا تو سب اٹھ کر چلے گئے جبکہ پرویز مغل صاحب نے اپنی بیوی کو افسوس کن نظروں سے دیکھا تھا اور شکوہ کرتے چلے گئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مراد جب کوئی نہیں ہے تو فریال میں کیا برائی ہے۔۔ "

امی بات اچھائی یا برائی کی نہیں ہے۔۔۔ بات سوچ کی ہے۔۔۔ بات یہ مینٹیلٹی کی ہے "
۔۔۔۔ بات ہم دونوں کی نیچر کی ہے جو کہ بہت مختلف ہے۔۔۔ بس آپ رہنے دیں۔۔۔
آپ کو بہو چاہیے نہ میں وعدہ کرتا ہوں نیا سال آنے سے پہلے پہلے آپ کو بہو مل جائے گی
" ۔۔۔

مراد اپنی بات کہہ کر چلا گیا۔۔۔ جبکہ ممتاز بیگم خالی کمرے اکیلی بیٹھی رہ گئیں۔۔۔۔

" ... بول کر ایسے گیا ہے جیسے میں کسی کو بھی اپنی بہو بنالوں گی "

انہوں نے کڑتے ہوئے دل میں بولا۔۔۔

جب مراد نے پچھلی بار منع کیا تھا فریال تو جب ہی اس رشتے پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔ آخر کو وہ
بس اسے تھوڑا بہت ہی پسند کرنے لگی تھی وہ بھی فوزیہ اور ممتاز بیگم کی وجہ سے۔۔۔ ابھی
بھی وہ دونوں بہنیں ہی زور دے رہیں تھیں مگر اب تو کوئی گنجائش باقی ہی نہ رہی تھی
۔۔۔ سو ممتاز بیگم چپ ہو گئیں تھیں۔۔۔

مگر کیا وہ مراد کی پسند پر چپ رہیں گیں؟۔۔۔

وہ اس وقت ہیڈ نگٹن کے ہوسٹل روم میں تھی۔۔ جس کی عمارت کو باہر سے دیکھو تو ایک مچھلی کی دُم عمارت کے اوپر نکلتی ہوئی نظر آتی ہے۔۔۔ یہاں کوئی پتھر بھی نسب ہے جو کہ کسی سمندر سے لایا گیا تھا۔۔ سالوں پہلے۔۔۔ عمارت کا آرٹسٹ بہت کمال کا شخص ہو گا ۔۔۔

وہ کمرے کی کھڑکی میں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ جہاں سے کھڑے ہونے پر شہر جگمگاتا ہوا نظر آتا تھا۔۔۔

ہاتھ میں لئے ایک تصویر کو وہ کب سے آنکھوں کی زینت بنائی ہوئی تھی۔۔۔

کاش آپ کو میں اپنے پاس رکھ لوں۔۔۔ اور پھر ہم کبھی جدا نہ ہوں۔۔۔ کوئی نہ آئے "
" ہمارے درمیان میں۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔۔

وہ تصویر کو دیکھتے ہوئے خیالوں میں بول رہی تھی۔۔۔

جب ہی موبائل جو برابر میں رکھی گلدان کی میز پر تھا بجنے لگا۔۔۔

سدرہ نے فون دیکھا تو وہ مراد کالنگ لکھا ہوا آرہا تھا۔۔۔

" آج کیسے یاد کر لیا اپنی فالتو دوست کو۔۔۔؟ "

اسنے ہاتھ میں پکڑی تصویر کو میز پر رکھتے۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" سدرہ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ "

مراد نے بہت مشکلوں سے یہ الفاظ نکالے تھے۔۔۔ وہ خود اس وقت ٹیرس پر کھڑا تھا۔۔

رات کا اندھیرا سرد ہواؤں کو دستک دے رہا تھا۔۔۔۔

" ہاں کہو کیا بات ہے۔۔۔ "

بولتے ہوئے وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔اور اپنا آپ دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی۔۔ شاید وہ اب تک اس تصویر والے شخص کی زیر اثر تھی۔۔۔

" سدرہ ہم ایک دوسرے کو بہت عرصے سے جانتے ہیں نہ۔۔ایک دوسرے کو سمجھتے بھی ہیں۔۔۔اچھا برا سب جانتے ہیں۔۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔ ہم بہت اچھے دوست ہیں تو یہ سب تو جانتے ہی ہونگے نہ۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

سدرہ نے اچنبے پن سے کہا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہ آئی تھی وہ کہنا کیا چاہتا ہے۔۔۔۔

سدرہ۔۔۔۔۔۔مجھے تم ایک دوست سے زیادہ پسند ہو۔۔۔کیا تم مجھ سے شادی کرو گی "
"۔۔؟

وہ جس کے لب کتنی دیر سے مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے یکدم ٹھہر گئے۔۔۔۔ماتھے پر بے یقینی سے بل پڑے تو اسنے گھوم کر میز پر رکھی تصویر کو دیکھا تھا۔۔۔

یہاں مراد کی سانسیں بھی منتشر ہوئیں تھیں۔۔۔اتنی بڑی بات اسنے فون پر ایسے ہی جو کہہ ڈالی تھی۔۔

مراد مجھے کوئی اور پسند ہے آیم سوری۔۔۔آپ صرف دوست ہیں میرے لئے۔۔۔ "
" مجھے لگتا ہے آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

اور یہاں مراد کا دل لرز گیا تھا۔۔۔اسے لگا کہ وہ اس لڑکی کو جانتا ہی نہیں ہے۔۔۔جسے شاید وہ اپنے مطابق بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

ضروری نہیں ہم جسے بہت اچھے سے جاننے لگے ہیں۔۔تو یہ سمجھ بیٹھیں کہ اسے جان لیا ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔انسان کسی دوسرے انسان کو اس وقت تک نہیں جان سکتا جب تک اسکے تینوں چہروں سے واقف نہ ہو جائے۔۔۔

یہ وہ بات تھی جو سدرہ شاید خود کو بھی نہ بتاتی تھی۔۔۔اسکا تیسرا چہرہ۔۔۔۔۔۔اسکی محبت تھی۔۔جو وہ سب سے چھپاتی تھی مراد سے بھی چھپائی تھی یہ بات جو سمجھتا تھا کہ وہ اسے بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

مراد نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔اور کال کٹنے پر دل کو لگا کہ شاید ایک رشتہ بھی ختم ہو گیا ۔۔۔سدرہ نے بند فون کو خالی خالی سی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مراد اسکے لئے اسکا سب سے اچھا دوست تھا! پر کیا وہ اسکے لئے اب بھی ایک اچھا دوست رہے گا؟۔۔۔۔۔۔

باب ہشتم: ایجنٹ کی پہیلیاں

اسلام آباد کی سرد ہوائیں۔۔۔اور وہ خالی خالی سا آسمان جو بادلوں میں چھپا ہوا نا جانے کیا کر رہا تھا۔۔۔

ناچاند نظر آرہا تھا۔۔نہ ہی تارے۔۔آج بادلوں نے سب کچھ چھین لیا تھا دیکھنے کو آنکھوں سے۔۔۔جیسے سدرہ نے اسکا چھینا تھا۔۔اور اسے یوں محسوس کروایا تھا جیسے وہ بھی اس آسمان کی طرح خالی ہو چکا ہے۔۔

وہ تو سمجھتا تھا کہ وہ بھی اسے اس ہی طرح پسند کرتی ہے۔۔۔مگر نہیں وہ غلط نکلا۔۔۔ایسا تو کچھ تھا ہی نہیں جیسا مراد نے سوچا تھا۔۔۔

تو کیا مراد مغل ریجیکٹ کر دیا گیا تھا؟ یا وہ اپنے قابل نہیں سمجھتی تھی اسے؟

لیکن نہیں۔۔وہ تو مراد مغل ہے۔۔۔پرویز مغل کا اکلوتا بیٹا۔۔۔وہ بھی اس سے محبت تو نہیں کرتا بس پسند ہی تو کرتا ہے۔۔ہاں۔۔بس پسند ہی تو ہے۔۔۔

اور پسند نہ ملنے پر دل ٹوٹتا ہے کیا؟ کیا ٹوٹ سکتا ہے؟

خیر وہ اس سے زیادہ اس بارے میں نہیں سوچنا چاہتا تھا۔۔۔جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔جتنی جلدی اس نے سدرہ سے اظہار کیا تھا اتنی ہی جلدی اس نے انکار بھی تو کیا تھا۔۔۔اور اب اِس تیزی سے ہی وہ آگے بھی بڑھ جائے گا۔۔۔وہ ایسا نہیں ہے جو ایک بات کو لے کر بیٹھ جائیں۔۔

کسی بات کو دل سے لگا کر بیٹھ جائیں گے تو کچھ حاصل نہیں ہو گا۔۔۔ہارنا بھی سیکھیئے۔۔ کامیابیاں ہی سب کچھ نہیں ناکامی بھی زندگی کا حصہ ہے اس کے لئے بھی تیار رہیں۔ کبھی بھی ناکامیوں سے گھبرانا نہیں۔۔اور جب ایسا کریں گے تو آگے بڑھنا خود آجائے گا۔۔۔

ریجیکٹ ہونے کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ آپ کم تر ہیں یا آپ میں خامیاں ہیں بس یہ سمجھ لیں کہ آپ اس شخص کے لیے نہیں بنے نا ہی وہ آپ کے لئے بنایا گیا ہے۔اس بات کو دل سے مت لگائیں۔خود کو برباد نہ کریں بلکہ خود کو اس کے لئے بچا کر رکھیں جو آپ کے لئے بنایا گیا ہے۔

یہ جو ناکامی ہوتی ہے نہ دراصل یہی وہ کامیابی ہے جو تمہیں دوسروں سے مختلف کرتی ہے ۔اور پھر تمہیں اس راہ لے جاتی ہے جہاں تمہیں ہونا چاہئے۔پھر وہ حاصل ہوتا ہے جو صرف تمہارے لئے بنا ہے !

ایک گہرا سانس بھرتے وہ نیچے کی جانب جانے لگا۔۔کیونکہ رات بہت ہو چکی تھی تو اس وقت شاید کوئی نہیں تھا جو جاگ رہا ہو۔۔۔

دل تو اسکا اب بھی بوجھل ہی تھا۔۔قدم بھی بس بے جان سے ہو کر ساتھ دے رہے تھے ۔۔۔

وہ ایک راہدیری سے گزر رہا تھا جب اسنے کھلے لمبے بالوں والی پشت دیکھی۔۔۔۔وہ ٹھٹکا ۔۔اس وقت کون ہے جو اس طرح کھڑکی میں کھڑا ہے؟اسنے سوچا اور آگے بڑھا۔۔

وہ جو کوئی بھی تھی پیچھے سے تو اس کی پہچان میں نہ آئی۔۔۔اسلئے مراد دبے قدموں سے اس تک جا پہنچا۔۔۔

اور جوں ہی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔تو عیشاء نے ڈر کر ہاتھ میں پکڑے کانچ کے گلاس پر سے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور وہ اس کے پیر پر جا لگا۔۔۔

لمحے میں کانچ ٹوٹ کر اسکے پیر میں گھسا اور فرش کو خون سے رنگنا شروع کر دیا۔۔۔۔

" عیشاء۔۔۔یہ۔۔۔۔تم بیٹھو ادھر۔۔۔اِدھر آؤ۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

مراد نے گھبراتی ہوئی آواز میں کہا اور عیشاء کو سہارا دیتے ہوئے پاس میں رکھے ایک سوفے پر بیٹھایا۔۔۔جو چھوٹی گول میز کے ساتھ رکھے تھے۔۔۔۔

(چلو شاہی حویلی کا فضول میں سجا ہوا فرنیچر کسی کام تو آیا۔۔۔)

اور تمہارا چشمہ بھی نہیں ہے۔۔۔پھر کمرے میں بھول کر خود آ گئیں۔۔دیکھو کیا ہو گیا "

" ۔۔۔اب اِدھر ہی بیٹھو اٹھنا نہیں میں ابھی آیا۔۔۔

مراد اسے نصیحت کرتا خود فرسٹ ایڈ باکس لینے چلا گیا تھا۔۔۔

اور وہ پیچھے سے اسے نم آنکھوں سے دیکھتی گئی۔۔۔

یہ کیا حالت دل ہے یہ کیسی سازش نے آ گھیرا۔۔۔

! نا انکشاف کرتا ہے نہ ہی چین لینے دیتا ہے

نہ وہ دل سے اترتا ہے نہ ہی سانس لینے دیتا ہے

www.novelsclubb.com

بے اختیار ایک درد سے اسنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔اور آنکھیں بند کر کے بس ایک ہی بات دھرائی تھی۔۔۔

انا اللہ مع الصابرین "اور وہ یہ ہی بڑبڑاتی ہوئی آواز میں بولتی گئی۔۔ "

آنسو گال سے پھسلتے چہرے پر پھیلنے لگے تو ٹھنڈی ہوا میں چہرہ سرد ہو چلا۔۔۔اپنی ہلکی ہلکی سسکیاں تو اسے خود بھی سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

" کیا بہت زیادہ درد ہے۔۔۔۔ "

عیشاء نے مراد کی آواز پر آنکھیں کھولیں۔۔۔جو نیچے جھکا چھوٹا کانچ بھی اسکے پیر سے نکال چکا تھا۔۔۔اور خون بھی تقریباً صاف کر ہی دیا تھا۔۔

مطلب اتنی دیر سے وہ اس ہی طرح مدحوش ہو کر بڑبڑاتے جا رہی تھی۔۔۔وہ بھی اسکے سامنے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا اسنے آواز بھی سن لی ہو گی؟

" نہیں ٹھیک ہے اب۔۔۔ "

عیشاء نے ہاتھ سے آنسوؤں سے تر ہوتا چہرہ صاف کیا تھا۔۔اور آنکھوں کو اب کہ گستاخی سے بھی بعض رکھا تھا۔۔

" ویسے تمہیں کب عقل آئے گی عیشاء اتنی بڑی ہو گئی ہو۔۔۔اندھیرا ہوتا ہے نہ رات کو ۔۔چشمہ تو لے کر چلتیں اپنا ساتھ۔۔۔ "

پٹی لپٹتے وہ اسے گہری نظر سے دیکھتے ہوئے تنقید رہا تھا۔۔

"ویسے یہ میرے پاس چشمہ نہ ہونے کی وجہ سے بھی نہیں ہوا۔۔ "

عیشاء کی بات پر مراد نے اسے پر سوچ انداز میں دیکھا اور پھر ہلکا سا ہنس دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ہاں تو تم بھی تو ایسے رات گئے کھڑیں تھیں بال کھولے۔۔میری جگہ کوئی بزدل ہوتا تو "اب تک چڑیل سمجھ کر مر ہی چکا ہوتا۔۔۔

مکمل پٹی باندھ کر وہ نیچے سے اٹھا تھا۔۔۔ مراد کا دل بھی جیسے ہلکا پھلکا ہو گیا۔۔ نا جانے کیوں وہ مسکرانے لگا۔۔۔ عیشاء نے اسکی چڑیل والی بات پر خفا خفا سا چہرہ کیا۔۔۔ لیکن پھر اچانک کچھ یاد آتے لب کھولے۔۔۔

" اچھا وہ آپکی شادی کا کیا ہوا۔۔۔ امی نے بتایا تھا کہ فریال آپی سے۔۔۔ "

ارے یہ کیا پوچھ رہی ہے وہ۔۔۔ ایسے بے دھڑک اچانک۔۔ پھر وہ بولتے بولتے رُک گئی اور نظریں اپنے پیروں پر ٹکا لیں۔۔۔ جہاں اسکا دودھیا پیر سفید پٹی میں بندھا تھا۔۔۔ فرش پر اسکے خون کے خطرے اب جمنا شروع ہو کر اور گہرے نظر آنے لگے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں سب پتا ہے مجھے۔۔ وریشہ کی طرح ہو گئی ہو تم بھی۔۔ چھپ کر سُن رہیں تھیں "

" ناں۔۔۔؟ ویسے میں نے منع کر دیا ہے۔۔

پہلے تو اسنے عیشاء کے چور کو پکڑا تھا پھر سر جھٹک کے بات مکمل بتا کر وہ دوسرے سوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

" مگر کیوں کیا آپ کو کوئی اور پسند ہے۔۔۔؟ "

عیشاء نے اسکی آخری بات پر رفتاری سے بولا تھا اور اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔

" یہ آج تم اتنے سوال کیسے کر رہی ہو۔۔۔ "

مراد نے بات کو گھما دیا اور اس سے بھنویں اچکا کر پوچھا۔۔ جس پر عیشاء بھی سٹپٹا گئی۔۔
ہاں یہ کیا وہ اتنا پوچھ گچھ کر رہی ہے۔۔ ویسے تو بات تک نہیں کرتی تھی۔۔۔

" تو آپ شادی نہیں کریں گے کیا۔۔ فریال آپی سے؟۔۔۔ "

مراد اسکے نئے سوال پر من ہی من مسکرایا تھا۔۔۔

وہ بھی سوچ کر رہ گیا یہ آج عیشاء کے چھوٹے سے دماغ میں اتنے سوال کیوں اٹھ رہے ہیں ۔۔۔

" نہیں اس سے تو نہیں کرونگا۔۔۔ تم کروگی؟۔۔۔ "

پھر نگاہ اسکی طرف کرتے مراد نے اتنی سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔۔ کہ عیشاء کا دل تو دھک سے رُک گیا۔۔۔ کیا وہ مزاق کر رہے ہیں؟ عیشاء حیرت زدہ چہرہ لئے بغیر پلکیں جھپکائے اسے بغور دیکھتے گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنکھیں بہت گہرائیوں میں ڈوبی لگتی تھیں۔۔۔ مراد کو لگا جیسے اسنے عیشاء کی سانس روک دی ہے۔۔ اور پھر خود پر قابو نہ پاتے ہوئے وہ یکدم دل کھول کر ہنسنے لگا۔۔۔

" خیر مزاق کر رہا ہوں۔۔چہرہ تو دیکھو جیسے اغوا کرنے کا کہہ دیا ہو مادام کو۔۔۔ "

وہ اب تک ہنس رہا تھا۔۔۔اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

عیشاء نے بھی گہرا سانس بھرا۔۔ سہی ہی کہہ رہیں ہیں۔۔

وہ آخر کیوں کرنے لگے مجھ سے شادی!۔۔مزاق ہی کر سکتے تھے۔۔

" اب چلو کسی اور کو ڈرانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ "

اسنے عیشاء کے کھلے بالوں پر چوٹ کی۔۔۔۔

پھر وہ مراد کے کہنے پر اسکے سہارے ہی کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مطلب آپ بھی ڈر گئے تھے۔۔۔ "

" چلو تم سے کیا چھپانا۔۔ہاں بھئی ڈرا تو تھا۔۔ہاہاہا "

شاید یہ اسکی سنگت کا اثر تھا

کہ میں اپنے سارے غم بھول گیا۔۔۔

کیا یکطرفہ محبت دوطرفہ محبت میں بدل سکھتی ہے؟... کیا دل اس جانب خود چلا جائیگا جہاں اسکے لئے ننھے سے دل کی محبت چھپی پڑی ہے۔۔؟

صبح کا وقت تھا۔۔انکو آکسفورڈ شائر (آکسفورڈ یونیورسٹی) آئے آج دو مہینے ہو چکے تھے

۔۔۔

سماویہ کے ضروری کام یعنی ان جگہوں کو جانچنا جو 'یو کے 'میں ایس آئی کے کام کے لئے بہت خاص ہیں۔۔۔یہ کام تو ہو ہی چکا تھا۔۔جو اسنے فائل اپ بھی کر لیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

خاص یہ کہ آج تو اسے ایس آئی کے ساتھ کام کرتے ہوئے بھی دس مہینے گزر چکے تھے ۔۔۔اور اب صرف ایک ہی ایسی جگہ رہتی تھی جہاں اسکی پہنچ باقی تھی۔۔جہاں اسے جانا تھا۔۔وہ تھا اٹلی۔۔۔جہاں دنیا کا سب سے بڑا گینگ مافیا کا جال پھیلا ہوا ہے۔۔۔۔

آج اسنے یونیورسٹی سے بھی آف لیا ہوا تھا۔۔۔جبکہ لیزا تو چھٹی لینا اب پسند ہی نہ کرتی تھی ۔۔۔اسکے تو نئے نئے دوست بھی بن چکے تھے۔۔جو زیادہ تر پاکستان سے ہی یہاں پڑھنے کے لئے آئے تھے۔۔۔۔جن میں ایک بازل عیاض بھی تھا۔۔۔

جو کہ اسکالرشپ کے ذریعے یہاں تک پہنچا تھا اور اب لیزا کے ہم مزاج ہونے پر انکی کافی اچھی دوستی ہو گئی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے ملک شیک جو کہ وہ تقریباً ختم ہی کر چکی تھی۔۔تھوڑا سا شیک گلاس میں چھوڑتے وہ اب بجتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

ایک اور پارسل۔۔۔۔؟ نہیں وہ لفافہ تھا۔۔۔

اسنے خاکی رنگ کا لفافہ پکڑتے دروازہ بند کیا۔۔۔

وہ باہر سے بلکل سادہ تھا بس ایک سٹیمپ لگی ہوئی تھی اور اسکا نام درج تھا۔۔۔ بھیجا کس نے ہے یہ تو کہیں نہیں لکھا۔۔۔ افف اور اسنے پوچھنا بھی گوارا نہیں کیا۔۔۔

وہ بہت ہی پتلا اور ہلکا پھلکا تھا یعنی اندر کچھ کاغذ ہیں شاید۔۔۔

لفافہ کھولا تو اس میں ایک خاکی رنگ کا ہی کاغذ تہہ ہوا رکھا تھا۔۔۔ اسکے گرد ایک ڈوری بندھی تھی اور اوپر وہی لال رنگ کے پتے کی مہر تھی۔۔۔ پتّہ جس کے تین کونے ہیں ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یعنی ایجنٹ مارس نے بھیجا ہے۔۔۔ اب کیا مصیبت ہے اس شخص کو۔۔۔؟

مہر کے نیچے ایک تحریر کی صورت میں چھوٹا سا پیغام لکھا ہوا تھا۔۔۔

جو کچھ یوں تھا؛

آپکو ایجنٹ مارس سے ملنا ہے نہ۔۔۔تو یہ سب آپ کی آسانی کے لئے ہے "

" ۔۔۔اگر اب مجھ سے ملنا ہے تو یہ پہیلیاں سلجھاتی جائیں اور مجھے ڈھونڈ لیں۔۔۔

مطلب اسنے مجھے سچ میں فارغ سمجھا ہوا ہے۔۔۔اب میں اس نقلی شاعر کو ڈھونڈنے '

کے لیے پہیلیاں سلجھاتی پھروں۔۔۔'سماویہ نے منہ بناتے دل میں سوچا۔۔۔

مگر پھر اس نے ڈوری کو کھول کر کاغذ کو تہہ سے آزاد کر دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے آسماں پر یکتا ہے چاند "

اور بادل میں چھپ گیا آسمان

میں مل جاؤں گا جلد تمہیں

" یہ ہے بس تمہارا ایک گمان۔۔

پہلے پنے پر یہ ہی درج تھا۔۔۔اور باقی پورا صفحہ خالی تھا۔۔۔

اسنے نفی میں افسوس سے سر ہلایا۔۔۔

کس نے اس شخص کی تعریف کر دی ہے جو اتنے برے برے اشعار لکھتے ہوئے ایجنٹ کو ذرا سوچنے کی زحمت تک نہیں ہوتی۔۔۔۔

سات عدد میں وہ بیٹھا ہوا ہے"

وہ ناریل کی خوشبو لپٹا ہوا ہے

www.novelsclubb.com

بہتے ہوئے کوکو میں ڈوبا وہ جائے

پھر ہاتھ وہ کسی کے بھی نہ آئے

چائے پینے کی چاہ ہے بھی کس کو

" سخت میدے سے تو وہ بھرا ہوا ہے

اگلے صفحے پر یہ پہیلی لکھی تھی جس کے نیچے ایجنٹ مارس کا نام لکھا تھا۔۔۔

" ایجنٹ کوئی کھانے کی چیز ہے کیا جو ایسی پہیلی لکھی ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے یہ شخص سچ میں پاگل ہے۔۔اور اب پھر مجھے بھی کرنے کا سوچ رہا ہے۔۔۔

اسنے اسے واپس تہہ کر کے لفافے میں ڈالا اور ارادہ یونیورسٹی کی طرف جانے کا کر لیا

۔۔۔۔

پہیلی وہ بعد میں سلجھالے گی۔۔۔اسنے اپنے بیگ میں ہی وہ لفافہ بھی ڈالا اور آکسفورڈ کے لئے نکل گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چلتے ہوئے لائبریری کی طرف جا رہی تھی جب پیچھے سے آتے ہاتھوں نے اسکی آنکھیں بند کر دیں۔۔۔

" لیزا یہ کیا بچوں والی حرکت ہے۔۔۔ "

اسنے لیزا کے ہاتھوں کو نیچے کرتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا۔۔۔

ہاں تو تم نے بھی مجھے بولنے کا موقع کہاں دیا پہلے پوچھنے تو دیتیں۔۔ کہ بتاؤ کون ہوں "

" میں۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیزا نے اتراتے ہوئے آخری بات کہی جس پر وہ مسکرا دی۔۔

وہ دونوں لائبریری جا رہیں تھیں۔۔

آکسفورڈ کی لائبریری میں لاکھوں کی تعداد میں کتابیں ہیں۔۔۔دنیا کی بہترین لائبریریز کے شمار میں یہ بھی آتی ہے۔۔

سماویہ نے جاتے ہی متعلقہ شیلف سے دو تین کتابیں اٹھائیں جیسے وہ پہلے سے ہی سوچ کر آئی ہو کہ یہاں سے ہی لینی ہیں۔۔۔

وہ کتابیں کوئی اٹلی کے نقشے اور اسکی کچھ خاص معلومات کے بارے میں تھیں۔۔

" یار تم آج کیوں نہیں آئیں اب بھی تو آئی ہو نہ تھوڑا جلدی ہی آجاتیں۔۔۔میں تمہیں بازل سے بھی ملواتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اسکا کیمپس زیادہ دور نہیں ہے۔۔۔

جب وہ آرام سے ایک جگہ بیٹھ گئیں تو لیزا نے بولنا شروع کر دیا۔۔۔

" میں کیا کروں گی مل کر اس سے۔۔۔۔ تمہاری دوستی ہوئی ہے میری نہیں۔۔۔ "

سماویہ نے نظریں کتاب پر ڈالتے ہوئے بولا جس کے صفحے وہ جلدی سے آگے بڑھا رہی تھی۔۔۔

" تو تم میرے عوض سے مل لو۔۔۔ لیکن نہیں تمہیں تو اس ایجنٹ کی جاسوسی سے فرصت ملے تب ناں۔۔۔ "

لیزا کا تیر بلکل نشانے پر لگا تھا سماویہ نے صفحے پلٹتا ہوا ہاتھ روک کر اسے دیکھا جو نگاہیں اب اِدھر اُدھر دوڑا رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" پہلی بات تو میں اس کی نہیں۔۔ وہ شخص میری جاسوسی کرتا ہے۔۔۔ اور میں ایسا کرتے رہنے دوں اسے۔۔؟ مجھے پتا ہے ابھی بھی کہیں نہ کہیں سے وہ بیٹھا میری جاسوسی ہی کر رہا ہو گا۔۔۔ "

سماویہ کی آخری بات پر لیزا چونک اٹھی۔۔۔

" تو کیا مطلب ہے اس نے تمہارا چہرہ دیکھ رکھا ہے۔۔پر یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ "

لیزا کے تو معنوں یقین ہی نہیں آیا۔۔کیونکہ سماویہ کا چہرہ اسکی ڈیوٹی ٹائم پر آج تک کوئی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

" ہاں اسے معلوم ہے کہ میں اُس بلیک ہڈی کے بغیر کیا ہوں اور کس وقت کہاں ہوں۔۔ "

" وہ جانتا ہے میں سماویہ ہوں۔۔۔ایک گینگسٹر۔۔۔آفیشل ڈرگز سپلائر

www.novelsclubb.com

" تو کیا ایجنٹ کو بھی معلوم ہے کہ تمہیں یہ سب پتا ہے کہ۔۔۔اسے تمہارے بارے میں

" سب کچھ پتا ہے۔۔۔۔

یہ تو مجھے نہیں پتا۔۔۔ مگر اتنا ضرور معلوم ہے وہ صرف مجھے ٹریپ کر رہا ہے صرف " وقت کا ضیاع کیونکہ کوئی کام میں مداخلت تو اب تک ہوئی نہیں ہے میرے۔۔۔اور ویسے " بھی مجھ سے اسے ملے گا ہی کیا۔۔۔

وہ دونوں ہلکی ہلکی آوازوں میں بات کر رہیں تھیں۔۔۔اور یہاں کون سا کسی نے انکی اردو سمجھ لینی تھی۔۔ سوچیں گہرائی میں جا ڈوبی تھیں۔۔۔

اسے تم سے ایس آئی مل جائے گا۔۔۔ سماویہ یہ تو سیدھی سی ہی بات ہے وہ تمہیں نہیں " دراصل تمہارے ذریعے ایس آئی کو ٹریپ کر رہا ہے۔۔۔ تم صرف ایک مہرا ہو اسکے لئے " ۔۔۔ایس آئی تک پہنچنے کا شارٹ کٹ۔۔۔

اس بات پر سماویہ چونکی تھی۔۔۔ہاں یہ تو بہت سادہ سی بات ہے۔۔۔اسے ایس آئی تک رسائی چاہیے۔۔۔

باتیں اتنی الجھی ہوئی ہوتی نہیں ہوتیں جتنی دیکھائی دیتی ہیں۔۔۔اگر سیدھے طریقے سے دیکھیں تو بلکل سادہ ہی لگے گیں۔۔۔

" تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں کچھ زیادہ ہی کامپلیکیٹ کر کے سوچ رہی ہوں۔۔۔ "

سماویہ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔ہاں اسکا کون سا ایجنٹ مارس سے کوئی ذاتی مسئلہ ہے ۔۔۔

ویسے بھی ہر چیز وہ بہت سادہ طریقہ سے ہی کہہ دیتا ہے بس سماویہ ہی ہے جو اسے خود ہی الجھاتی ہے۔۔۔

یا شاید وہ الجھا کر ہی سوچتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو اب دیکھو تمہاری پرو بلم سالو کر دی ہے نہ میں نے اسی بات پر اب تم میرے ساتھ آج کیفے 7 چلو گی۔۔ "

میں نے تو بازل کو بھی بتا دیا ہے وہاں کی ہاٹ چاکلیٹ بہت عمدہ ہے۔۔۔ہم سب بھی وہاں جا رہے ہیں۔۔اور اب تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گی۔۔۔ "

ایک اور انکشاف۔۔۔۔لیزا کی باتیں بھلے اسکے لئے بے وجہ ہیں مگر اس وقت سماویہ کی الجھنیں سلجھانے کی وجہ بن گئی تھیں۔۔

اور اب تو وہ کیفے 7 ضرور جائے گی۔۔۔

" واہ شکریہ ہر دل عزیز۔۔۔ "

سماویہ کی حامی پر لیزا نے چہکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مگر وہ کیا جانے سماویہ اسکے نہیں بلکہ ایجنٹ مارس کے بلانے پر جا رہی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت تھا کوئی رات کے دس بجے کا۔۔۔اور لندن کی اِس بے نام سٹریٹ پر بنا یہ کیفے 7 شان سے جگمگا رہا تھا۔۔۔

سماویہ کے لانگ بوٹ والے جوتوں کی ٹک ٹک کی آواز۔۔اب آس پاس کے لوگوں کی آوازوں میں مل چکی تھی۔۔

لیزا۔۔سدرہ اور بازل عیاض (لیزا کا دوست) اندر کو چلے گئے تھے۔۔

بازل عیاض دراز قد کا گندمی رنگ اور پروجاہت سے نقوش والا خوش مزاج سا شخص تھا ۔۔سماویہ کو وہ ڈیسنٹ سا شخص اچھا لگا۔۔ورنہ اب تک اسنے لیزا کی بہت سی دوستیاں ختم کروائی ہیں۔۔پر بازل عیاض ایک اچھا انسان ہے۔۔یا شاید اس کو لگا بلکل لیزا کی طرح !

www.novelsclubb.com

خیر وہ یہاں آج ہاٹ چاکلیٹ کے ساتھ کوکونٹ بسکٹس کھانے تو ہر گز نہیں آئی۔۔۔مگر اب اسے کیسے پتا چلے گا کہ آگے کیا کرنا ہے۔پہیلی میں تو اس ہی کی بات کی گئی تھی۔۔۔ کیفے 7 میں ہی تو آنا تھا۔۔۔

آج کیفے 7 میں اسکی نئی برانچ کی خوشی میں سب کو تحفے کے طور پر کچھ بسکٹس اور کھانے کی چیزیں دی جا رہیں تھیں۔۔

سماویہ کو بھی ایسا ہی ایک کوکونٹ بسکٹس کا پیکٹ وہ ویٹر پکڑاتا ہوا سیدھا چلا گیا تھا یہاں تک کہ وہ اسکا چہرہ بھی نہ دیکھ سکی۔۔۔

آہ مگر اسے تو کوکونٹ بسکٹس پسند ہی نہیں۔۔ چلو کوئی نہیں کل یونیورسٹی جا کر وہ یہ بسکٹس پیٹر کو دے دیگی۔۔۔اور پھر مسکراتے ہوئے سماویہ نے وہ پیکٹ اپنے کالے بیگ میں ڈال دیا جس میں وہ خاکی لفافہ بھی تھا۔۔۔

کھڑے کھڑے ٹانگیں شل ہونے کو تھیں تو وہ سب کے پاس اندر ہی چلی گئی۔۔۔

اور پھر پتا چلا کہ لیزا مادام نے باقی سب کے پیکٹس بھی خود رکھ لئے ہیں۔۔۔کیونکہ بازل کو بھی سدرہ کی طرح بسکٹس کا شوق نہیں۔۔(آہ اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا)

ایسے ہی سب چلتا رہا یہاں تک وہ لوگ اب واپس جانے کے لیے کھڑے تھے۔۔گھڑی رات کے بارہ بجا رہی تھی۔۔

تو کیا ایجنٹ مارس نے اسے بے وجہ وہ سب بھیجا تھا؟ یا اسنے سماویہ کو پاگل بنا دیا تھا۔۔۔ کہیں یہ اسکی کوئی چال تو نہیں تھی۔۔۔

بہرام پیٹر کے ساتھ گھر میں داخل ہوا تو پیٹر تیزی سے کچن کی طرف اڑتا گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچن سے نکلتی کیک کی خوشبو باہر پورچ تک آ رہی تھی۔۔۔(ایک تو یہ میرا بھوکا طوطا)

بہرام نے کچن میں قدم رکھا تو پیٹر پلیٹ میں رکھے فروٹ کیک کا پیس بھوکوں کی طرح کھا رہا تھا۔۔

امی کیا ضرورت ہے اس بھوکے کے لئے ہر دوسرے دن کیک بنانے کی۔۔۔دنیا کا واحد طوطا ہے یہ جسے میٹھا پسند ہے۔۔"

اسنے زلیخا بیگم سے کہا۔۔۔پیٹر کو دیکھ کر وہ حیران ہی ہوتا تھا۔۔۔

بیٹا تمہارے ساتھ ہی تو یہ بڑا ہوا ہے۔۔تمہیں بھی تو بچپن سے کیک کتنا پسند تھا اب تم " نہیں تو پیٹر ہی سہی۔۔اسکے لئے بنا دیتی ہوں۔۔"

زلیخا بیگم نے ایک کیک کی پلیٹ بہرام کے آگے بھی رکھی جو وائٹ ہائی نیک پہنے ٹیبل پر کہنیوں کے سہارے ہاتھ تھوڑی تلے ٹکائے پیٹر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" چلیں آج یہ شکایت بھی دور کر دیتا ہوں۔۔ "

اسنے مسکراتے ہوئے کیک کھایااور پھر تھوڑااپنی ماں کو بھی کھلایاجو رشک سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیر گئیں تھیں۔۔۔

ویسے بھائی کی شادی کا کیا فیصلہ کیا آپ نے۔۔۔سدرہ کے گھر والوں سے بات ہو گئی کیا " ؟ "

بہرام نے منہ چلاتے کہا۔۔جبکہ سکون سے کیک کھاتے پیٹر کی پلیٹ شرارت سے اسکی جگہ سے ہلادی تھی۔۔

ہاں بس اب ان دونوں کا نکاح ہو جائے رخصتی پھر جب وہ پڑھ لے تب کر لیں گے " ۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

زلیخا بیگم نے آہستگی سے کہا۔۔جبکہ بہرام نے ایک بار پھر پیٹر کی پلیٹ ہلاڈالی تھی۔۔اور اب کی بار وہ اسے غصے سے کیک کھانا چھوڑ کر دیکھنے لگا۔۔۔۔

" ہاں ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔ بلکل ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔ "

آخری جملہ آنکھیں ہلاتے ہوئے بولا اور پھر پیٹر کی پلیٹ اپنے آگے کر لی تھی۔۔۔

" مت کرو تنگ بیچارے کو۔۔ کچھ بول بھی نہیں رہا وہ دیکھو۔۔۔ "

اور زلیخا بیگم کی بات پر بہرام نے ہنستے ہوئے اسکی پلیٹ واپس کر دی تھی۔۔۔

" کیک پسند ہے۔۔ پیٹر کو کیک پسند ہے۔۔ "

اور ٹرٹر کرتی آواز میں بول کر پیٹر پھر پلیٹ میں منہ لئے جھک گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ! یہ سچ میں دنیا کا واحد طوطا ہے جسے میٹھا پسند ہے "

بہرام نے سر نفی میں تعجب سے ہلاتے ہوئے کہا۔۔

کمرے میں بیٹھے وہ سٹڈی ٹیبل پر وہ پہیلی کھولے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

جب لیزا اس کے پاس آئی۔۔ہاتھ میں وہی بسکٹ کا پیکٹ تھا۔۔اور وہ کھاتے ہوئے جھک کر پڑھنے لگی۔۔۔

سات عدد میں وہ بیٹھا ہوا ہے"

وہ ناریل کی خوشبو لپٹا ہوا ہے

بہتے ہوئے کو کو میں ڈوبا وہ جائے

پھر ہاتھ وہ کسی کے بھی نہ آئے

چائے پینے کی چاہ ہے بھی کس کو

" سخت میدے سے تو وہ بھرا ہوا ہے

لیز ابسکٹ کھاتے ہوئے پڑھتی جا رہی تھی۔۔۔جبکہ سماویہ کو اسکے الفاظ کے بجائے بسکٹ کے کترنے کی آواز کان میں پڑ رہی تھی۔۔۔کچھ سمجھ جو نہیں آ رہا تھا۔۔۔

ہائے میرا کوکونٹ بسکٹ۔۔۔سماویہ یہ ایجنٹ مارس نے کوکونٹ بسکٹ پر پہیلی لکھ کہ "کیوں بھیجی ہے۔۔۔؟"

اسنے جھکی کمر سیدھی کی اور ایجنٹ مارس کا نام دیکھ کر سماویہ سے پوچھا جو چونک کہ پیچھے مڑی۔۔

کیا مطلب کوکونٹ بسکٹ؟۔۔۔یہ پہیلی کیا کیفے 7 پر نہیں ہے جہاں کے کوکونٹ " بسکٹ اور ہاٹ چاکلیٹ مشہور ہے۔۔"

سماویہ نے بول کر پھر صفحہ پر نظر ڈالی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں یار کیفے 7 نہیں۔۔اس پہیلی کا مطلب ہے کہ کیفے 7 کے کو کونٹ بسکٹس۔۔ "

" دیکھو یہ کیا لکھا ہے۔۔

لیزا نے بولتے ہوئے بسکٹ کا آخری ٹکرا منہ میں ڈالا اور جھکی۔۔

سات عدد میں وہ بیٹھا ہوا ہے۔۔مطلب کیفے 7 میں ہے وہ۔۔پھر ناریل کی خوشبو والی "

لائن اور یہ آخری میدے والی لائن کا مطلب کو کونٹ بسکٹ ہے۔۔ہاٹ چاکلیٹ میں

" ڈوب جاتا ہے۔۔اور میٹھا ہوتا ہے تو چائے کی طلب کس کو ہو گی۔۔

لیزا بول رہی تھی اور سماویہ کچھ وقت کے لئے شل ہو گئی۔۔۔

مگر پھر اسے کچھ یاد آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

جگمگاتا کیفے 7۔۔کو کونٹ بسکٹس کا پیکٹ۔۔ویٹر کا پیچھے نہ مڑنا۔۔اور پھر اس میں وہ کارڈ

جیسا کیا تھا؟۔۔۔

سماویہ نے پھرتی سے اپنے کالے بیگ کی طرف قدم اٹھائے جو سامنے پیڈ پر پڑا تھا۔۔۔
جب تک لیزا نے وہ باقی کے صفحوں پر لکھی ہوئی تحریر بھی پڑھ لی سماویہ سے پوچھنا تو بے کار ہی تھا۔۔۔

وہ بسکٹس کا پیکٹ نکال کر واپس ٹیبل تک آئی اور اب کی لائٹس آن کر دیں لیمپ لائٹ کی روشنی ٹیبل پر مدھم ہو گئی۔۔۔

پیکٹ کو دھڑکتے دل کے ساتھ کھولا اور وہی نکلا جو اسنے سوچا تھا۔۔۔

ایجنٹ مارس کی اگلی پہیلی۔۔۔۔

وہ صفحہ اچھے سے تہہ کر رکھا تھا جسکے اوپر لال رنگ کی مہر تھی وہی ایجنٹ مارس کی نشانی۔۔

نیلے گھیرے میں جیسے پھنسا ہوا ہے "

برائی کے جال میں وہ دھنسا ہوا ہے

کاک ٹیل کے بغیر تو ادھورا رہے وہ

" کالی بلی سے وہ ڈرا ہوا ہے

صفحہ کے اندر صرف یہی اشعار کی صورت لکھا ہوا تھا۔۔۔اب کی بار سماویہ کے ساتھ ساتھ لیزا بھی ایک پل کو ٹھہری تھی۔۔۔آخر یہ کس چیز کی بات ہو رہی ہے۔۔۔؟

باب نہم: ایک شہر محبت کا

www.novelsclubb.com

نیلے گھیرے میں جیسے پھنسا ہوا ہے "

برائی کے جال میں وہ دھنسا ہوا ہے

کاک ٹیل کے بغیر تو ادھورا رہے وہ

" کالی بلی سے وہ ڈرا ہوا ہے

کھڑکی سے آتی سرد ہواؤں کے دوش لیزا ہاتھ میں کاغذ پکڑے ٹہلتے ہوئے بس یہی بار بار دھرا رہی تھی۔۔۔

یار یہ ایجنٹ مارس کتنا عجیب ہے پہلے اتنی آسان پہیلی دی تھی اور اب پتا نہیں یہ کیا لکھا " ہے۔۔

لیزا نے ایک جگہ رُک کر ساویہ کو دیکھتے ہوئے کہا جواب تک اسی ٹیبل کے پاس کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں تو پہلے ہی کہتی تھی وہ عجیب سا انسان ہے تمہیں ہی اس نقلی شاعر کے اشعار پسند " آرہے تھے۔۔

سماویہ نے بھی موقع پر طنز کر کے چونکا لگا دیا تھا۔۔ جس پر لیزا نے خفگی سے اسے دیکھا

۔۔۔

خیر تم زیادہ نہ سوچو مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس سے ملنے کی۔۔۔ پہلے لگا تھا کہ کیفے 7 "
" میں مل جائے گا مگر اس شخص نے تو مجھے دنیا میں نچانے کا سوچ رکھا ہے شاید۔۔۔

سماویہ نے لفافہ بیگ میں ڈالتے اور پھر بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔ پھر کمفرٹر درست کرتی وہ ڈریسنگ کی طرف چلی گئی۔۔۔

" کیا پتہ بلکہ۔۔۔ شاید یہ بھی دنیا میں ہی کسی جگہ کی پہیلی ہو۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

لیزا نے کھوئے کھوئے انداز میں ہاتھ میں پکڑے صفحہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ سماویہ نے باڈی لوشن ہاتھ میں نکالتے ہوئے اسے چور نظر کے ساتھ شیشے میں سے دیکھا۔۔۔

لیزا کم آن۔۔۔اب وہ اگر مجھے دنیا کے کونے پر بلائے گا تو میں وہاں تو جانے سے رہی "
۔۔دیکھا نہیں پہلی لائن کیا لکھی ہے "نیلا گھیرا" مطلب پانی۔۔اب ہم دنیا کے کونے پر
" جائیں گے۔۔؟سیریسلی۔۔۔

سماویہ دونوں بازوؤں پر لوشن سے بھری ہتھیلیاں پھیریں۔۔۔وہ اب بھی شیشے سے ہی لیزا کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو نا جانے مورتی بنی کیا سوچ رہی تھی۔۔

" سماویہ وہ ایجنٹ مارس تم سے کیا چاہتا۔۔؟ "

لیزا نے کاغذ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کے اپنے سامنے کیا۔۔اور بغور دیکھتے ہوئے سماویہ سے پوچھا۔۔جس کے بازوؤں پر لوشن جذب ہو چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

" ظاہر سی بات ہے کچھ بھی نہیں چاہتا۔۔ "

کی (night serum) سماویہ نے اچھنبے پن سے کہا۔۔۔اور اب کی بار نائٹ سیرم شیشی اٹھائی تھی۔۔۔

" وہ تمہارا پیچھا کیوں کرتا ہے۔۔؟ "

لیزا نے دانت پیستے ہوئے غصّہ ضبط کرتے کہا۔۔۔(عجیب لڑکی ہے! سسپینس والا مزا خراب کرنے کو دے دو بس۔۔)

" میرا پیچھا!۔۔تم ہی نے بتایا تھا کہ سعود ابراہیم تک پہنچنے کے لئے پیچھا کر رہا ہے۔۔ "

وہ شیشی بہت ہی نفیس تھی۔۔۔سماویہ نے دو قطرے اپنی انگلیوں کی پوروں پر گرائے۔۔ اور پھر پورے چہرے پر سیرم لگا لیا۔۔۔جو لگاتے ہی خشک ہو گیا۔۔اور جلد چمکنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ تمہیں وہاں ہی بھیجے گا جہاں سے سعود ابراہیم تک وہ جلد پہنچ سکے۔۔۔تمہارا پیچھا "

" کر کے۔۔

لیزا بولتے ہوئے بیڈ پر آ بیٹھی تھی۔۔۔اور سفید کمفرٹر اچھے سے پیروں پر پھیلا لیا۔۔۔

مگر وہ تو۔۔۔میرا مطلب ہے کہ ان پہیلیوں سے تو میں اس تک پہنچ سکتی ہوں نہ اسی "
" لئے تو ہیں یہ۔۔۔

لیزا کی بات پر سماویہ ٹھٹکی تھی اور کمرے کی تیز بتیاں بند کر دی تھیں اب کمرے میں صرف ایک سٹڈی ٹیبل کی لیمپ لائٹ تھی اور ایک انکی سائڈ ٹیبل کے لیمپ کی روشنی تھی ۔۔۔

ارے ہاں۔۔۔تم اس تک پہنچ سکتی ہو مگر شاید تم نے یہ پہیلی اب تک سلجھائی نہیں ہے "
"ورنہ یہ نہ پوچھتیں۔۔

لیزا کی بات پر وہ بھی کمفرٹر میں پیر دبائے اس خاکی صفحے پر جھک گئی۔۔

یہ دیکھو' نیلے گھیرے میں جیسے پھنسا ہوا ہے' اسکا مطلب کہ کوئی جزیرہ ہے۔۔پھر یہ "
دوسری لائن' برائی کے جال میں وہ دھنسا ہوا ہے' مطلب کے اس جگہ پر برائی کا راج ہے

۔۔ برائی یعنی انڈر ورلڈ۔۔ 'کاک ٹیل کے بغیر ادھورا ہے وہ 'مطلب وہاں کاک ٹیل (

" شراب) بہت عام ہے۔۔

سماویہ نے گہرا سانس بھرا وہ سمجھ رہی تھی۔۔

آہ وہ کیسے بھول گئی کہ یہ پہیلی ایجنٹ مارس نے لکھی ہے۔۔۔ وہ کہاں گھما پھرا کر باتیں کرتا

! ہے

اور یہ والی لائن 'کالی بلی سے وہ ڈرا ہوا ہے 'اب یہ تم بتاؤ کہ وہ کون سا ملک ہے جہاں "

" لوگ کالی بلی کے رستہ کاٹ جانے سے ڈرتے ہیں؟

لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سماویہ کے آگے بھنویں اچکائیں۔۔۔ جیسے کہہ رہی ہو (دیکھ

لو میری عقل تم سے زیادہ چلتی ہے۔۔۔)

" ہاں جی تو آپ کے منتظر نقلی شاعر کہاں بلا رہے ہیں۔۔؟ "

لیزا نے شرارت سے کہا۔۔۔اور مسکراتی گئی۔۔۔

" پانی سے گھرے ہوئے جزیرے پر۔۔ "

سماویہ مسکرا کر بولتے ہوئے پیچھے تکیے پر جا گری۔۔۔اور ہاتھوں کو باہم باندھ لیا۔۔۔

"جہاں دنیا کا سب سے بڑا مافیا کا بادشاہ ہے۔۔ "

لیزا بھی بلکل اس ہی کی طرح نیچے اپنے تکیے پر گرتے ہوئے لیٹ گئی۔۔۔

" جہاں لوگ کالی بلی سے ڈرتے ہیں "

لیزا نے آنکھ مارتے ہنستے ہوئے سماویہ سے مزید کہا۔۔۔

" میرا پیارا اٹلی۔۔۔ "

سماویہ نے مزے سے کہتے کمفرٹر منہ تک چڑھالیا۔۔اور پھر ان دونوں کی دبی دبی ہنسی پورے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

حال ہی کی بات تھی مراد کو اٹلی سے ایک کانٹریکٹ ملا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے وہ بضد تھا کہ اب اس ڈیل میں عابد بھی اسکے ساتھ موجود ہو یا یہ کہیں کہ مراد کو اب اکیلے اتنے دور کے سفر پر جانے سے دل اکتا سا رہا تھا۔۔۔۔مگر عابد نے جواہر کی طبیعت کی بات بیچ میں ڈال دی کہ وہ اسے چھوڑ کر نہیں جائے گا اور مراد کو نا چاہتے ہوئے بھی چپ ہونا پڑا۔۔۔

www.novelsclubb.com

عیشاء ایسا کرو تم چل لو میرے ساتھ ابھی ویسے بھی یونیورسٹی سے چھٹیاں ہیں تمہاری " ۔۔ "

وہ سب شام کی چائے پر لاونج میں ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے جس میں سے گرم بھاپ اسکے چہرے کے سامنے نظارہ دھندلا کر رہے تھے۔۔

مراد نے کچھ سوچتے ہوئے سامنے سے آتی عیشاء سے کہا۔۔۔وہ بیک ہوئے خستہ بسکٹس کی ٹرے پکڑی ہوئی تھی جسکی سوندھی خوشبو نے وریشہ کو اٹھنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

" میں آپکی بزنس ٹرپ پر ساتھ جا کہ کیا کرونگی؟ "

عیشاء نے پریشانی نما پیشانی لئے کہا۔۔جب تک وریشہ اسکے ہاتھ سے ٹرے لے کر ٹیبل پر رکھ چکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

" لڈیاں ڈال لینا۔۔۔ویسے بھائی جا کہاں رہے ہیں آپ؟ "

وریشہ نے پہلے عیشاء کو ہنستے ہوئے کہا پھر مراد سے پوچھا جس کا کپ اب تک بھاپ اڑا رہا تھا۔۔۔

جبکہ وریشہ ٹیبل کے پاس قالین پر بیٹھتے بسکٹس کھا رہی تھی۔۔

" اٹلی جا رہا ہوں۔۔اور اب اکیلے نہیں جانا چاہتا "

بہر حال مراد نے آخر کو کپ منہ سے لگا ہی لیا۔۔۔بولتے ہوئے اسنے سامنے عیشاء کو دیکھا تھا جو اپنی جگہ پر مورت بنی کھڑی تھی۔۔۔

" ہاہائے بھائی۔۔۔عیشاء کیا کرے گی اٹلی میں کھو جائے گی اِسکی جگہ میں چلتی ہوں نہ آپ کے ساتھ۔۔"

وریشہ نے معصومیت سجائے کہا۔۔۔جبکہ ہاتھ میں پکڑا بسکٹ بھی وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے ٹرے میں رکھ چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" تم جاؤ گی۔۔۔یقین معنوں مراد تمہیں نچا دے گی یہ ہر گز نہ لے جانا اسے۔۔۔ "

فاریہ نے وریشہ کے آگے سے ٹرے چھیننے والے انداز میں ہٹائی۔۔۔اور مزے سے بسکٹ منہ ڈالتے مراد سے کہتی وہ وریشہ کو اچھے سے تپا چکی تھی۔۔

" آپی تم آج کل کچھ زیادہ نہیں زیادتی پر اتری ہوئی ہو۔۔سب اترا نا سمجھ آرہا ہے مجھے۔۔۔ "

وریشہ نے فاریہ پر طنز کیا۔۔۔جسکا رشتہ طے ہو چکا تھا انکے ماموں کے بیٹے سے۔۔۔

" اچھا یار تم دونوں چپ ہو جاؤ عیشاء میں نے کچھ کہا ہے ایک ہفتے کا کام ہے پھر واپس پاکستان۔۔۔اور فلائٹ بھی کل پرسوں کی ہو گی تو ابھی سے تیاری کر لینا۔۔اوکے "

www.novelsclubb.com

فاریہ اور وریشہ کو چپ کرواتے وہ عیشاء کو پریشانی میں ڈال گیا۔۔۔

(یہ اچھی حکمرانی ہے)عیشاء کچھ کہہ ہی نہ پائی اور اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

وریشہ بھی خفگی سے منہ بناتے چپ ہو گئی

(اور اب بسکٹس کھانے کے علاوہ وہ کچھ کر بھی جو نہیں سکتی) جبکہ فاریہ کو اسکی شکل دیکھ بہت ہنسی آئی۔۔۔

مراد اکثر کسی نہ کسی کو بزنس ٹرپ پر ساتھ لے جایا کرتا ہے۔۔۔ مگر اب کی بار وہ کسی اور وجہ سے اکیلا نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔

اسکے چائے کے کپ سے نکلتا ہوا بھاپ اب قدرے کم ہو گیا تھا اور وہ لاونج سے باہر نکل آیا۔۔۔ آسمان شام کے رنگ بکھیرے بہت حسین معلوم ہوتا تھا۔۔۔ اسنے گہرا سانس لیا ۔۔۔۔ بہرام سے بات کرنے پر اسے معلوم ہوا تھا کہ سدرہ کس کو پسند کرتی ہے۔۔۔

اور اسکے دل میں ایک ٹیس اٹھی جب سنا کہ اِس ہی ہفتہ سدرہ اور بدر (بہرام کے بڑے بھائی) کا نکاح ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ چیزیں زندگی کا حصہ ہوتی ہیں۔۔۔ جن میں سے دل ٹوٹنا بہت عام ہے۔۔۔ جبکہ دل توڑنا سرِ فہرست !

بس امیدیں لگانا چھوڑ دیں۔۔۔میں تو کہتی ہوں انسان کو اپنی زندگی سے بھی حد سے زیادہ امیدیں نہیں وابستہ کرنی چاہیے۔۔۔اور جب زندگی سے ہی کوئی امید نہیں تو انسانوں سے تو پھر امید کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہو گی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے ہم سب انسان ہیں اور ایک انسان امیدیں بھی لگاتا ہے اور امیدیں پوری نہ ہوں تو دل بھی ٹوٹتا ہے۔۔۔اور جب دل ٹوٹتا ہے تو کہیں نہ کہیں وہ پہلے والا شخص اندر سے بھی ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔۔۔

مگر آگے ہمارے اوپر ہے کہ ہم اِس ٹوٹے ہوئے دل کی کرچیوں سے خود کو مزید زخمی کرتے ہیں یا پھر اُن کرچیوں کو سمیٹ کر صبر کی گوند سے دل کو واپس جوڑ لیتے ہیں۔۔۔

اگر خود کو مزید زخمی کر لیں گے تو آگے چل کر ہار جائیں گے اور گر مضبوطی کا دامن تھام کے خود کو اُن زخموں سے بچائیں گے تو جلد ہی اپنی دنیا سنوار لیں گے۔۔۔

انسان کے اندر اللہ نے وہ طاقت رکھی ہے جس کی بدولت اگر وہ چاہے تو اسکے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔۔۔یہ انسان کے اپنے اوپر ہے کہ وہ ممکن کے ساتھ "نا" لگاتا ہے یا سب کچھ اپنے لئے ممکن کر جاتا ہے۔۔۔!

مراد بھی ہارنے کے باوجود اپنی دنیا سنوارے رکھنے والا انسان تھا۔۔۔وہ مشکلوں کو خود پر طاری نہیں کرتا بلکہ انکے ساتھ جینا سیکھ لیتا ہے۔۔۔

اور یہ سب بہرام کی بدولت تھا کہ وہ لوگ اس طرح کی سوچ رکھتے تھے۔۔۔

بہرام کے اندر بسے اسکالر کی سوچیں اس سے منسلک لوگوں کی رگوں میں دوڑتی تھیں

www.novelsclubb.com

۔۔۔

یار اب اگر تم آ ہی رہے ہو تو لندن کوئی دور تو نہ ہے آ جاؤ یہاں بھی۔۔اچھا ہے امی بھی "
" خوش ہو جائیں گی۔۔۔

بہرام اس وقت لندن کی نا جانے کس گمنام سڑک پر بس چلتا جا رہا تھا۔۔۔ صبح کی سنہری کرنیں اسکے بالوں سے ہوتی ہوئی جب آنکھوں میں گزرتی تھی تو ایک چمک نمودار ہوتی جس پر وہ مقناطیسی آنکھیں چھوٹی کر لیتا۔۔۔

مراد سے وہ پچھلے دو منٹ سے اس ہی بحث میں مگن تھا کہ وہ بدر بھائی کے نکاح میں شرکت ضرور کرے۔۔۔

اب یہ تو مراد ہی جانتا ہے کہ وہ اس میں بلکل نہیں آنا چاہتا۔۔البتہ اگر اسے اٹلی میں رکھی میٹنگ ضروری نہ ہوتی تب بھی وہ اس نکاح میں شاید کبھی شرکت نہ کرتا۔۔۔ خیر اب تو ایک پختہ بہانا موجود تھا اس کے پاس۔۔

" اچھا خیر۔۔۔تم تو آرہے ہو نہ۔۔۔نکاح کی تقریب کے بعد۔۔؟ "

مراد نے ساری باتوں کو سائڈ میں رکھتے ہوئے اب ضروری بات پوچھی تھی۔۔۔

شاید چلتے چلتے اسکے پیر اب تھکن محسوس کر رہے تھے اس ہی لئے پاس سے گزرتی ایک بینچ کو غنیمت جانتے بہرام اس پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

تم فکر مت کرو میں وقت پر پہنچ جاؤنگا۔۔۔ویسے بھی یونیورسٹی سے اب میرا کام ختم ہو "

" چکا ہے

بہرام کی بات پر مراد مسکرایا تھا۔۔۔

آس پاس کا موسم بہت سرد زدہ تھا معنوں دنیا جہان کی سختی اسی میں ہو۔۔

www.novelsclubb.com

شہرِ روم۔۔۔

وقت۔۔۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

سعود ابراہیم عرف ایس آئی۔۔۔مافیا کا بادشاہ۔۔۔اٹلی یعنی دنیا کے سب سے بڑے گینگ مافیا کا راج جہاں چلتا ہے۔۔ایس آئی کا نام وہاں چلتا ہے۔۔۔

کمرے میں بلا کی خاموشی تھی۔۔ خیر سعود مینشن کے اس محل نما گھر میں ہمیشہ خاموشی ہی گھوما کرتی تھی۔۔۔اس وقت پردے جو کھڑکی سے ذرا ہٹے ہوئے تھے باہر کی چمکتی دھوپ کہیں کہیں سے کمرے میں گھسنے لگی تھی۔۔

" مالک آپ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔۔ مِس سماویہ بشَر شاید آج ہی روانہ ہو جائیں گی۔۔ "

شفیق حیدر نے مودبانہ انداز میں کہتے ہوئے کچھ فائلز بھی میز پر ایس آئی کے سامنے رکھ دی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے کھڑا ایک بڑی سی تصویر جو واکنگ چیئر کے ساتھ والی دیوار پر بڑی خوبصورتی کے ساتھ لگی تھی۔۔۔ایس آئی کی نظریں۔۔۔نیلی چمکتی نظریں اس تصویر کو شاید آج قید کرنے کے دَر پر تھیں۔۔

" شفیق حیدر۔۔۔ "

وہ جو اپنا کام کر کے جانے لگے تھے مالک کی آواز پر وہیں ٹھہر گئے۔۔۔

" جی۔۔مالک "

شفیق حیدر صاحب ایک وجیہہ چہرہ رکھتے تھے۔۔گندمی رنگ، بھورے بال جواب وقت کے تقاضوں پر سفیدی بھی لئے ہوئے تھے،اور پتھریلی چٹانوں کی سختی لئے وہ انکی بھوری آنکھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" قانونی طور پر تو وہ میری بیٹی ہے نہ۔۔۔؟ "

سعود ابراہیم نے اس وقت شاید شفیق حیدر کی جگہ یہ سوال خود سے پوچھا تھا۔۔۔

" جی مالک قانون تو یہی کہتا ہے۔۔۔آپ بلکل ٹھیک کر رہے ہیں۔۔۔ "

مگر تم جانتے ہو ہم چاہے کتنا بھی کہہ لیں کہ دلوں کے رشتے خون کے رشتوں سے " زیادہ اہمیت رکھتے ہیں مگر نہیں! جب وقت آتا ہے نہ تو یہ خون کے رشتے ہی بازی لے " جاتے ہیں۔۔

اسکی نظریں اب بھی اس ہی بڑی تصویر پر تھیں جس میں کھڑی اسکی بیوی اور وہ بہت ہی خوش نظر آرہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مالک وہ سمجھ جائیں گی۔۔ چھوڑ دینگی سب۔۔ "

شفیق حیدر کو جب کچھ نہ سوجھا تو ایک تسلی کا فقرہ ہی کہہ ڈالا۔۔۔

" شفیق حیدر میرے بعد میری بیوی کی بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔ "

یہ کہتے ہوئے سعود ابراہیم لو لگا کہ اسے شاید کسی نے وقت کے پیچھے لے جا کر پھینک دیا ہو

۔۔

شادی کی پہلی رات سے لے کر اسکی قبر کی مٹی خشک ہونے تک بس یہی آوازیں تھیں

۔۔۔

چاروں طرف سے بس یہی آوازیں آ رہی تھیں۔۔

میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔اسے بچا کر رکھنا۔۔میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت کو ضائع کر دینا انسان کی سب سے بڑی بیوقوفی ہے۔۔اپنے کسی کام کو آنے والے " وقت پر نہ چھوڑنا۔۔

" بلکہ اِس وقت کو ہی اپنے نام کرنا سیکھو۔۔۔وقت کل سرمایہ ہے کامیابی کا۔۔۔

ناجانے وہ ہر کسی کو وقت پر تقریریں کیوں سنانے لگ جاتا تھا۔۔۔شفیق حیدر کو تو اب عادت تھی تو انہوں نے ساری باتوں پر سر ہلا دیا۔۔۔

" خیر تم نے قبر خرید لی ہے نہ شفیق حیدر۔۔۔؟ "

اس بات پر تو جیسے شفیق حیدر کی پتھریلی پپوٹوں میں نمی سی چھلک گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" جی۔۔ "

اور ایک لفظ سے زیادہ وہ اور کچھ نہ بول سکے۔۔۔

" شفیق حیدر۔۔۔۔ "

کمرے کی خاموشی اتنی زیادہ تھی کہ سعود ابراہیم کی آواز اس میں گونجی تھی۔۔۔

" وقت کا ساتھ دینے کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ وقت کا ساتھ دے کر ہم صرف کامیابیاں ہی حاصل کرتے جائیں۔۔۔

وقت کا ساتھ دینے کے آخری مرحلہ میں موت آتی ہے۔۔۔یعنی اپنی موت پر سر جھکانا ۔۔موت پر وقت کا ساتھ دینا۔۔وہ زندگی میں آخری ساتھ ہوتا ہے وقت کا اور ہمارا۔۔۔ "

اسکے بعد شاید شفیق حیدر کے چمڑے کے جوتوں کی آواز تھی جو کمرے میں آخری آوازوں میں سے ایک تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سعود ابراہیم چلتے چلتے جب اس بڑی سی تصویر کے ساتھ لگی دوسری تصویر تک پہنچا تو۔۔

ایک لمحے کے لیے شاید وہ مسکرایا ہو۔۔۔تصویر میں کھڑی بچی کی سرمئی آنکھیں اور پھر اسکے نیچے لکھا چھوٹا سا نام۔۔۔۔

" سماویہ سعود سلطان وَلد۔۔ "

اندھیرے میں بس اتنا نام ہی لکھا نظر آتا تھا۔۔

اور اب شاید وہ نیلی آنکھیں صرف اس نام کو قید کرنے کی کوشش میں تھیں۔۔۔

شام کا وقت تھا سماویہ کی ساری پیکنگ تو مکمل ہو ہی چکی تھی۔۔آج ہی اسے ٹکٹوں کے ساتھ ایس آئی کا پیغام پہنچا تھا۔۔۔

اور اب وہ جاتی کیسے نہیں۔۔۔لیزا تو بضد تھی کہ تھوڑا رُک جاتے ہیں مگر پھر ایس آئی کا نام سنتے ہی اسکی بولتی نہ چاہتے ہوئے بھی بند ہو گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ویسے اچھا ہی ہے سماویہ۔۔۔ تم نے ایجنٹ مارس سے بھی تو ملنا تھا نہ۔۔۔ "

لیزا نے بہت سوچنے کے بعد سماویہ سے بولا جو جلدی جلدی فائلز سمیٹ رہی تھی۔۔۔

لیزا نے ڈارک چاکلیٹ براؤنیز کا باکس کھول کر اپنے ہاتھ میں تھامے رکھا۔ جس کی کوکو کی مٹھاس سے بھری خوشبو پورے میں مہک اٹھی۔۔۔

" کیا مطلب ملنے کے لیے۔۔؟ میں اس شخص سے نہیں ملنا چاہتی۔۔۔ "

سماویہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا اور سوٹ کیس نیچے فرش پر اتارے تھے

www.novelsclubb.com

اچھا اور رات کو پہیلی سا لوکرتے ہوئے اتنا مسکرا کون رہا تھا۔۔ جیسے تمہیں اپنے کسی "

" عاشق کا پیغام ملا ہو۔۔

لیزا نے منہ میں براؤنی ڈال کر میٹھی کراہٹ گھولتے ہوئے کہا جس پر سماویہ نے اسکے ہاتھ سے باکس لے لیا تھا۔۔۔

" اگر یہ براؤنیز تم رات میں سکون بھرے ماحول میں کھاؤ۔۔اور اُس وقت بازل عیاض جیسے شریف دوست کو بھی یاد کرو گی نہ تو دیکھنا تمہیں خود بہ خود ہی محبت سے بھری فیلنگز آئینگی۔۔۔ جبکہ ابھی تم یہ کھا رہی ہو اور میں نے بازل کا نام لیا۔۔ کیا تمہیں کوئی ایسی فیلنگ آئی۔۔۔؟ "

سماویہ کی گھومی ہوئی باتوں پر اس نے نا سمجھی کا مظاہرہ کرتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

سماویہ کا تیر بلکل درست نشانے پر لگا تھا۔۔اسنے لیزا کا سنجیدہ ہوا چہرہ دیکھتے منہ میں براؤنی کا پیس ڈالا۔۔

www.novelsclubb.com

" دیکھو میں بتاتی ہوں تمہیں۔۔ "

سماویہ مسکراتے ہوئے لیزا کے پاس بیٹھ گئی اور باکس اب کی واپس اسکو تھما دیا۔۔

" رات اور دن میں بہت زیادہ فرق ہے۔۔اتنا فرق ہے کہ جو کوئی چیز اگر ہم رات میں سوچیں اور وہی چیز دن کے اجالے میں سوچی جائے تو دونوں بہت مختلف لگے گیں۔۔ "

سماویہ نے لیزا کا فق ہوا چہرہ دیکھتے ہنسی دبائی تھی۔۔لیزا کا دل چاہا وہ زمین میں دھنس جائے ۔۔(کیا سماویہ کا دماغ سچ میں خراب ہو گیا ہے)

" رات رومانوی خیالات کو دن کی نسبت زیادہ سر چڑھاتی ہے۔۔۔جو احساس رات میں غالب کو پڑھنے میں آتا ہے۔۔۔جو مزارات میں سمندر کے کنارے بیٹھنے کا ہے۔۔ پھولوں کی خوشبو جو رات میں آتی ہے۔۔۔یہ سب کچھ دن میں سوچنے اور کرنے پر بلکل مختلف احساس ہوتا ہے۔۔اس ہی طرح اگر ہم کسی کو رات کی چاندنی میں سوچ رہے ہیں تو وہ احساس بلکل مختلف ہو گا۔۔۔بنسبت دن کے۔۔ ! "

سماویہ نے بات مکمل کر کے شاہانہ انداز میں لیزا کو دیکھا۔۔ جس نے اپنی براؤنی کا آخری لقمہ بڑے ہی مزے سے کھایا۔۔(مطلب میں دیواروں کو بول رہی تھی)سماویہ نے سوچا ۔۔

" چلو جو بھی تم نے کہا ٹھیک ہی کہا ہو گا۔۔ مگر مجھے خوشی ہے کہ تم نے یہ تو قبول کیا کہ تم ایجنٹ مارس کو یاد کر رہی تھیں۔۔ "

لیزا بولتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی تھی اسے معلوم تھا سماویہ نے اسے دو مکے لگا دینے ہیں۔۔۔

" ہاں تو سورہ الناس بھی اس ایجنٹ مارس جیسے شخص سے بچنے کے لئے ہی اتاری گئی ہے ۔۔۔تاکہ ہم رات کے شر سے بچے رہیں۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ خود کو اچھے سے ڈفینڈ کرتے ہوئے بولی۔۔۔لیزا دور کھڑی اس بات پر بھی ہنسی جس پر سماویہ کی گھورتی نگاہیں اس میں پیوست ہوئیں تھیں۔۔۔

" اب کیوں ہنس رہی ہو۔۔؟ "

" ویسے رات میں اسے سوچتے ہوئے تمہیں سورتیں بھی یاد نہ آئیں۔۔؟ "

لیزا نے شیطانی مسکراہٹ لئے بات مکمل کی اور کمرے سے بھاگ نکلی۔۔

سماویہ کو وہ سہی سے تپا چکی تھی۔۔۔

اسنے سڑا ہوا منہ بناتے ہوئے براؤنی کھائی۔۔مار تو سکھتی نہیں ہے اسے۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

یہ صبح اٹلی کے شہر ویرونا کی تھی۔۔جس کے معنی سچ کے ہیں۔۔سچ سے نکلا سچائی کا شہر ۔۔۔اسے محبت کا شہر کہیں تو بھی بلکل غلط نہ ہو گا۔۔۔

ویرونا شیکسپیئر کی کہانی رومیو اور جولیٹ کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے۔۔سیاح اسکی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ ویرونا میں بنے جیولٹ کے گھر کو دیکھنے کی وجہ سے بھی یہاں کھچے چلے آتے ہیں۔۔

کچھ دن اور رات کی مسافت طے کرنے کے بعد مراد اور عیشاء شہرِ ویرونا میں کھڑے تھے ۔۔۔رات کو تو وہ لوگ ہوٹل میں ٹھہر گئے تھے۔۔۔ مگر پھر مراد کو پتا چلا کہ میٹینگ کا دن آگے بڑھ گیا ہے کیونکہ جن کے ساتھ میٹنگ طے ہے وہ نہیں آسکے۔۔۔ جبکہ اب دن نکل آیا تھا اور وہ ہوٹل میں بیٹھے بیٹھے بس بور ہی ہو سکتے تھے۔۔۔

" آؤ عیشاء جیولیٹا دی کاسا چلتے ہیں۔۔۔"

عیشاء جو ہوٹل کے وسطی حصے میں کھڑی تھی مراد کی بات پر سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔

پھر کاسادی جیولیٹا انکے ہوٹل سے زیادہ دور نہ تھا۔۔وہ لوگ جلد ہی ادھر پہنچ گئے تھے ۔۔۔کاسادی جیولیٹا دراصل وہی جیولٹ کا گھر ہے جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کسی دور میں وہاں رہتی تھی مگر یہ صرف باتیں ہیں اصل میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔یہ گھر بھی بس اس کہانی کو سوچتے ہوئے ہی بنایا گیا تھا۔۔ویرونا شہر تو ہے ہی خوبصورت مگر یہ بالکونی والا گھر بھی رنگین اور بے حد حسین تھا۔۔

ہر طرف ہریالی اور رنگین پھولوں کے نظارے۔۔

اس گھر میں سیاحوں کی پسندیدہ جگہ وہ بالکونی ہے جہاں سے دور تک کا نظارہ کیا جاتا ہے ۔۔۔

کہانیوں میں تو جیولٹ اس بالکونی میں کھڑی بھی ہوئی ہے مگر یہ تو ہم جانتے ہیں کہ اس سب کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔۔

! اور کہانیاں تو صرف کہانیاں ہی ہوتی ہیں

" کافی حسین نظارہ ہے۔۔تمہیں پسند آیا۔۔۔؟ "

مراد کے کہنے پر عیشاء نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔وہ لوگ بھی کاسادی جیولیٹا کے بالکونی میں کھڑے تھے۔۔دیگر سیاح بھی انکے آس پاس کھڑے ان نظاروں کو قید کرنے میں مگن تھے۔۔۔

" یہ کیا کر رہے ہیں۔۔؟ "

عیشاء نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا جہاں کونے پر بنی اس سنہری مورتی پر لوگ اپنا ہاتھ رگڑ رہے تھے۔۔۔

یہ سنہری مورتی ایک عورت کی تھی۔۔۔جو جیولٹ کی مورتی کہلاتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

" یہ لوگ ایک روایت کی تعمیل کر رہے ہیں جس کے مطابق جو کوئی بھی اس مورتی پر ایسا کرے گا (اپنا ہاتھ گھسے گا) اس کو جلد ہی اپنا پیار مل جائے گا۔۔ "

مراد نے اپنی خفت مٹاتے ہوئے سمجھایا۔۔۔

عیشاء بھی چور نظر سے لوگوں کو ایسا کرتے دیکھ بس سوچ کر ہی رہ گئی کہ کیا اس مورتی کے ساتھ ایسا کرنے سے واقع انہیں کوئی پیار ملتا بھی ہے؟

" مگر انہیں معلوم ہی نہیں ہے جس سے محبت ہو وہ کبھی ملا نہیں کرتے۔۔۔ "

ناجانے کن خیالوں میں کھو کر وہ یہ کہہ گئی تھی مراد نے بھی ہاں کہہ ڈالا لیکن پھر بھویں اچکائیں تھیں۔۔

" اور اگر ہمیں پیار نہ ملے تو۔۔؟ "

مراد اسے گہری نظروں میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔ شاید وہ اسکے چھوٹے سے ذہن کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو بس اللہ کی رضا میں راضی رہیں۔۔۔زندگی میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے بچنے کے " لئے بہانے نہ تلاش کریں۔۔نہ ہی یہ سوچیں کہ ہمارے ساتھ برا ہوا اور نہ ہی یہ کہ وہ شخص میرے قابل نہ تھا۔۔۔بس قبول کرنا سیکھیں۔۔۔ضروری نہیں ہر چیز میں اچھا یا برا مطلب نکالنے بیٹھ جائیں۔۔۔تیسری راہ اختیار کرو جو اللہ پر توکل کی ہے۔۔ "

اسکی گندمی رنگ کی فراک ہوا سے ہلکی ہلکی اڑنے لگی تھی۔۔۔جبکہ لائم گرین رنگ کا کوٹ اوپر سے بہت بچ رہا تھا۔۔بالوں کو بھی اس نے پونی میں ڈھال رکھا تھا۔۔۔

" تم اتنی سمجھدار ہو مجھے تو معلوم ہی نہ تھا۔۔۔ "

مراد نے داد دینے والے انداز میں کہا۔۔۔وہ واقعی اس سے ایسی جواب کی توقع نہ رکھے ہوئے تھا۔۔

www.novelsclubb.com

عجیب بات ہے سالوں سے ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں پھر بھی آپ کو یہ نہیں پتا۔۔ "

"

عیشاء نے اپنے کیمرے میں سامنے کا منظر قید کرتے ہوئے کہا۔۔جہاں کچھ پرندے آسمان میں غوطے کھا رہے تھے۔۔۔

" چلو ویرونا ایکسپلور کرتے کرتے سب معلوم ہو جائے گا۔۔ "

مراد نے کہتے کے ساتھ ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔اور مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھے گیا جو پہلے تو اسکی چوڑی شفاف ہتھیلی کو دیکھ کر ہچکچائی تھی مگر پھر سانس بھرتے تھام لیا تھا۔۔۔

ویسے بھی جتنا رش سیاحوں کی وجہ سے وہاں تھا اب جاتے ہوئے عیشاء کا ہاتھ پکڑنا بہت ضروری تھا کہیں یہ نہ ہو کہ وریشہ کی کھو جانے والی بات سچ ہو جائے۔۔۔

www.novelsclubb.com

یار جب ویرونا ہی جانا تھا تو ڈائریکٹ اسی کے ائیر پورٹ پر اترتے یہ روم میں ایک "
" گھنٹہ گزارنے کا مقصد۔۔؟

لیزا نے روم کے ائیر پورٹ پر ہی رولا ڈالنا شروع کر دیا تھا۔۔۔اور پھر تھک کر وہ ہریالی کے ساتھ بنے ایک بینچ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

" ہماری فلائٹ کو پہلے یہیں ٹیک آف کرنا تھا۔۔ تم زیادہ مت سوچو۔۔ "
سماویہ بھی اسکو سمجھانے والے انداز میں بولتی ہوئی اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔۔
رات آسمان پر اطمینان سے اتر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" سماویہ تمہارا ویرونا کے علاوہ سارا کام ختم ہو چکا ہے اسکے بعد کیا کرو گی۔۔۔۔ "
لیزا نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

" ! کہانی ختم بھی تو کرنی ہے۔۔۔بس وہی کرو نگی "

سماویہ کی بات سر سے گزر گئی تھی۔۔وہ اور کچھ بھی بولتی جب ایک شخص انکے سامنے ایک باکس رکھ کر چلا گیا۔۔۔

پیچھے سے آوازیں بھی دیں مگر وہ نہیں رکا۔۔۔

" اب یہ کیا نیا تماشہ ہے۔۔ "

بولتے ہوئے اس نے وہ باکس اٹھا کر درمیان میں رکھا تھا سماویہ نے غور سے اسے دیکھا ۔۔۔۔

وہ لال رنگ کا باکس تھا اس کو کھولنے پر ایک کارڈ نکلا تھا جس میں سعود ابراہیم لکھا ہوا تھا ۔۔۔لیزا نے تو ڈر کر آگے کچھ نہ کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

" یہ سعود ابراہیم نے ہمیں کیا بھیجا ہے۔۔۔ "

لیزا کی بات پر سماویہ نے اندر رکھی فریم نکالی تھی جس میں ایک شادی شدہ جوڑا بہت خوش نظر آرہا تھا اور پھر دوسری تصویر نکالی تو اس میں وہی سرمئی آنکھوں والی بچی تھی۔۔۔

نیچے لکھا نام لیزا نے پڑھتے ہی اپنا ہاتھ منہ پر رکھا تھا۔۔

" یہ سعود ابراہیم کی تصویر ہے؟ سعود ابراہیم مطلب ایس آئی اور اسکا مطلب تم اسکی بیٹی ہو۔۔۔ "

لیزا کی بے یقینی کی تو انتہا نہ تھی۔۔۔ سماویہ نے اسے اشارے سے چپ ہونے کا کہا۔۔۔

" نہیں یہ ایس آئی نہیں۔۔۔ سعود ابراہیم نام کے دو لوگ ہیں۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ نے ایک لمبی سانس بھری تو لیزا نے سانس روکے جواب کا انتظار کیا۔۔۔

" ایک میرا باپ ہے اور ایک میرا باس۔۔ ! "

لیزا کو تو یقین ہی نہ آ رہا تھا۔۔۔ سماویہ نے ایک اور چیز باکس میں سے نکالی تھی۔۔۔

باب دہم: ویرونا کی شام

مگر تم نے تو مجھے کہا تھا بشر انکل میرا مطلب کہ تمہارے بابا کا تو انتقال ہو چکا ہے وہ بھی "
" کچھ عرصے پہلے ہی۔۔۔

لیزا نے سماویہ سے پوچھا تھا جس نے باکس میں سے ایک دل میں بس جانے والی خوشبو کی شیشی نکالی۔۔۔ وہ موتیہ اور دیگر پھولوں کی خوشبوؤں سے بنا خالص عطر تھا۔۔۔ کانچ کی اس خوبصورت بوتل پر ایک سفید رنگ کا ربن بھی بندھا تھا۔۔۔ سماویہ نے بوتل کے نیچے انگریوڈیزائننگ میں لکھے نام پر غور کیا تو وہاں سعود ابراہیم اینڈ کمپنیز لکھا ہوا نظر آیا۔۔۔ لیزا کے سوال کو تو وہ بلکل فراموش کر گئی تھی۔۔۔ جبکہ لیزا ابھی اب سماویہ کی طرح ہی اس باکس میں رکھی چیزوں کی جانچ پڑتال کرنے لگی۔۔۔

پھر وہ عطر لیزا کے ہاتھ میں تھماتی باکس میں رکھی آخری چیز نکالنے لگی جو ایک خاکی رنگ کا کاغذ تھا۔۔۔

اس نے تہہ شدا کاغذ اپنے سامنے نکالتے ہوئے کھولا۔۔۔تو اس میں سے ایک بریسلٹ بھی نکلا جس میں ایک دودھیا رنگ کا پتھر نسب تھا وہ بریسلٹ نہ ہی آرٹیفیشل تھا اور نہ ہی سونے کا۔۔بلکہ وہ دیکھنے میں ایک اینشینٹ پیس لگ رہا تھا۔۔بہت ہی بیش قیمت !

سماویہ نے بریسلٹ پکڑتے اسکے پتھر پر اپنے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا پھیرا۔۔یقیناً یہ ٹرانسپیرنٹ سا پتھر اندھیرے میں چمکتا ہو گا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر اسنے کاغذ پر نگاہ ڈالی جس پر ایک چھوٹی سی تحریر درج تھی۔۔

مجھے معلوم تھا میری بیٹی ضرور آئیگی (شکریہ)۔۔امید ہے اپنے ڈیڈ کا تحفہ بھی پسند آیا " ہی ہو گا۔۔۔یہ ایک تصویر میں تمہاری ماں ہے میرے ساتھ۔۔اور دوسری تصویر تمہاری ہے جانتی ہی ہو گی۔۔مجھے معلوم ہے کہ تم کیا ہو اور کس وقت کہاں ہو۔۔جتا نہیں رہا بس بتا رہا ہوں۔۔

تمہارے قانونی باپ سے تو اٹلی کا مچھر بھی نہیں ڈرتا بیٹا۔۔اسلئے امید تم سے بھی کچھ یہی ہے میری۔۔مجھے انتظار رہے گا موت سے پہلے ایک بار ملنا چاہتا ہوں۔۔

اور ہاں یہ بریسلٹ تمہاری ماں کا ہے سمجھ لو تمہارے بعد اسکی آخری نشانی یہی ہے۔۔۔

خیال رکھنا اپنا۔۔

... چیاؤ (Ciao) "

www.novelsclubb.com

Ciao)

اٹلی میں خدا حافظ یا سلام کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔۔ جسکو چیاؤ کہہ کر پڑھا جاتا ہے (۔۔۔اٹلی میں انگریزی کے سی کو چ کی آواز سے پڑھتے ہیں جس سے بنتا ہے چیاؤ۔۔۔

انگریزی میں لکھی یہ تحریر۔۔ایک پل کے لئے تو وہ تھم سی گئی تھی۔۔ پھر بریسلٹ کو دیکھتے دیکھتے اسکی آنکھیں اور پھر پورا چہرہ بھیگنے لگا مگر نہ ہی وہ ہلی اور نہ ہی اسکے رونے کی آواز آئی۔۔

آواز کے بغیر رونے میں جو تکلیف ہوتی ہے اس تکلیف کے آگے شیشے کا حلق میں دھنس جانا بھی کم ہے۔۔

www.novelsclubb.com

لیزا نے بھی اس سے کچھ دیر کوئی بات نہ کی۔۔اسکے لئے ابھی خود سے یہ سوچنا مشکل تھا کہ وہ اپنے قانونی باپ کی وجہ سے رو رہی ہے یا مرے ہوئے سگے ماں باپ کی وجہ سے ۔۔۔

میں نا ہی اپنے مرے ہوئے ماں باپ کے لئے رو رہی ہوں اور نہ ہی اپنے سوتیلے باپ "
" کے لئے۔۔

بہت طویل خاموشی کو سماویہ کی روندھی ہوئی آواز نے توڑا تھا۔۔لیزا نے اسکے سرد ہوتے ہوئے ہاتھ کو تھاما۔لگتا تھا جیسے ابھی برفیلے پانی میں سے ہاتھ نکال کر لائی ہے۔۔۔

انسان کا دل اس وقت بھی اتنی شدت سے نہیں روتا ہو گا جب اسکو اپنے یاد آتے ہیں "
۔۔ہمارا دل خون کے آنسوں تب روتا ہے جب اپنوں کو یاد کر کے انکی دی ہوئی تکلیفیں
" بھی یاد آجائیں۔۔۔

بس یہ بات مکمل ہونے کی دیر تھی سماویہ کا کچھ دیر پہلے والا آنسوؤں سے تر چہرہ سوکھ گیا
۔۔چہرے پر اب آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی موجود نہ تھا۔۔

صبر آنے میں بس ایک لمحہ لگتا ہے۔۔اور یہ صبر جب آجائے نہ تو باقی سب چیزوں کو خاک میں ملا دیتا ہے !

" اچھا تو ایجنٹ مارس تمہارے۔۔میرا مطلب سعود ابراہیم ہے کیا؟ "

لیزا نے اسکا دھیان بھٹکانے کے لئے سوال کر ڈالا۔۔۔جبکہ سماویہ نے لیزا کی بات پر ماتھے پر ڈالے تھے۔۔

سعود ابراہیم ایجنٹ مارس کیسے۔۔۔؟اور اس باکس میں کہیں بھی وہ مہر بھی تو نہیں ہے "

" پھر تم کیسے کہہ سکتی ہو

www.novelsclubb.com

سماویہ نے گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔۔۔

یار اس دن جو پرفیومز کی کلیکشن تمہیں تحفے میں دی تھی نہ ایجنٹ نے۔۔یہ عطر بھی اس " ہی کمپنی کا ہے۔۔۔ٹیگ نہیں دیکھا تم نے۔۔اب ایجنٹ مارس کوئی عاشق تو ہے نہیں جو تمہیں اتنی بڑی کمپنی کی نئ کلیکشن تحفے میں دے دیگا۔۔۔وہ بھی اتنی ایکسپینسیو کلیکشن۔۔ ہاں جبکہ تمہارے ڈیڈ جو کہ اٹلی کی سب سے بڑی پرفیومز کمپنی کے مالک ہیں۔۔وہ تو یہ " افورڈ کر سکتے ہیں چاہے بیٹی سوتیلی ہی کیوں نہ ہو۔۔

لیزا نے تفصیل سے ساری بات سمجھائی اور اس عطر کی شیشی کا ٹیگ بھی دکھایا۔۔۔سماویہ کی سوچیں منتشر ہو گئیں۔۔۔

اگر ایجنٹ مارس اسکا اپنا ہی باپ ہے تو وہ ایسا کیوں کرے گا۔۔؟اسے کیا ضرورت پڑی ہے سماویہ پر نظر رکھنے کی۔۔۔اور اسکا شک تو ہمیشہ سے بہرام داؤد یا مراد پر تھا جبکہ ان کا تو تعلق بھی سماویہ سے کچھ نہ تھا۔۔۔

سماویہ تم نے ہی کہا تھا نہ کہ ایجنٹ مارس تم پر ہمیشہ نظر رکھتا ہے! تو دیکھو اس خط میں " بھی تمہارے ڈیڈ نے یہی لکھا ہوا ہے۔۔۔ جبکہ اِس میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں اور ایجنٹ مارس بھی تو یہی چاہتا ہے۔۔اور سب چھوڑو وہ پرفیومز والی تو بہت " خاص بات ہے۔۔۔

لیزا نے جب سماویہ کو اپنے ذہن سے الجھتے دیکھا تو اسکو مزید سمجھایا۔۔۔ سماویہ نے پھر سے سانس بھری تھی۔۔۔ تو کیا اس نے غلط سمجھا تھا؟

لیزا تم نہیں جانتیں اس شخص کو میں نے اتنے قریب سے دیکھا تھا اور اسکی وہ آنکھیں " " میں نہیں بھول سکتی کہ ایجنٹ مارس کی آنکھوں کا رنگ شہد سا ہے۔۔۔

سماویہ نے ہاتھ کو اپنے چہرے کے بے حد قریب کر کے ایجنٹ مارس کے بارے میں سمجھایا ۔۔

اور سعود ابراہیم۔۔۔دنیا کی سب سے بڑی پرفیومز کمپنی کے مالک کی آنکھیں نیلی ہیں یہ "

" تو مجھ سمیت ساری دنیا کو پتا ہے

سماویہ نے بولتے ہوئے آنکھیں مٹکاتے لیزا کو دیکھا۔۔۔

" سماویہ تم کچھ بھول رہی ہو۔۔۔ "

! لیزا کے کہنے پر سماویہ نے کندھے اچکائے تھے۔۔آخر اب بھلا وہ کیا بھول رہی ہے

" تم بھی تو کسی نئی جگہ پر جانے سے پہلے اپنی اِن آنکھوں کو ہیزل گرین کر لیتی ہو۔۔۔ "

لیزا کی بات پر سماویہ کا تو جیسے اگلا سانس ہی رُک گیا ہو۔۔

www.novelsclubb.com

تو وہ اب تک سارے شک ایک غلط انسان پر کر رہی تھی۔۔۔لیزا سہی ہی کہہ رہی ہے مراد یا کوئی اور کیسے ایجنٹ مارس ہو سکتا ہے۔۔۔وہ کیوں بھلا اتنے مہنگے پرفیومز دے سکتا ہے جبکہ وہ تو انہیں جانتی بھی نہیں۔۔

اس نے یہ شک اپنے باپ پر کیوں نہ کیا۔۔اسکا باپ سوتیلا ہی سہی مگر وہ رہتا تو اٹلی میں ہے نہ۔۔وہ اتنی بڑی بات کیسے بھول سکتی ہے۔۔۔

" سما و یہ کیا سوچ رہی ہو۔۔؟ "

لیزا کے پکارنے پر وہ اپنی سوچوں سے واپس حقیقت میں آئی تھی۔۔اور تھوڑا ہڑبڑا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

" کیا۔۔ہاں وہ۔۔۔میں یہ سوچ رہی ہوں کہ سعود ابراہیم مطلب ڈ۔۔ڈیڈ۔۔(بہت ہی مشکل سے اسنے یہ لفظ منہ سے نکالا تھا)وہ ایس آئی مطلب ہمارے باس سعود ابراہیم تک کیوں پہنچنا چاہتے ہیں؟۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھو نہ تم نے ہی اس دن لائبریری میں مجھ سے کہا تھا کہ ایجنٹ مارس میرا پیچھا اس لیئے کرتا ہے تاکہ سعود ابراہیم تک پہنچ سکے۔۔تو وہ ایسا کیوں چاہے گیں انکا ایک انڈر ورلڈ مافیا کے اونر سے کیا تعلق؟ "

اور اب کی سوچ میں پڑنے کی باری لیزا کی تھی۔۔

اس پہلو پر تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔لیزا بھی ہر میگزین کے انٹرویوز میں یہی پڑتی آئی تھی کہ سعود ابراہیم دنیا کی سب سے بڑی پرفیومز انڈسٹری کے مالک وہ واحد شخص ہیں جن کی بیک ہسٹری میں کبھی کوئی ایک غلط کام بھی نہ نکلا تھا۔۔یہاں تک کہ انکی استعمال کردہ گاڑیوں سے بھی آج تک ایک حادثہ بھی رونما نہ ہوا تھا۔۔۔

پھر ایسے شریف الناس شخص کو ایک برائی میں ڈوبے انسان سے کیا کام ہو سکتا ہے۔۔؟

" یار سماویہ کیا پتہ تمہارے ڈیڈ کو ایس آئی سے کوئی کام نہ ہو بلکہ تم سے مطلب ہو۔۔۔ "

" ! اس وقت ہمیں یہ تھوڑی معلوم تھا کہ ایجنٹ مارس کون ہے

لیزا نے جوش میں آتے ہوئے کہا۔۔

" اور تم نہ بھولو کہ ابھی بھی یہ بات کنفرم نہیں ہوئی ہے کہ ایجنٹ مارس کون ہے۔۔اور

" میرا دل بھی نہیں مانتا اس بات پر۔۔ نہیں یار وہ نہیں ہو سکتے۔۔

سماویہ نے کھڑے ہوتے ہوئے گہری سوچ میں ڈوبی نظروں کے ساتھ کہا۔۔۔

"چلو خیر جب مل لو گی تو یہ بھی کنفرم ہو جائے گا۔۔۔ "

لیزا نے بھی اسکے ساتھ میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تو سچ ہی تھا اس ایجنٹ مارس نے انکی زندگی میں آفت مچادی تھی۔۔ گھن چکر کر بنا کہ رکھ دیا تھا۔۔

" اور تمہیں لگتا ہے کہ میں ملنے جاؤنگی۔۔ "

سماویہ نے وہ باکس ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے کہا۔۔ وہ اب اپنے ٹرمینل کی طرف رواں تھی

۔۔۔

" ویسے تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تمہارے سٹیپ فادر اتنے ہینڈسم نوجوان ہیں۔۔ "

لیزا کی اس بات پر وہ رکی تھی۔۔اور ایک سخت نظر سے پاس آتی لیزا کو گھوری پیش کی تھی

۔۔۔

" یار موڈ اچھا کرنے کے لیے کہا تھا کیا فائدہ ہے تلخ باتوں کو یاد کرتے رہنے میں۔۔۔ "

لیزا بھی اب اپنا ہینڈ کیری لئے اس کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔وہ لوگ روم انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل ون کی طرف جا رہیں تھیں۔۔۔

موڈ اچھا کرنے کے لیے تم نے پچاس سالہ شخص کو ہینڈسم نوجوان کا خطاب دے دیا۔۔ "

" واہ۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ کو شاید سچ میں اس بات سے غصّہ آ گیا تھا تب ہی اسکی رفتار میں سختی سی تیزی تھی

۔۔۔

" پوری دنیا ہی کہتی ہے ویسے۔۔ "

یہ کہتے ہوئے لیزا ہمیشہ کی طرح جلدی سے بھاگ نکلی تھی۔۔۔

پیچھے سماویہ کھڑی اپنی لال ہوتی ناک کے ساتھ اسے گھورتی رہی۔۔۔آجکل ہواؤں میں کافی کھنکی تھی۔۔۔

رات گہری ہو چکی تھی ویرونا اطالیہ کی وہ تقریباً کافی جگہیں گھوم چکے تھے۔۔۔عیشاء بھی پچھلی تمام باتیں جیسے بھول ہی چکی تھی۔۔یاد رہ گیا تھا تو بس یہ کہ وہ دنیا میں اپنے سب سے پسندیدہ شخص کے ساتھ ویرونا کی سیر کر رہی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں لے آیا تھا۔۔۔جو ویرونا piazza Delle erbe اب مراد عیشاء کو لے کر کے بہت ہی مشہور پیازا اس میں سے ایک ہے۔۔۔

اٹالین زبان میں چوک (سکوائر) کو پیازا کہا جاتا ہے اور اٹلی میں ایسے بہت سے مشہور پیازا اس موجود ہیں جہاں کی تاریخ اور انکی تعمیراتی شان و شوکت کو دیکھتے ہوئے سیاح کچھ نیا ایکسپلور کرنے کی جستجو میں وہاں چلے آتے ہیں۔۔۔

پیازا دیلے کا سیاحی مرکز وہ فاؤنٹین ہے جس کے اوپر میڈونا کی مورتی بنی ہوئی ہے۔۔۔ میڈونا جس کا لباس بس اسکے گرد لپٹا ایک کپڑا ہے جبکہ اسکا ایک ہاتھ جو کپڑے سے لیس ہوا میں کسی اشارے کی طرح معلق ہے۔۔

" یہ بہتا پانی کتنا خوبصورت لگتا ہے نہ۔۔۔"

عیشاء نے میڈونا کی مورتی کے ساتھ بنے فاؤنٹین سے بہتے پانی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پانی جو یخ ڈھنڈا تھا۔۔روشنی جب پانی کے بہتے قطروں پر پڑتی تو ان میں ایک چمک پیدا ہوتی تھی۔۔۔ایسی چمک جس پر حد سے زیادہ غور کیا جائے تو آنکھیں چندھیا جائیں۔۔

" ویسے مجھے تو تم بھی لگ رہی ہو۔۔۔ "

وہ جس کا ہاتھ ڈھنڈے پانے کے قطروں سے چھیڑ کھانی کر رہا تھا مراد کی بات پر ہوا کا ہی ہو کر رہ گیا۔۔۔۔

مراد کی اتنی سی بے باکی پر ہی اسکا دل ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔اور وہ چلی ہے اس سے محبت کرنے۔۔ خیر وہ تو ہو چکی بہت پہلے۔۔۔

لیکن شاید یہ صرف اسکے لئے ہی بہت زیادہ بات تھی مراد کے نزدیک شاید یہ ایک جملے کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ہاتھ جم جائے گا عیشاء چلو کچھ کھا لیتے ہیں۔۔۔ "

وہ جواب تک سن کھڑی تھی اسکے گرم لمس کو اپنے برف سے ہاتھ پر محسوس کرتی پیچھے مڑی۔۔۔

اور اب وہ آئبر وا چکا کہ اس سے شاید پوچھ رہا تھا کہ کہاں کھوئی ہوئی ہو۔۔۔

" نہیں کچھ نہیں چلیں۔۔ "

یہ کہتے ہی وہ چلنے لگی تھی۔۔ مگر مراد نے اسکا پکڑا ہاتھ نہ چھوڑا اور اسکا انسٹرکٹر بنتے ہوئے وہ اسکو آگے لے کے جانے لگا۔۔۔

پیازا دیلے میں ریسٹورینٹ بھی ہے جہاں میز بانی سڑک پر لگی ٹیبلز پر کی جاتی ہے ان تمام میزوں کے اوپر سفید چھاتے نما چھتریاں لگی ہوئی ہیں۔۔۔ جن کے باعث سورج سے بچ کر سکون سے کھانے سے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔۔۔

اسے سٹریٹ فوڈ کی جگہ بھی کہہ سکتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

سٹریٹ فوڈ کے علاوہ یہاں پر اکثر بہت سے آرٹسٹ اپنا ہنر منواتے ہیں۔۔

اس وقت بھی ایک وائلن بجاتا شخص دھنیں بکھیر رہا تھا جبکہ ایک چھوٹی بچی کھڑی اس پر تھرک رہی تھی۔۔۔

مراد نے کھانے کے بعد دوبارہ اسکا مومی ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اب یہیں لے آیا تھا جہاں سیاح کے ساتھ ساتھ رہائشی لوگوں کا بھی ایک جھرمٹ لگ چکا تھا۔۔۔

" کیا آپ وریشہ کی بات کو سیریس لے کر یہ کر رہے ہیں۔۔ "

وہ جو بہت دیر سے یہ بات کہنا چاہ رہی تھی آخر کو کہہ ہی ڈالی۔۔

" کیا مطلب کیا کر رہا ہوں؟ کون سی بات۔۔۔ "

مراد نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔ جس پر عیشاء نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا جواب تک بہت مضبوط گرفت میں جکڑا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ کے پار سے اسکا چہرہ دیکھ سکتی تھی جو اس بات پر ہلکا سا ہنسی سے مسکرایا تھا۔۔

" رش دیکھا ہے تم نے آس پاس۔۔ "

رازداری سے کہتے ہوئے اسنے ایک جھٹکا دیا تھا۔۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ پکڑے رکھنا ضروری ہے۔۔۔اور پھر واپس سامنے کے منظر کو دیکھنے میں مشغول ہو گیا۔۔۔

" مطلب آپ کو سچ میں لگتا ہے کہ میں چھوٹی بچی ہوں جو کھو جاؤ نگی۔۔ "

عیشاء نے اب کی بار بھنویں اکھٹا کیں تھیں۔۔۔مراد نے اپنے کندھے کی طرف نظر گھما کر اسے دیکھا۔۔۔

"اگر کوئی چرا کر لے گیا تو...؟ "

www.novelsclubb.com

" بھلا مجھے کیوں چرائے گا کوئی۔۔۔؟اور چرا بھی لیا تو کیا ہوا۔۔۔ "

عیشاء نے اسکے سوال پر سوال کیا تھا۔۔مراد شاید مسکرایا تھا چہرہ وہ سہی سے دیکھ نہ پائی

۔۔

" سب کچھ ابھی ہی بتادوں کیا۔۔ "

مراد کی بہت ہلکی آواز تھی۔۔وہ یہی سمجھ پائی۔۔

" تو پھر کب بتائیں گے۔۔۔؟ "

شاید کچھ بے وجہ تو نہیں بول گئی وہ مراد واقع مسکرا رہا تھا اب کی چہرہ واضح ہوا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" پرسوں بتاؤں گا۔۔ایک گھر میں۔۔۔۔ "

سٹریٹ پر فار مینس اختتام پر تھی۔۔سب ناظرین کے ہاتھ میں پکڑے کیمرے نیچے جھکنے لگے۔۔۔

" کیسا گھر۔۔۔؟ "

وائلن بجاتا شخص اعزاز کے طور پر جھکا تو تالیوں کی گونج برپا ہوئی۔۔۔

" ! پیار کے گھر میں۔۔۔ "

تالیوں کی گونج۔۔لوگوں کی داد دیتی آواز اس میں عیشاء کو لگا کے اسنے کچھ غلط سن لیا ہے ۔۔۔وہ کچھ بول نہ سکی۔۔۔

اسکے بعد دونوں نے دوبارہ کوئی بات نہ پوچھی تھی اور وہ لوگ ہوٹل کے لئے چل دیئے ۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن مراد کی میٹنگ اچھی گزری اور فیصلہ بھی ان کے حق میں ہو گیا تھا۔۔۔

کانفرنس روم سے باہر نکلتے ہی وہ بہرام کے پاس پہنچا تھا جو پچھلے دس منٹ سے اسکا ریسٹورنٹ دی گالہ میں انتظار کر رہا تھا۔۔۔

" کیسے ہو بہرام۔۔۔(salve) سالوے "

مراد نے بہرام کو دیکھتے ہوئے کہا جو ہاتھوں کو باہم ملائے تھوڑی تلے رکھے یقیناً اس ہی کے انتظار میں تھا۔۔۔پیٹر بھی اسکے ساتھ نہیں تھا یقیناً وہ اسے کسی کیئر ٹیکر کی نظر کر کے آیا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اٹلی میں سالوے کا لفظ فارمل گریٹنگز کے لئے استعمال ہوتا ہے۔۔۔جب کسی کام کے سلسلے میں مل رہے ہوں تو یہ کہہ سکتے ہیں۔۔جبکہ چیاؤ کا لفظ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے (۔۔جیسے کہ گھر کے لوگوں کے درمیان۔۔

" میں ٹھیک یہ تمہیں اچانک اٹالین زبان کی کیا سوجی ہے۔۔۔ "

بہرام نے مصافحہ کرتے مراد سے پوچھا جو اسکے مقابل بیٹھ چکا تھا۔۔۔ ویٹر بھی آکر آرڈر پہلے ہی لے چکا تھا شاید بہرام کو معلوم تھا کہ مراد آنے والا ہے۔۔۔

" یار بس ایسے ہی پچھلے دو گھنٹے سے ہر دوسرے بندے کو یہی کہہ رہا ہوں زبان پر چڑھ گیا ہے۔۔۔ "

مراد کے اکتائے ہوئے لہجے میں کہنے پر وہ ہنسا تھا۔۔۔

واقع پوری میٹنگ سے قبل اور بعد میں نا جانے کتنی بار وہ یہ لفظ کہہ چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اب انکو یہ بھی بتانا مشکل تھا کہ اسلام و علیکم کہتے ہیں ہم۔۔۔ اس لئے انکی زبان ہی سیکھنی پڑی۔۔ "

مراد نے مزید بہرام کے ہنسنے پر کہا۔۔۔

ہم لوگوں کی یہی غلطی ہے دوسروں کو ہی خود پر طاری کرتے ہیں۔۔۔ کبھی اپنی زبان " کو اوپر نہ کرنا۔۔" بہرام نے سر ہلاتے ہوئے کہا جس پر مراد نے کندھے آچکا دیئے جیسے کہہ رہا ہو اب کیا کر سکتے ہیں۔۔۔

جب تک ایک ویٹر بھی انکا آرڈر لے آیا تھا جس میں ایک مشروب جو دکھنے میں کاک ٹیل کے رنگ کا تھا۔۔۔ ساتھ میں ریسٹورینٹ کے مشہور سینڈوچز تھے۔۔۔

" Buongiorno Signore ... "

ویٹر یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔ اس جملے کا عام الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ آپکا دن اچھا گزرے سر۔۔۔

www.novelsclubb.com

" یہ تم نے کاک ٹیل کیوں منگوائی ہے۔۔۔؟ "

مراد نے اشارہ سامنے رکھے مشروب پر کیا جس پر بہرام نے اچھنبے سے پہلے مراد کو پھر گلاس کو دیکھا تھا۔۔۔

" تمہیں اغوا کروانے کے لیے پلا رہا ہوں۔۔۔ "

بہرام نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔۔ مراد نے آنکھوں کو چھوٹی کر کے دیکھا یہ اچانک اتنی سنجیدگی کیوں۔۔۔

" کیوں بھائی میرا مرڈر کروانا ہے تم نے۔۔ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔ "

مراد نے مصنوئی ڈر والے انداز میں کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" تم ہی چڑتے ہو کہ ہر وقت شادی کی بات کرتے ہیں سب۔۔ پھر اچھا ہے نہ۔۔ تمہیں تو شکریہ ادا کرنا چاہیے میرا۔۔"

بہرام نے مزے سے کہا اور سینڈوچ کھانے لگا۔۔

باقی پلیٹ اسنے پریشان چہرے والے مراد کے آگے کر دی تھی۔۔۔

" خیر اب ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔ "

" کیوں کوئی مل گئی ہے کیا۔۔۔؟ "

مراد جس نے سینڈوچ منہ میں ڈالا ہی تھا بہرام کی بات پر اسکی آنکھوں کے سامنے ایک پل کے لئے سدرہ کا چہرہ آ کر گیا تھا۔۔

ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ اسنے آہ بھری تھی۔۔ نہیں وہ اب اسکے بارے میں نہیں سوچتا نہ ہی سوچے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ہاں یہی سمجھ لو۔۔ "

مراد نے سینڈوچ حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

" واقع مجھے تو پہلے سے ہی پتا تھا تمہاری ہی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی۔۔۔ "

مراد نے پہلے چونک کر اس سنجیدہ سے چہرے والے شخص کو دیکھا۔۔۔ پھر مسکرا دیا۔۔۔

کاش بہرام جیسی نگاہ سب کے پاس ہو تو کوئی بھی غلط قدم نہ رکھے۔۔۔

" ویسے تم چلو گے کل۔۔ میں وہاں جاؤنگا تم بھی چل لو۔۔ اچھا ہو جائے گا۔۔۔ "

مراد نے کاک ٹیل کے رنگ والا مشروب منہ سے لگایا۔۔ وہ کاک ٹیل نہیں بلکہ سیب کا جوس تھا۔۔ (یہ بہرام بھی نہ)

www.novelsclubb.com

" نہیں مجھے روم جانا ہے آج ہی پھر بھائی کے کام کا تو تمہیں پتہ ہے۔۔۔ "

بہرام نے سمجھانے کے انداز میں کہا۔۔۔

" اچھا چلو فارغ انسان مجھے گڈ لک ہی کہہ دو۔۔ "

مراد کے کہنے پر بہرام سنجیدگی توڑتے ہنسا تھا۔۔۔

" بیسٹ آف لک جانباز۔۔۔ "

" ہائے ہم جانباز کہاں۔۔۔ "

مراد کے آہ بھرنے پر اب کی بار دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ پر جب سے یہ دھندلا سا انکشاف ہوا تھا وہ تب سے ہی پریشان تھی۔۔۔ مگر پھر بھی ویرونا میں بھی اسنے کام مکمل کر لیا تھا۔۔۔اب بس اپنے کہے کہ مطابق کہانی ختم کرنی تھی ۔۔ مگر کون سی کہانی ختم کرے یہاں آ کہ وہ کچھ سوچ نہ پاتی تھی۔۔۔

پہلے اپنے باس سعود ابراہیم کا کام ختم کرے یا پھر ایجنٹ مارس کا جو شاید اسکا اپنا باپ ہے !

۔۔

افف اسکی تو سوچ ہی جکڑے جا رہی تھی۔۔۔ کبھی نہیں سوچا تھا کہ سمجھنے کی صلاحیت ایک دن یہ بھی کرے گی اسکے ساتھ۔۔۔

وہ ہوٹل میں ٹہری ہوئی تھیں۔۔۔لیزا کچھ کام سے باہر گئی تھی مگر پھر دروازہ کھلا۔۔۔اور وہ چلاتے ہوئے نمودار ہوئی۔۔۔

" سماویہ سماویہ۔۔۔ "

وہ جو پریشانی میں کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی لیزا کی آواز پر کشمکش سے اسکی طرف دیکھا

۔۔۔

یہ دیکھو سعود ابراہیم مطلب تمہارے ڈیڈ افففف میرا مطلب ہے کہ ایجنٹ مارس کا۔۔ "

"

لیزا اسے تو کچھ سہی سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

" اسنے اگلی پہیلی بھیجی ہے۔۔۔؟ "

سماویہ نے اسکی بات پر خود سے ہی کہا جس پر لیزا نے سر ہلایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے جلدی سے وہ لفافہ کھولا۔۔۔ وہی خاکی کاغذ تہہ ہوا رکھا تھا۔۔۔

لیزا نے کوریئر والے سے سب پوچھا تھا مگر اسے کچھ معلوم نہ تھا کہ یہ لفافہ کس نے بھیجا ہے اور ہر بار کی طرح اس بار بھی لفافہ الگ جگہ سے بھیجا گیا تھا۔۔۔اور الگ جگہ پر بھیجا گیا تھا۔۔۔پتا لگانا مشکل تھا۔۔

" دفعہ کرو سماویہ کے یہ آیا کیسے ہے کھول کر پڑھو کہ لکھا کیا ہے۔۔۔ "

لیزا نے کہا اور جلدی سے خود سے وہ کاغذ کھولا تھا۔۔۔

حدود میں اپنی میں نے ایک ملک بسایا "

تین فاؤنٹین کو ایک پیازا میں ڈھالا

www.novelsclubb.com

سیاحت کا جنون مجھ میں بسا ہے سارا

رومن سے نکلا ہوں میں ایک نام ہے پیارا

مافیا کنگ کو میں نے خود پر بیٹھایا

تم جان گئے مجھے یا کچھ بھی نہ سمجھ آیا

"ویلکم ٹو ویرونا۔۔۔چیاو

بس یہ لکھنے کے بعد بھیجنے والے نے وہی لال تین کونوں میں ڈھلے پتے کی مہر لگائی تھی

۔۔۔

لیزا کے ساتھ ساتھ ساویہ بھی بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔

" ساویہ میرے خیال سے اب تمہیں خود سے اپنے ڈیڈ کے پاس چلے جانا چاہیے۔۔۔ "

لیزا بہت دیر بعد بولی۔۔

www.novelsclubb.com

" میں ان سے ملنا نہیں چاہتی۔۔۔ "

سماویہ نے لیٹے لیٹے ہی کہا۔۔۔ چھت میں نسب روشنیاں وہ جو کب سے دیکھ رہی تھی اب آنکھوں میں چبھنے لگیں۔۔۔

" تو کیا ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہو گی۔۔۔ کیا پتا انکو سچ میں تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہو ۔۔۔ کیا پتا وہ مرنے والے ہوں۔۔ "

اور مرنے کے لفظ پر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔ ہیٹر کی گرمائش یکدم اسے ڈھنڈی ہواؤں جیسی لگنے لگی۔۔

" تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو لیزا۔۔ "

www.novelsclubb.com

" میں نہیں کہہ رہی۔۔۔ اُس خط میں لکھا ہے صاف صاف۔۔ کہ مرنے سے پہلے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔ "

اور سماویہ کی سماعتیں یہ سننے کے بعد جیسے بند ہو گئیں تھیں۔۔۔کیا وہ سچ میں مرنے والے ہیں۔۔۔؟

نہیں وہ کیوں مرنے لگے بھلا۔۔۔

لیزا ہی کچھ زیادہ سوچتی ہے بس۔۔۔

اور ویسے بھی کل رات تک وہ روانہ ہو جائے گی روم اور سب ختم کوئی کام کا بوجھ نہیں رہے گا اس پر۔۔۔

ہاں یہ سب سوچیں بھی کام کی وجہ سے ہی ہیں۔۔مانا کہ وہ اس شخص کو پسند نہیں کرتی مگر وہ کسی کو مرتا ہوا بھی نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

کیا اسے پرسوں ان سے ملنا چاہیے؟ سوتیلے ہی سہی باپ تو ہیں۔۔کچھ تو رشتہ ہے۔۔۔۔ ویسے بھی۔۔

www.novelsclubb.com

! رشتے کبھی ختم نہیں ہوتے بھلے سے انسان ختم ہو جائے۔۔

اگلے دن شام کا وقت تھا جب وہ عیشاء کو لے کر اس گھر پہنچا جو کہ اسکے مطابق پیار کا گھر ہے۔۔۔

یعنی دی ہاؤس آف جیولٹ۔۔۔کا سادی جیولیٹا۔۔۔

" اچھا تو آپ اسے کہہ رہے تھے اس دن۔۔۔پیار کا گھر "

عیشاء نے یاد کرتے ہوئے کہا جس پر مراد نے ہامی بھری۔۔

www.novelsclubb.com

گھر کے اندر جاتے ہوئے عیشاء نے پھر اس سنہری عورت کی مورتی کے گرد لوگوں کا رش دیکھا۔۔۔تو نظریں فوراً ہٹا لیں۔۔۔آخر کیسے وہ لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ انہیں یہ کر کے انکا پیار مل جائے گا۔۔۔؟

ضروری نہیں وہ کرنے سے ہمیں ہمارا پیار ملے کبھی کبھار چلتے چلتے بھی مل جاتا ہے۔۔۔ "

"

مراد نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے عیشاء سے کہا جو یقیناً اب تک مورتی کی روایت کا سوچ رہی تھی۔۔۔

" آپ کو کیا پتا میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔ "

عیشاء نے خود کو بچاتے ہوئے کہا وہ بات کو اس ہی طرح کوَر کر پائی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے معلوم ہے تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں کتنی بڑی بڑی باتیں چل رہی ہیں "

"۔۔۔

اس بات پر تو عیشاء کے ہاتھ ڈھنڈے پڑ گئے جبکہ سردی میں بھی پسینے کے قطرے آ پہنچے تھے۔۔۔

وہ لوگ بالکونی کی طرف ہی تھے مگر رش کی وجہ سے تھوڑا پیچھے کو کھڑے تھے۔۔۔

عیشاء تو دیوار کے سہارے کھڑی تھی۔۔اگر مراد کو پتا چل گیا کہ وہ اس سے۔۔۔ نہیں وہ سامنا کیسے کر پائیگی۔۔۔

" کیا ہوا چہرے کا رنگ کیوں اڑ گیا۔۔۔ "

عیشاء کی نظریں ہنوز اپنے پیروں پر تھیں جو لال رنگ کے بوٹس میں قید تھے۔۔۔جب مراد کی آواز اسے بہت قریب سے سنائی دی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسنے چہرہ اٹھا کے دائیں طرف دیکھا مراد کی آنکھیں بہت سنجیدہ لگیں وہ زیادہ دیکھ نہ پائی اور سر نفی میں ہلاتے نظریں دوبارہ نیچے کر لیں۔۔۔۔

" عیشاء تمہیں پتا ہے۔۔۔ "

اور مراد کی اس بات پر اسنے واپس اسکی طرف چہرہ کیا تھا۔۔۔

" اللہ ہمیں اس کے لیے بناتا ہے جو صرف ہمارا ہے اور اس سے ہی ملاتا ہے جس کے لئے ہم بنے ہیں۔۔۔ "

وہاں کتنے سیاح تھے کتنے لوگ تھے کتنی آوازیں تھیں مگر اسے صرف مراد کی آواز اور اسکا وجود محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

" تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں ویرونا کی سیر بس ایسے ہی کرا رہا ہوں۔۔۔؟ "

www.novelsclubb.com

عیشاء نے گھبرا کر چہرہ موڑ لیا اسکی سانسیں ہموار ہونے میں مشکل پیدا کر رہی تھیں۔۔۔۔

اب یہ نظریں چرانے سے کیا حقیقت بدل جائے گی؟یوں چپ رہنے سے کیا تمہارے "
" دل میں سے میری محبت ختم ہو جائے گی۔۔۔؟

عیشاء کا تو سانس اب کی بار حلق میں ہی اٹک گیا تھا۔۔۔کیا سچ میں مراد کو پتا چل گیا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے؟اب کیا ہو گا۔۔۔۔وہ کیا سوچ رہے ہونگے۔۔۔

عیشاء نے ڈر سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔جب ہاتھ پر دباؤ محسوس ہوا۔۔۔۔

باب گیارہواں: شطرنج کا محل

www.novelsclubb.com

اب یہ نظریں چرانے سے کیا حقیقت بدل جائے گی؟یوں چپ رہنے سے کیا تمہارے "
" دل میں سے میری محبت ختم ہو جائے گی۔۔۔؟

عیشاء کا تو سانس اب کی بار حلق میں ہی اٹک گیا تھا۔۔۔کیا سچ میں مراد کو پتا چل گیا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے؟اب کیا ہو گا۔۔۔۔وہ کیا سوچ رہے ہونگے۔۔۔

عیشاء نے ڈر سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔جب ہاتھ پر دباؤ محسوس ہوا۔۔۔

" آنکھیں کھولو۔۔سامنا کرو عیشاء۔۔۔ "

مراد کی چبھتی ہوئی آواز پر وہ روہانسی ہونے کو تھی۔۔۔کیا وہ غصّہ میں ہے؟ یا اللہ وہ کیسے کرے گی اسکا سامنا۔۔۔

" مجھے سب معلوم ہے کہ تم کیا لکھتی پھرتی ہو اپنی ڈائری میں۔۔۔اب اپنے منہ سے بھی بتاؤ کہ کیا لکھتی ہو تم۔۔؟ "

عیشاء کو لگا اسکا ہاتھ کسی سخت چٹان کے بیچ میں پھنس گیا ہو۔۔۔وہ اب تک آنکھیں میچیں ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" چلو جلدی کرو میں سننا چاہتا ہوں۔۔عیشاء۔۔۔ "

اب کی بار مراد کی آواز میں اسے سختی محسوس ہوئی تھی جیسے وہ غرایا ہو۔۔

عیشاء نے سختی سے بند کی ہوئی آنکھیں کھولیں۔۔ نظر اوپر مراد کے چہرے پر جانے کی بجائے اپنے سر دہاتھ پر گئی۔۔۔جواب تک اس نے مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔۔

" گھورنے سے میں نے ہاتھ نہیں چھوڑ دینا جو بول رہا ہوں وہ کرو۔۔۔۔بتاؤ۔۔۔ "

مراد کے حکمیہ لہجے پر اسنے نگاہ اپنے کندھے سے ہوتے ہوئے مراد کے چہرے پر کی تھی

۔۔

جو یقیناً دنیا کا سب سے سنجیدہ چہرہ لئے اسے ہی دیکھ رکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" آپ آ۔۔آپ کو کیسے پتا۔۔؟ "

عیشاء کی آواز اسے کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

" آہ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ سالوں سے ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔۔ "

وہ اب بھی سنجیدہ ہی لگتا تھا۔۔اور عیشاء کو اپنی بات یاد آئی تھی جب اس نے سامنے بالکونی میں کھڑے ہوئے یہ ہی بات مراد سے کہی تھی۔۔

عجیب بات ہے سالوں سے ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں پھر بھی آپ کو یہ نہیں پتا۔۔ ")

"

عیشاء نے اپنے کیمرے میں سامنے کا منظر قید کرتے ہوئے کہا۔۔جہاں کچھ پرندے آسمان (میں غوطے کھا رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہاں کھو گئیں۔۔۔ذہن پر زیادہ زور نہ ڈالو۔۔میں تم سے عمر میں بہت بڑا ہوں عیشاء "

" ۔۔ تمہیں لگتا ہے مجھے کچھ پتا نہیں چلے گا۔۔؟

اسنے ہاتھ پر دباؤ دیتے کہا تھا تاکہ وہ سوچوں سے باہر آجائے۔۔۔

عیشاء کو تو اسنے کٹہرے میں لا کر ہی کھڑا کر دیا تھا۔۔

" اب۔۔ "

بڑی ہی کوئی عجیب بات کی تھی اس نے۔۔۔یا بہت ہی سمجھداری والی شاید۔۔۔

سہی ہی تو پوچھ رہی ہے وہ۔۔اب کیا ہو گا؟

" اب۔۔۔۔اب وہ ہو گا جو کسی نے نہیں سوچا ہو گا۔۔۔ "

مراد نے ایک سانس بھرتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا۔۔جبکہ وہ دیوار پر ٹیک لگا گیا

تھا نگاہیں اس پیار کے گھر کی چھت پر کر لیں تھیں۔۔۔ہاؤس آف جیولٹ۔۔۔۔

سب کتنا حسین تھا وہاں۔۔اور شاید یہ لمحہ بھی حسین نظاروں میں سے ایک تھا۔۔

جب اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے نہ تو سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔ پھر نہ کوئی دل میں خلش باقی رہتی ہے اور نہ کوئی بے چینی۔۔۔ پھر سب حقیقتوں پر دل راضی ہو جاتا ہے کوئی دکھ کوئی رنج و ملال بیچ میں آ کر پریشان نہیں کرتا۔۔

! اور وہ کامیاب ہیں جو اللہ کی رضا میں راضی ہیں۔۔

روم ملک کا تیسرا سب سے زیادہ آبادی والا شہر جبکہ اٹلی کے میٹروپولیٹن علاقے کا مرکز بھی ہے۔۔۔ اور یہاں کا میٹروپولیٹن علاقہ ملک میں آبادی کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر آتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ رات کا وقت تھا جب وہ روم۔۔۔ اٹلی کے دار لحکومت میں داخل ہوئی تھی۔۔

دل اسکا عجیب ہی احساس سے بوجھل تھا۔۔ ایک شش و پنج میں وہ پھنس چکی تھی۔۔ وہ تو کہانی ختم کرنے آئی ہے نہ !

تو پھر کہانی ختم ہونے لگی تھی یا ایک نئی کہانی شروع ہونے جا رہی تھی؟

" لیزا میں کچھ دیر کے لئے باہر جا رہی ہوں۔۔۔ "

لیزا نے اس سے کوئی دوسرا سوال نہ کیا۔۔اسے معلوم تھا وہ پریشان ہے۔۔۔اثبات میں سر ہلاتے لیزا نے ہوٹل کے روم کا دروازہ بند کر لیا تھا۔۔

اسکا ارادہ اس وقت یہاں کے سب سے مشہور پیازا (چوک) پر جانے کا تھا۔۔۔

جہاں کا سیاحی مرکز تین فاؤنٹین ہیں جن کے (piazza navona) پیازا نوونا اوپر طرح طرح کی مورتیاں پیوست ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

یہاں کی دوسری چیز جو مشہور ہے یا یہ کہیں کہ لوگ پسند کرتے ہیں وہ ہے یہاں کی کافی ۔۔۔کو کو بینز سے بنی گرما گرم کافی بہت دلچسپی رکھتی ہے خاص طور پر گرتے ہوئے پانی کے فاؤنٹین کے ساتھ بیٹھ کر پینے میں۔۔۔۔

وہ ہاتھ میں کافی کا کپ لیئے اس فاؤنٹین کے پاس کھڑی تھی۔۔ جس کے اوپر ایک مرد ذات کی مورت تھی اس کے ہاتھ میں پکڑے جام سے پانی بہتا تھا۔۔۔

کافی کا گرما گرم سرمئی بادلوں جیسا بھاپ ہوا میں اڑتے نہ تھک رہا تھا۔۔۔ سردی سے لال ہوتی سرخ ناک گلابی ہونٹ جن پر اسنے کچھ نہ لگایا تھا وہ معصوم سا چہرہ لیئے اس وقت بہتے پانی کو دیکھنے میں اس قدر مدہوش تھی کہ جیسے یہ دنیا کا آخری کام ہو۔۔ پھر سماویہ کی سرمئی آنکھوں کے سامنے اچانک وہ گرم کافی کا بھاپ آگیا۔۔۔ ایک سرور کی کیفیت میں وہ اس بھاپ کا تعاقب کرتی نگاہیں نیچے لا رہی تھی تب سرمئی آنکھوں سے وہ شہد سی چمکتی آنکھیں ٹکرائیں۔۔۔

یکدم جو ہوا وہ اسکے سمجھ نہ آیا ذہن کے پار کچھ دھندلا سا لہرایا مگر اڑتے سرمئی کافی کے بھاپ سے ذہن کے پردوں پر آئی بات زیادہ دیر تک نہ ٹکی۔۔

پھر کچھ ہی لمحے میں وہ چہرہ بھی واضح ہو گیا کوئی بھاپ اب رستے میں نہ آ رہا تھا وہ دیکھ سکتی تھی۔۔

جینز کے اوپر بلیک ہائی نیک اور سلیو لیس جیکٹ پہنے ہوئے تھا(آج اسکا مفلر نہیں تھا ساتھ)وہ بھی چمکتی ہوئی آنکھوں سے اسہی کو دیکھنے لگا۔۔۔داڑھی جو اب اچھے سے سیٹ کی ہوئی تھی وہ اب پہلے کی طرح چہرے پر بکھری بکھری نہیں لگتی تھی۔۔۔

گوری رنگت پیچھے سے آتی تیز روشنی کی وجہ سے دبی ہوئی تھی۔۔۔

پھر وہ جب پورا معائنہ کر چکی تو اسے احساس ہوا کہ بہرام چلتا ہوا اس تک پہنچ چکا ہے۔۔۔

"... لگتا ہے کسی نے مجھے گھورنے کا ٹھیکا اپنے سر لے لیا ہے "

بہرام کی آواز سے وہ پوری طرح سے اس سحر سے آزاد ہوئی جو اسکی کھولتی ہوئی کافی کو بھی اب نیم گرم کر چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" نہیں۔۔وہ بس۔۔۔ "

سماویہ خفت مٹاتے ہوئے مسکرا کر بولی اور جو لٹیں کافی دیر سے چہرے پر تھیں انہیں پیچھے کیا۔۔۔اسکے بال آج بلکل ویسی ہی ڈھلے تھے ایک چوٹی میں۔۔۔ بلکل ویسے ہی اسکے چہرے کا طواف کرتی لٹیں بھی جھول رہی تھیں جو بلکل شاہی حویلی کی سماویہ کی طرح تھیں۔۔۔۔

مگر نہیں بہرام نے دیکھا وہ شاہی حویلی والی سماویہ نہیں لگ رہی تھی نہ ہی وہ لانگ فراک کے اوپر کوٹ پہنے۔۔پونی میں ڈھلے بالوں والی آکسفرڈ کی سٹوڈینٹ لگ رہی تھی۔۔۔۔ آج وہ پھر کچھ اور لگ رہی تھی۔۔۔جینز پہنے بلیک ہڈی میں ملبوس۔۔۔

چہرے پر نہ سٹوڈینٹ والی شوخیاں تھیں نہ ہی حویلی والا لاابالی پن بلکہ وہ بہت سنجیدہ تھی ۔۔۔آج پھر سچ میں وہ بہرام کو کچھ اور لگی۔۔۔۔

" ویسے اس طرح مل کر اچھا لگا ڈیئر سٹوڈینٹ "

بہرام نے مسکراتے ہوئے آرام دہ لہجے میں کہا۔۔۔اسنے غور کیا بہرام کے ہاتھ میں بھی کافی کا کپ تھا۔۔۔اور یقیناً وہ آدھی پی بھی چکا ہے کیونکہ کپ میں اب آدھی کافی بچی تھی ۔۔مگر بھاپ اب تک نکل رہا تھا۔۔۔تو کیا وہ گرم کافی پینے کا عادی ہے۔۔۔؟

" مجھے بھی اچھا لگا۔۔۔آپ سے ایک نئی جگہ۔۔ایک نئے طریقے سے مل کر۔۔ "

سماویہ نے کافی کا پہلا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔اگر وہ کچھ دیر اور انتظار کرتی تو اسکی کافی پھر ڈھنڈی ہو چکی ہوتی۔۔۔

" تم یہاں۔۔۔؟نیو ائیر منانے آئی ہو۔۔۔؟ "

www.novelsclubb.com

بہرام نے کافی کا گھونٹ بھرا اور فاؤنٹین کے گرد چلنے لگا۔۔۔

" نہیں لیزا کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔ایسے ہی بس چھٹیاں ہیں نہ۔۔ "

وہ بھی بہرام کا ساتھ دیتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

" اور آپ کا آنا کیسے ہو گیا۔۔۔؟ "

اسنے بہرام کو دیکھتے ہوئے کہا جو گھونٹ گھونٹ کافی پیئے جا رہا تھا۔۔۔ پھر اپنی جیکٹ کی جیب سے ہاتھ میں ایک بیگ نکالا۔۔۔ سماویہ نے دیکھا اس میں شاید مونگ پھلیاں تھیں اپنے چھلکوں سے آزاد۔۔۔۔

وہی پرانا کام۔۔۔۔ بھائی کی ڈیلز جو کہ کسی باہر "

" ملک میں ہوں تو مجھے پھر اپنا چھپا ہوا ہنر منوانا پڑتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسنے سماویہ کے آگے اپنی چوڑی ہتھیلی کی جس پر مونگ پھلی کے دانے پڑے تھے۔۔۔

" سردی کے موسم میں کافی کے ساتھ۔۔ شاید تمہیں اچھا لگے۔۔۔ "

بہرام کے اس طرح کہنے پر اسنے اسکے ہاتھ سے مونگ پھلی اٹھالی۔۔۔

" ویسے مجھ سے تو کبھی یہ مونگ پھلیاں چھیل کر رکھنے والا کام نہ ہو۔۔ "

سماویہ کی بات پر وہ ہنس دیا۔۔۔

" بہرام داؤد ایک فارغ انسان ہے۔۔۔پھر بے روزگاری میں مونگ پھلی تو چھیل ہی سکتا ہے۔۔۔"

سماویہ نے دیکھا شاید سردی کی وجہ سے اسکی آنکھ کے کناروں سے پانی نکل رہا تھا جسے اسنے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ بھی ہلکا سا ہنس دی اور بہرام نے پھر مونگ پھلی والی ہتھیلی اسکے سامنے پھیلائی

۔۔۔۔

اس شخص کو کیسے پتا چلا کے اسکی مونگ پھلی ختم ہو گئی ہے وہ بھی اس سے آگے چلتے ہوئے

چلتے چلتے اسکی نظر سامنے بنے فاؤنٹین پر پڑی پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے نظر پیچھے کی جہاں ایک دوسرا فاؤنٹین نظر آیا۔۔۔اور پھر وہ والا فاؤنٹین جس کے ساتھ وہ چل رہی تھی۔۔۔

تین فاؤنٹین کو ایک پیاز میں ڈھالا

سیاحت کا جنون مجھ میں بسا ہے سارا

www.novelsclubb.com

سماویہ کے دماغ میں بس یہی چیز کلک کری۔۔۔۔تین فاؤنٹین ایک ہی اسکوائر پر۔۔۔

صرف پیاز انوونا میں ہی ہیں۔۔۔تو کیا ایجنٹ مارس نے یہاں بلایا تھا اسے؟

" سماویہ کبھی ویٹیکن سٹی گئی ہو۔۔۔؟ "

وہ جو فاؤنٹینز میں کھو گئی تھی بہرام کی آواز پر چونکی وہ اب مڑ کر فاؤنٹین سے ٹیک لگا گیا تھا

۔۔۔

کافی اسکی ختم ہو چکی تھی اور مونگ پھلیاں وہ تقریباً کھا ہی چکا تھا۔۔۔

" نہی۔۔ نہیں تو۔۔ کیوں وہاں ایسا کیا ہے۔۔ "

افف سماویہ کی تو کافی بھی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔۔

ارے دنیا کا سب سے چھوٹا ملک ہے۔۔۔اور وہاں کی مزے دار بات یہ لگی کہ وہاں "

" شادی کرنا بہت مشکل ہے۔۔

بہرام نے ہلکا سا ہنستے ہوئے کہا۔۔ سماویہ کو بہرام کی بات سے دلچسپی ہوئی۔۔۔

چھوٹا ملک۔۔۔اچھا ہاں جو یہی روم کے اندر ہی واقع ہے۔۔۔تو شادی کیوں مشکل ہے "

"۔۔؟

سماویہ کا دماغ پھر سے کچھ کلک کرنے جا رہا تھا۔۔

ہسپتال اور ذریع امداد کی قلت ہے وہاں۔۔۔ "

" اِن ڈائریکٹلی مجھے لگتا ہے کہ وہ لوگ بچوں سے ڈرتے ہیں۔۔۔

بہرام کی بات پر وہ بے ساختہ ہنسی تھی۔۔اسنے بڑے ہی محو انداز میں سماویہ کو دیکھا۔۔۔

وہ کچھ دیر پہلے والی سنجیدہ سی کھڑی سماویہ کو فاؤنٹین کے گرد ہی کہیں پیچھے چھوڑ آئی تھی

۔۔۔

www.novelsclubb.com

" سماویہ۔۔۔!کیا کبھی کسی کو جاننے کی کوشش کی ہے..؟ "

اسکی سرمئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اسنے تحمل سے پوچھا جبکہ وہ اپنے گرد ہاتھ باندھ گیا تھا شاید مونگ پھلیوں سے دل بھر گیا تھا اسکا۔۔۔

" اور کسی کو کیسے جانا جائے۔۔؟ "

سماویہ نے شاید اسکی توقع کے برعکس جواب دیا تھا تبھی وہ چونک کے مسکرایا۔۔۔

" کسی کو بھی دنیا کی نظر کے بجائے اس نظر سے دیکھنا جو اللہ نے اپنی قدرت دیکھنے کے لیے دی ہے ہمیں۔۔۔ جس نظر میں کوئی پیمانہ نہ ہو۔۔ بس کسی کو بھی جاننے کے لئے اِس نظر سے دیکھنا چاہئے۔۔ ترازو سے تولتی ہوئی نظروں سے نہیں۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

بہرام کی بات پر وہ مسکرا دی۔۔۔ سماویہ کو ایک وقت لگا کہ بہرام کی آنکھیں چمک رہی ہیں سامنے سے پڑتی مصنوئی روشنی کسی افشاں کی طرح چمک پیدا کر رہی تھیں۔۔۔ یقیناً اللہ نے ان آنکھوں میں وہی نظر دی ہو گی جس کی وہ بات کر رہا ہے۔۔۔

شفاف نظریں۔۔ جو صرف سچ دیکھتی ہیں۔۔۔۔

"آپ کے دماغ میں اتنی وزنی باتیں آکیسے جاتی ہیں۔۔ "

ناجانے اس وقت کون سی کشش تھی وہ اسکی آنکھوں سے اپنی نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی

۔۔۔

" شاید بہت فارغ انسان ہوں اسلئے۔۔ "

اسنے سر میں ایک پھیرتے ہوئے کہا جبکہ بہرام کی بات پر وہ بھی ایک بار پھر ہنسی تھی۔۔

ویسے تمہیں پتا ہے دنیا میں جتنی بھی اچھی، وزنی اور اس طرح کی باتیں جو اسکالر کرتے "

ہیں جن سے چاہے انسان کا ذاتی معاملہ بھی کیوں نہ ہو۔۔ان سب کا ایک ہی مقصد ہوتا

" ! ہے۔۔

" مقصد؟اور وہ کیا۔۔؟ "

سماویہ نے بہت تجسس سے پوچھا۔۔۔

" دنیا سے برائی کو ختم کرنا۔۔۔بس یہی ایک مقصد ہوتا ہے ان سب باتوں کا۔۔۔۔ "

بہرام نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھوں کو جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔۔۔شاید اسے ہاتھوں میں ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔

" کافی اچھی باتیں کرتے ہیں آپ۔۔۔ "

سماویہ بھی اسکی طرح فاؤنٹین سے رُخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔اور کافی... کپ کے نچلے حصے میں لگی ٹھنڈی کافی ڈسٹ بن کی امان ہو گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" کیا مطلب۔۔۔ تمہیں یہ بات آج معلوم ہوئی ہے۔۔؟ "

بہرام کو جھٹکا ہی لگا تھا۔۔۔اسنے سماویہ کو چونک کر دیکھا جو یقیناً اپنی ہنسی چھپا رہی تھی

۔۔۔۔

" نہیں میرا مطلب مجھے اندازہ آج ہوا۔۔۔ "

سماویہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

" لگتا ہے تم نے مجھے جاننا شروع کر دیا ہے۔۔۔ "

بہرام سامنے کیفے کو گھورتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ سماویہ نے اس بات پر گردن موڑی تھی

۔۔۔

www.novelsclubb.com

" کیا میرے پاس بھی وہ آنکھ ہے جو سچ دکھا دے۔۔جس سے میں کسی کو بھی پہچان لوں

۔۔۔؟ "

بہرام اسکی بات پر مسکرایا تھا۔۔سامنے کیفے کا شیشہ کھلتا تو کبھی بند ہوتا دیکھائی دیتا۔۔۔

ہر انسان کے پاس ہوتی ہے وہ آنکھ۔۔۔اور اسے کہتے ہیں دل کی آنکھ۔۔۔جو صرف سچ " دکھاتی ہے۔۔۔وہ پیمانے نہیں بنانے لگ جاتی کسی کو دیکھ کر۔۔۔اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک جیسا بنایا ہے نہ۔۔۔پھر وہ کیسے کسی کو کم زیادہ عقل و شعور دے سکتا ہے؟ یہ تو ہم "انسان ہیں جو اسکا صحیح استعمال نہیں کرتے۔۔۔

بہرام کی باتوں سے اسکے ہونٹوں پر تبسم بکھر گئی۔۔

لاجواب۔۔

www.novelsclubb.com

" اچھا میرے ساتھ روم گھومنے چلو گی؟ "

بہرام نے تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد بولا۔۔۔

" کس دن۔۔۔؟ "

سماویہ نے دونوں ہاتھوں کو منہ تک لے جاتے ہوئے ہاتھوں کو بھاپ دیتے آپس میں رگڑا ۔۔شاید سردی بڑتی جارہی تھی۔۔

" کل تو نہیں پرسوں چلتے ہیں۔تم بتاؤ چلو گی؟ "

اس وقت وہ دونوں بغیر تمہید باندھنے بول رہے تھے کوئی تکلف انکے درمیان نہیں تھا ۔۔۔

بہرام کی نظریں اسکے چہرے پر جا ٹکیں۔۔

www.novelsclubb.com

" ! ٹھیک ہے پھر۔۔۔پرسوں صبح دس بجے۔۔ "

سماویہ نے ہاتھوں کو بازوؤں پر لپیٹتے ہوئے کہا۔۔۔اور بہرام کو دیکھا جو پہلے ہی اسے دیکھے جارہا تھا۔۔۔

" پرسوں دس بجے۔۔پیازادی نو وناپر۔۔ "

سماویہ نے اسکی بات پر مسکراتے ہوئے سر ہلادیا۔۔۔

" سماویہ۔۔ "

وہ جو یقیناً جانے کے لیے پلٹ گئی تھی۔۔۔بہرام کی آواز پر واپس مڑی۔۔۔

" جی۔۔۔ "

وہ اب تک اپنے بازوؤں کو سہلا رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" پرسوں گرم کپڑے پہن کر آنا۔۔۔گڈ بائے۔۔۔ "

بولتے ہی وہ چلا گیا۔۔۔

اور ابھی میں ہوٹل تک ایسے ہی تھر تھراتے ہوئے جاؤں وہ کچھ نہیں۔۔ سماویہ نے دل میں سوچا۔۔۔

مگر وہ نا جانے کیوں مسکرا دی۔۔

سامنے کیفے کا دروازہ اب تک کھل بند ہو رہا تھا فاؤنٹین کے گرد لوگ اب تک موجود تھے جبکہ ہوا میں سرد ہواؤں نے زور پکڑ لیا تھا۔۔۔

اسکا دل جو یہاں آنے سے پہلے تک بوجھل تھا اب ہلکا پھلکا سا لگا۔۔۔ وہ پر سکون سی تھی ۔۔۔

دور سے اسنے دیکھا پیٹر بھی بہرام کے ساتھ اڑتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔ آہ اب کی بار وہ پیٹر سے بھی نہیں مل پائی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح وہ کچھ کرنے نکلی تھی۔اپنے سوتیلے باپ سے ملنے آئی تھی وہ۔۔۔یہ ٹراسٹیویرے کی گلیاں تھیں۔۔ٹراسٹیویرے پیازانوونا سے تقریباًایک اشاریہ نو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔۔۔وہاں فلحال تو پیدل جانا منع ہے اسلئے لوگ میٹرو بس جیسی ٹرین میں صفر کر کے یہاں آتے ہیں۔۔۔

دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ مہنگا علاقہ تو نہیں مگر Trastevere ٹراسٹیویرے وہ بہت بہتر کشادہ اور خوبصورت علاقہ تھا۔۔۔چوڑی چھوٹی گلیاں جہاں رنگین عمارتیں اور گھر جنکی بالکونی انکی خوبصورتی کا خاصا تھیں۔۔۔گھروں اور گلیوں میں ایک قطار کی طرح رکھے ہرے بھرے رنگین گملے نظر آتے تھے۔

کہیں کہیں تو گھنی بیلیں گلیوں کے چوراہے پر ایک ہراسا جال بنا لیتی تھیں۔۔۔جو کہ کسی فیری ٹیل میں گم ہو جانے کے لئے بہت تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ رنگین اور ہرے بھرے نظارے ایک وقت کے لئے اسے دھکیلتے ہوئے بیتے زمانوں میں لے آئے۔۔۔

جب وہ اپنے ماں باپ کی انگلی پکڑے ان ہی گلیوں میں گھنٹوں چہل قدمی کیا کرتی تھی

پھر ایک دن اس ہی طرح گھومتے گھومتے سعود ابراہیم انکی ہنسی خوشی زندگی میں آیا اور اسکی ماں۔۔۔ماہ جبیں کو اپنا دیوانہ بنا گیا۔۔۔اور شاید خود ماہ جبیں کا دیوانہ بن گیا۔۔۔

بابا (بَشر سلطان) کو لگتا تھا کہ وہ ایک اچھا انسان ہے۔۔اور انکا بہت اچھا دوست بن چکا ہے مگر نہیں وہ انکا دوست کبھی نہ تھا۔۔۔وہ تو بس ماہ جبیں کو لینے آیا تھا انکی زندگی میں سے

سماویہ بارہ یا تیرہ برس کی تھی جب ماہ جبیں نے بَشر کو چھوڑ دیا۔۔۔اور یہیں ان ٹراسٹیویرے کی گلیوں کو اپنا ماننے لگیں۔۔۔

وہ اکثر یہاں اپنے بابا سے چھپ کر اکیلے گھنٹوں گھومتی تھی۔۔۔کہ کہیں تو اسکو اپنی ماں نظر آجائے تو وہ انہیں اس علاقے سے چھین کر لے جائے۔۔۔ سعود ابراہیم سے اپنی ماں کو چوری کر کے کہیں دور لے جائے۔۔اس پر شروع سے بارش کا اثر نہ ہوتا تھا بھلے سے وہ بعد میں کتنا ہی بیمار کیوں نہ پڑ جائے۔۔۔اس دن بھی وہ اس ہی طرح ان گلیوں میں گھوم

رہی تھی جب اسے معلوم ہوا کہ اسکی ماں کو کینسر کا مرض لاحق ہے اور بیماری اتنی بڑھ چکی ہے کہ وہ بس اب کچھ ہی دن کی مہمان ہیں۔۔۔

وہ سعود ابراہیم کے گھر کے باہر کھڑی تھی۔۔۔اور تیز بارش میں بھیگتی جا رہی تھی۔۔ اسکے بعد سے وہ کبھی اس علاقے میں نہ آئی۔۔اپنی ماں کے مرنے پر بھی نہیں آئی تھی۔۔ اسے سعود ابراہیم کی طرف سے بہت سے پیغام ملتے رہے تھے کہ اسکی ماں ملنا چاہتی ہے اس سے۔۔ لیکن نا ہی اسنے بشر صاحب کو بتایا ان پیغامات کا اور نہ ہی کبھی خود نے ہمت کی جانے کی۔۔۔

یہاں تک کہ ماہ جبیں دنیا سے چلی گئیں۔۔۔کہتے ہیں کہ وہ بہت عزیت میں تھیں اور بس سماویہ کو ہی پکار رہی تھیں۔۔۔

وہ اپنی ماں سے نفرت نہیں کرتی تھی مگر ان سے ملنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔بشر سلطان کے ساتھ رہنے کا بھی اسکا اپنا فیصلہ تھا کہ وہ ماں کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔

رشتے دار بہن بھائی اور کزنز سے تو ساری زندگی ہی محروم رہی تھی۔۔ مگر پھر ماں بھی چھوڑ جائے تو!۔۔

اسکے لئے بس آخر میں اسکے بابا ہی تھے جو اسکی کل کائینات تھے مگر چند سالوں میں وہ بھی اسے اکیلا چھوڑ گئے۔۔۔

کیا فائدہ تھا اسکے پاس اتنی دولت کا جبکہ وہ اپنوں کو ہی نہیں خرید سکتی تھی۔۔۔

وہ رنگین گلیاں پار گئی تھی جبکہ اب بڑی عمارتیں اور ہوٹلوں کے نظارے نظر آرہے تھے۔۔)

پڑھائی مکمل ہو جانے کے بعد وہ ایک ایجنسی میں اپلائی کرنے گئی۔۔۔اسے بچپن سے ایجنٹ بننے کا بہت شوق تھا۔۔۔یا پھر کسی فورس میں جانے کا برائی کو ختم کرنے کا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر اسے ریجیکٹ کر دیا گیا۔۔

وہ بہت ٹوٹے دل کے ساتھ واپس جا رہی تھی جب ایک سینئیر آفیسر نے اس سے کچھ کہا

۔۔۔

اور بس انکے اس دو تین جملوں نے اسکی زندگی بدل ڈالی۔۔وہ اٹلی واپس گئی اور ایس آئی کے ساتھ کام کرنے لگی۔

اسے کیا دنیا میں کسی کو نہیں معلوم کہ ایس آئی ہے کون۔۔۔سماویہ کو بھی نہیں۔۔۔

ایک گہرہ سانس خارج کرتے وہ سعود ابراہیم کے محل نما گھر کے باہر کھڑی تھی۔۔

وہ سفید اور کالے امتزاج کا گھر تھا جو کہ یقیناً کسی محل سے کم نہیں۔۔۔پر اسے وہ کالے اور سفید رنگ میں بساط نظر آئی۔۔۔وہ محل اسے۔۔شطرنج کا محل لگا۔

اسنے ابھی آگے بڑھ کر دیوار میں نسب فون کو بھی نہیں اٹھایا تھا کہ دروازہ اندر کو کھلا اور ایک گارڈ نمودار ہوا۔۔وہ دیکھنے میں نوجوان لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے اندر جانے کے اشارے پر قدم اٹھائے اور گارڈن نما حصہ پار کر گئی جہاں ہریالی، فاؤنٹین اور ایک عدد سکلپچر بھی تھا۔۔۔

اندر جاتے ہی اسے گرمائش کا احساس ہوا۔۔۔ مطلب پورے گھر میں ہیٹر چل رہا ہے جگہ جگہ پر ملازم تھے۔۔ بھلا ایک شخص کے لیے اتنے ملازم۔۔

گھر بہت ہی انوکھا تھا۔۔ یہ کہنا غلط نہیں کہ یہ گھر خود ایک اینشینٹ پیس تھا۔۔

وہ ایک لڑکی کو فالو کرتے ہوئے اس کمرے تک پہنچی جو سعود ابراہیم کا تھا۔۔ یعنی اسکی ماں بھی یہیں۔۔۔

وہ اور کچھ سوچتی جب دروازہ کھلا اور وہ لڑکی جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مجھے معلوم تھا تم ضرور آؤ گی۔۔۔ "

وہ دروازہ کے پار کھڑا اندر آنے کا اشارہ کر رہا تھا جس پر سماویہ دل تھام کر اندر آ گئی۔۔ ایک بے چینی جو کل رات سے تھمی تھی وہ اب پہلے سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس وقت وہ بلیک ہائی نیک کے اوپر کوٹ پہنے ہوئے تھے۔۔ بھلا اس پچاس سالہ شخص کو یہی ملا تھا پہننے کے لئے۔۔

سماویہ اس صوفے پر بیٹھ گئی جو بڑی کھڑکی کی طرف رکھا تھا۔۔۔

بچپن کے بعد وہ اب آئی تھی اس گھر میں۔۔۔ کمرے کا نقشہ آج بھی ویسا ہی تھا ایک ایک چیز بالکل پہلے جیسی تھی حتیٰ کے وہ راکنگ چیئر بھی جس پر وہ اپنے بابا کی اجازت لے کر گھنٹوں بیٹھ کر جھولے کے مزے لیتی رہی تھی۔۔۔

تمہیں پتا ہے اسی راکنگ چیئر پر بیٹھ کہ وہ تمہیں پکارتی تھی۔۔۔ تمہیں بھی تو کتنی " پسند تھی نہ۔۔

www.novelsclubb.com

سعود ابراہیم نے اسکی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے کہا جو راکنگ چیئر سے نظریں نہیں ہٹا رہی تھی۔۔۔

" وہ سب بچپنا تھا بچپن کی باتیں تھیں۔۔ "

سماویہ نے انکے چہرے کو دیکھا جہاں کوئی پریشانی نہ تھی۔۔بلکہ کتنا سکوت طاری تھا انکے چہرے پر۔۔

" خیر میں آپ سے پرانی باتیں کرنے نہیں آئی۔۔سیدھی بات کرونگی۔۔آپ میرا پیچھا کیوں کرتے ہیں۔۔؟ کیوں وہ سب بھیج رہے ہیں مجھے۔۔

اس نے بڑی جرت سے کہا سعود ابراہیم پہلی بار مسکرا کر پلٹ گئے۔۔اور سامنے بڑی سی دیوار کے ساتھ لگی ٹیبل پر کینڈلز جلانے لگے جو ایک قطار میں تھیں جبکہ پورے کمرے میں ہی۔۔

www.novelsclubb.com

" میں تمہارا پیچھا نہیں کرتا بس تم پر نظر رکھتا ہوں کہ کہیں کبھی تمہیں کوئی پریشانی نہ پیش آئی۔۔۔اور وہ چیزیں تمہیں دینا تھیں جبکہ وہ بریسلٹ تو تمہاری امانت ہی تھا۔۔۔اور تم ماہ جبیں کی امانت ہو بھلا کیسے چھوڑ دوں اس طرح۔۔

انہوں نے ماچس جلاتے موم بتیاں جلانی شروع کیں۔۔کمرے میں صرف ہلکی باہر کھڑکی سے آتی روشنی تھی۔۔شاید سعود ابراہیم کو آج بھی موم بتیوں کی روشنی پسند تھی۔

۔

" اور آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے۔۔؟ "

سماویہ نے ایجنٹ والے معاملے پر بحث کو فلوقت پرے کیا اور اصل وجہ پوچھی۔۔

" اچھا سوال کیا ہے۔۔ "

سعود ابراہیم نے ایک اور موم بتی جلائی۔۔جبکہ ایک ملازم اندر کھانے کی ٹرالی پر رکھی چیزیں میز پہ لگاتے چلا گیا۔۔۔جس پر ناشتے کے لوازمات تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے سعود ابراہیم کو دیکھا وہ اب بھی اپنے کام میں مشغول تھے۔۔مطلب وہ یہاں انہیں موم بتیاں جلاتے ہوئے دیکھنے کے لیے بیٹھی ہے۔۔

میں تم سے بس یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔کیا تم مجھے قتل کر سکھتی ہو؟اتنی نفرت ہے "
" کیا مجھ سے کہ مجھے مار سکو؟

سماویہ کو ایک وقت کے لئے تو کچھ سمجھ نہ آیا۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔

" کیا مطلب۔۔می میں کیوں کرنے لگی قتل۔۔ "

اسکی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔سعود ابراہیم اب تک ویسے ہی موم بتیوں میں مشغول تھے
۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سب وقت پر پتا چل جائے گا۔۔۔خیر تمہاری آواز کی لڑکھڑاہٹ نے یہ ثابت کر دیا "
" کہ تم نہیں مار سکتیں۔۔چلو ٹھیک ہے۔۔خوشی ہوئی سن کر۔۔

اب انہوں نے دوسری ٹیبل کی طرف رخ کیا اندھیرے سے اسکے چہرے کے تاثرات واضح نہیں تھے۔۔۔

" مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔ بھلا میں کیوں مارونگی کسی کو۔۔۔ میں قاتلہ نہیں ہوں۔۔ "

سماویہ نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔۔۔ آخر وہ کیوں مارنے لگی انہیں۔۔۔ بھلے سے وہ نفرت کرتی ہے مگر وہ مار نہیں سکتی۔۔

" تم قاتلہ نہیں ہو اور مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کبھی نہیں بنو گی۔۔ مگر تم کچھ اور بھی ہو کیا تم بھول رہی ہو۔۔؟ "

www.novelsclubb.com

سعود نے گردن پوری نہ موڑی بس نظریں اپنے کندھے پر کیں جہاں سے پیچھیں دیکھیں تو سماویہ پریشان چہرہ لئے بیٹھی تھی۔۔۔

" میں۔۔میں کیا ہوں۔۔ "

" تم بتاؤ کہ تم کیا ہو مجھے تو سب معلوم ہے۔۔ "

یہ بول کر وہ واپس موم بتیاں روشن کرنے لگے۔۔

" میں ایس آئی کے لئے کام کرتی ہوں۔۔اور وہ میری اپنی مرضی ہے۔۔ "

سماویہ نے تحمل سے کہا وہ جانتی تھی کہ وہ سب جانتا ہے۔۔

واقع۔۔خیر عجیب بات ہے اس شخص کے لیے کام کرتی ہو جس کو کبھی دیکھا بھی نہیں "

"۔۔

کیا وہ اس پر ہنس رہے تھے یا پھر یہ طنز تھا۔۔۔

" ! اسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔۔۔ "

سماویہ کو لگا شاید وہ اسکی کم عقلی پر ہنس رہے ہیں۔۔۔

" خیر دیکھنے کو تو پوری دنیا نے دیکھا ہوا ہے تم بھی دیکھ لو گی۔۔ "

اب وہ سماویہ کی طرف بڑھے تھے اور اسکے پاس بیٹھ گئے جبکہ سماویہ نے یکدم دیکھا تو وہ برابر میں رکھی ٹیبل پر ایک آخری کینڈل جلا رہے تھے۔۔۔ کمرہ اب روشنی سے بھر چکا تھا ۔۔۔

" آپ کو ایس آئی سے کیا کام ہے۔۔؟ "

www.novelsclubb.com

سعود ابراہیم نے سماویہ کو دیکھا وہ یقیناً اندر سے ڈری ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔

مجھے تو کوئی کام نہیں مگر تم جانتی ہو جو شخص تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے اسے بہت کام ہے "

"۔۔۔

سماویہ کی نظر اسکے ہاتھ میں پڑی جہاں ماچس کی تیلی جلتے ہوئے انکی انگلیوں کے قریب تر آ رہی تھی۔۔۔

اور میں تمہیں صلح دیتا ہوں کہ اس ہفتے کی آخری رات ایس آئی سے اس شخص کو ملوا "

" دینا۔۔۔

سماویہ کو انکی آواز میں یکدم ایک جنونیت نظر آئی تھی۔۔۔آگ کے شعلے انکی انگلیوں کے قریب ہو گئے تھے۔۔ مگر انہوں نے ذرا بھی ہاتھ نہ ہلایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مجھے معلوم ہے تم یہاں کہانی ختم کرنے آئی ہو۔۔میری بات مانو گی نہ۔۔؟ "

ان نیلی آنکھوں نے اسکے اندر ڈر کی لہر دوڑا دی تھی۔۔وہ شاید اس وقت سعود ابراہیم کے سحر میں چلی گئی تھی۔۔

" بتاؤ سماویہ۔۔۔بابا کی بات مانو گی نہ۔۔؟ کہانی کو ختم کر دینا۔۔کرو گی نہ ایسا ہی۔۔؟ "

سماویہ نے اثبات میں سر ہلایا اسکی سرمئی آنکھوں میں نمی آٹھہری تھی۔۔سعود ابراہیم نے ماچس کی تیلی کو زمیں پر دور کر پھینکا۔۔

اور وہ اٹھ گئے سماویہ کا اٹکا ہوا سانس بھی باہر نکلا۔۔۔

یہ کیا شخص ہیں۔۔کیا حقیقت ہے جو سماویہ کو نہیں معلوم کیا ہے جس کا وقت آنے والا ہے

۔۔۔

سماویہ اپنا خیال رکھنا۔۔یہ تمہاری ماں کی نصیحت ہے۔۔۔میرے بعد تم پر شاید کوئی "

" نظر رکھنے والا بھی نہ ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے سعود ابراہیم کی آواز میں یوں لگا جیسے اسکے بابا نے کہا تھا سماویہ بیٹا اپنا خیال رکھنا۔۔

وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔یہاں تو ہر گز نہیں۔۔

کتنے سوال لے کر وہ آئی تھی یہاں مگر سب حلق میں کہیں دفن ہو گئے تھے۔۔۔

چلو خیر کچھ کھالو میں تو جا رہا ہوں پھر ملیں گے ایک آخری دفعہ۔۔اور ہاں یہ میری "
"کاغزی بیٹی کے لئے۔۔

انہوں نے ایک اور باکس اسکے سامنے رکھا تھا جبکہ سماویہ تو آخری دفعہ، اور کاغذی بیٹی کے الفاظ پر ہی سن ہو گئی تھی۔۔۔ کتنی تکلیف تھی ان الفاظوں میں۔۔۔

" Ciao bella figlia ... "

(خدا حافظ پیاری بیٹی)

www.novelsclubb.com

وہ اٹالین زبان میں اسے خدا حافظ کہہ کر کمرے میں اسے اکیلا چھوڑ گئے تھے۔۔۔

کیا ہونے والا ایسا ہے جس کا سماویہ کو علم نہیں؟۔۔

باب بارہواں: نکاح کی شام

سعود ابراہیم شاید گھر سے ہی چلے گئے تھے۔۔۔۔ساویہ سکتے سے نکل کر جب ہوش میں آئی تو پتا چلا گھر میں اسکے علاوہ صرف ملازم ہیں۔۔اسنے سارے لوازمات جن کو سعود ابراہیم نے منگوایا تھا ویسے کا ویسے ہی واپس بھجوا دیا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ ساویہ اب ان تصویروں کے سامنے کھڑی تھی جن کو اکثر سعود ابراہیم بھی اس ہی طرح محو ہو کر گھنٹوں دیکھتا رہتا تھا۔۔یہی تصویریں تو سعود ابراہیم کے دیئے پچھلے باکس سے بھی نکلی تھیں۔۔

وہاں ایک تصویر میں وہ بہت شرارتی لگ رہی تھی جس میں اسکے ساتھ اسکے بابا(بشر صاحب) بھی کھڑے تھے۔۔

سماویہ کے چہرے پر ایک درد بھری مسکراہٹ آگئی۔۔

! اپنوں کے بغیر زندگی کتنی ویران لگتی ہے نہ

پھر لوگ کیسے اپنوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟ کیا انکے سینے میں دل نہیں ہوتا۔۔ یا وہ بہت زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔۔ کہ اس بے درد دنیا میں آرام سے اکیلے رہ لیتے ہیں۔۔

ایک گہرہ سانس ہوا میں چھوڑتے وہ پلٹی تھی۔۔ سعود ابراہیم کی جلائی ہوئی موم بتیاں کمرے کو اب تک روشن کرے ہوئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے سے نکل ہی رہی تھی جب نظروں میں کچھ ٹھٹکا۔۔۔

وہیں جلتی موم بتیوں کے بڑے سے اسٹینڈ کے پاس ایک لفافہ رکھا تھا۔۔۔

لفافے کو دیکھتے اسے اپنا باکس بھی یاد آیا جو سعود ابراہیم اسے ابھی کچھ دیر پہلے دے کر گئے تھے۔۔۔

سماویہ نے کچھ سوچتے ہوئے وہ لفافہ اٹھایا اور پھر باکس بھی اٹھا کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔

"میڈم آپ نے کچھ کھایا نہیں سر نے سختی سے تاکید۔۔"

کوئی بات نہیں با۔۔میرا مطلب ہے وہ کچھ نہیں کہیں گے کہہ دینا مجھے دیواروں کے ساتھ بیٹھنے کا شوق نہیں۔۔۔"

سماویہ نیچے آئی تو ملازم کی بات کاٹ کر اپنی بات سمجھائی اور گھر سے نکل گئی۔۔

www.novelsclubb.com

اس سفید اور سیاہ رنگ کے محل میں وہ اب زیادہ دیر تک نہ ٹک سکھتی تھی۔۔اس شطرنج کے محل میں وہ اور نہیں رہ سکھتی۔۔۔

اس کہانی کو اب جلد ختم کرنا ہے۔۔۔

سماویہ نے جب سے وہاں کی ساری باتیں بتائی تھیں لیزا تب سے ہی اسکے سر پر کھڑی بولتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

" کیا مطلب تم وہاں گئیں اور کچھ بھی نہیں پوچھا۔۔؟ یار سماویہ ایجنٹ مارس کو ڈھونڈنا ہے یا نہیں؟ "

لیزا نے کمر پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" نہیں۔۔مجھے اب کسی ایجنٹ مارس کو نہیں ڈھونڈنا۔۔۔میں اٹلی جس کام کے لئے آئی تھی بس وہی کرونگی۔۔ "

سماویہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔اور اپنے کام میں لگی رہی۔۔وہ کچھ پیپرز کو اسیمبل کر رہی تھی۔۔۔

" چلو خیر۔۔۔نہیں کرتی بحث۔۔اچھا یہ بتاؤ کل کہاں جا رہی ہو؟ "

لیزا نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔اور سماویہ کے ساتھ بیڈ پر ہی بیٹھ گئی۔۔

" بتایا تو تھا بہرام داؤد کے ساتھ روم کی کچھ جگہیں گھومنے جاؤنگی۔۔ "

" کیفے 7 تک تو وہ تمہیں بلکل نہیں پسند تھا؟"

www.novelsclubb.com

لیزا نے تیوری چڑھائی۔۔

" میں نے کسی بات میں اس سے پسندیدگی کا اظہار نہیں کیا "

سماویہ نے بھنویں سکیڑیں۔۔۔ایک تو یہ لیزا کے اندر کا کیڑا بھی اچانک سے جاگتا ہے۔۔

" مطلب ناپسندیدگی بھی نہیں ہے۔۔ہمم اچھا ہے۔۔ "

اور اس بات پر سماویہ نے لیزا کو گھورا تھا جس پر لیزا کی نے ہنسی روکی۔۔

ویسے مجھے تو اب بھی یقین نہیں آتا جس کے پیچھے آج بھی دنیا کی لڑکیاں مرتی ہیں وہ "

"! تمہارے بابا ہیں۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد لیزا نے پھر سے بولنا شروع کیا۔۔۔سماویہ کے ہاتھ رکے تھے مگر پھر وہ لکھنا شروع ہو گئی۔۔۔اور لیزا کی بات پر کچھ نہ بولی۔۔مطلب لاپرواہی کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دونوں کو ساتھ میں دیکھ کر لگے گا کہ بڑے بھائی اور بہن ہیں کوئی نہیں پہچان سکتا کہ وہ "
"تمہارے ڈیڈ ہیں

لیزا کی اس بات پر بھی وہ اپنا کام کرتی رہی جیسے اسے ان باتوں سے ذرا سی بھی دلچسپی نہ ہو

" ویسے یہ واقع اتنے ہی ہینڈسم ہیں یا بس میگزین میں لگتے ہیں؟ "

سماویہ نے لیزا کے ہاتھ سے میگزین لے کر بیڈ کی دوسری سائڈ پھینک دیا تھا۔ جس کو بغور دیکھتے لیزا بولے جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

" اب بولتی رہو تم۔۔ "

سماویہ کو شدید غصہ آگیا تھا۔۔اور یہ دیکھتے لیزا نے پھر کچھ بولنے کی ہمت نہ کی۔۔۔ پھر گھومنے کا سوچتی ہوئی باہر چلی گئی۔۔۔

اگلے دن وہ صبح دس بجے پیازادی نوونا پر موجود تھی۔۔۔اور بہرام کے کہے کے مطابق آج اسنے گھٹنوں تک آتی لال فراک پر اوپر سے سفید اونی رنگ کا سوئیٹر بھی پہن رکھا تھا ۔۔لمبے سیاہ ٹخنوں سے اونچے بوٹز جن کی اونچی ہیلز پیازا کے فرش پر ٹک ٹک کی آواز پیدا کر رہی تھی۔۔۔آج کمر تک آتے بالوں کو اسنے اونی ہیٹ کے نیچے کھلا چھوڑا ہوا تھا جو سفید سوئیٹر کے اوپر بکھرے بکھرے سے تھے۔۔

اس لال اونی ہیٹ پر ایک عدد سفید رنگ کی لکیر بھی تھی جو ماتھے کے اوپر آتی تھی۔۔۔

سردیاں جتنی زیادہ بڑھ رہی تھیں یہ بھی اسے کم لگا تھا۔۔۔اسلئے اپنے بیگ میں اسنے ایک عدد مفلر بھی لٹکایا ہوا تھا بیگ بھی ایک کندھے پر لٹکا تھا۔۔

چہرہ ہر چیز سے پاک تھا مگر وہ ایک پتلی سی لائنر کی لائن اپنی سرمئی آنکھوں پر لگانا نہیں بھولی تھی۔۔

وہ اب بھی کھڑی ہوئی ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی۔۔ ستواں ناک اور پھولے گالوں پر اب سرخی مائل ہو چکی تھی۔۔ لگتا تھا ساری سردی آج سماویہ کے اوپر ٹوٹ پڑی ہے

۔۔۔

جب کچھ محسوس کرتے پیچھے مڑی تو سامنے بنے کیفے کی طرف سے بہرام چلتا ہوا نظر آیا

۔۔

وہ سفید رنگ کی شرٹ اور سیاہ پینٹ پہنے ہوئے آرہا تھا۔۔ جبکہ سیاہ کوٹ اسکے ایک ہاتھ میں تھا جسکو اسنے پیچھے پشت پر ڈالا ہوا تھا۔۔

اور ایک لیمینیٹ کا گلاس جس کی اسٹرو اسکے منہ میں تھی وہ دوسرے ہاتھ میں موجود تھا

۔۔

کالا چشمہ جو شاید روم کی بے تاثر دھوپ کی وجہ سے لگایا ہوا تھا یا پھر اپنے حلیے کو مکمل کرنے کے لیے کیونکہ دھوپ تو وہاں بس نام کی ہی تھی۔۔۔

سماویہ نے دیکھا بہرام نے گلاس ڈسٹ بِن میں ڈالا اور اپنی آنکھوں کو چشمہ سے آزاد کیا ... ۔۔جبکہ وہ بڑی ہی حیرانگی سے اب سماویہ کو دیکھ رہا تھا

" لگتا ہے ساری دنیا کی سردی میری اسٹوڈینٹ پر ٹوٹ پڑی ہے "

بہرام نے اسکی لال فراک کے اوپر پہنے سفید اونی سوئیٹر اور ہیٹ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا ۔۔وہ یقیناً اپنی ریکارڈ توڑتی ہنسی روکنے کی کوشش میں تھا۔۔۔

" اور مجھے لگتا ہے کہ ساری دنیا کی گرمی میرے ایکس پروفیسر پر گر پڑی ہے "

www.novelsclubb.com

سماویہ نے بھی بلکل اس ہی کی طرح ایکس لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔اسکے گلابی گال اب شاید سردی کے بجائے غصے سے لال ہو رہے تھے۔۔۔

" یہ 'ایکس پروفیسر' سے کیا مراد ہے۔۔ "

بہرام نے اچھنبے پن سے کہا جبکہ ہاتھ میں پکڑا کوٹ ہنوز ویسا ہی تھا۔۔ سماویہ نے منہ بناتے ہوئے اسکے سیاہ کوٹ کو دیکھا۔۔اس شخص کے ہاتھ میں درد نہیں ہوتا تھا کیا؟

ایکس پروفیسر ہیں کیونکہ اب میں آپ سے کچھ نہیں پڑتی..اور نہ ہی آپکی اسٹوڈینٹ "

" ہوں تو آئندہ مجھے اسٹوڈینٹ کہہ کر نہ بلائے گا۔۔

پیازانو ونا کی سفید بینچ اس وقت خالی تھی تو وہ اپنی بات مکمل کر کے دونوں بازوؤں کو خود کے گرد حائل کرتی منہ پھلائے بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

' آخر یہ شخص خود کو سمجھتا کیا ہے ابھی معلوم نہیں ہے نہ کہ سماویہ ہے کون۔۔۔ '

سماویہ نے دل میں سوچتے ہوئے گھورنے والی نگاہوں سے سامنے کھڑے بہرام کو دیکھا ۔۔۔جو بغیر کوئی جواب دیئے اب اپنا سیاہ کوٹ پہن چکا تھا۔۔۔

اور پھر سماویہ کے پاس اسی بینچ پر جا بیٹھا۔۔۔ جس پر سماویہ نے اپنے غصّہ سے لال گلابی چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

" لگتا ہے میری ایکس اسٹوڈینٹ کو کچھ بہت زیادہ برا لگ گیا ہے "

سماویہ کو بہرام کی رازداری سے کہی ہوئی آواز اپنے بہت پاس سے آتی محسوس ہوئی تھی

۔۔۔

سماویہ نے پلٹ کر اسے دیکھا جو سماویہ کو بڑے قریب سے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔ معنوں سماویہ کا یہ لال چہرہ اسے لطف دے رہا ہو۔۔

www.novelsclubb.com

" تم نے ہی کہا تھا اسٹوڈینٹ نہیں بولنا پر میں نے ساتھ میں ایکس لگا یا ہے۔ "

بہرام نے کندھے اچکاتے ہوئے بہت صفائی سے کہا۔۔ جس پر سماویہ نے اپنے بوٹس پر نظریں جماتے منہ ٹیڑھا کیا۔۔اسے اس بات پر ہنسی آئی تھی مگر وہ ہنسنا نہیں چاہتی تھی

" خیر اب کیا آپ روم ان کپڑوں میں گھومے گیں۔۔؟ "

سماویہ نے آخر کو اسکے فارمل کپڑوں پر طنز کر ہی ڈالا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسکی نظروں کو سیاہ کوٹ پر کروایا۔۔۔

"نہیں میں نے یہ کب کہا میں ایسے حلیے میں جاؤنگا۔ "

اسنے پہلے سماویہ کے اشارے کی طرف نگاہیں گھمائیں پھر سماویہ کی آنکھوں پر۔۔۔

www.novelsclubb.com

" پھر۔۔کیا۔۔۔؟ "

چلو ہوٹل میرے۔۔۔ویسے بھی پیٹر دی گریٹ کو وہاں دو دن کے لئے اکیلا تو نہیں "
" چھوڑ سکتے۔۔

بہرام نے چلتے ہوئے کہا جبکہ سماویہ بھی اب اپنے بیگ کو مضبوطی سے تھامے اسکے پیچھے پیچھے تھی۔۔۔

" یہ دو دن سے کیا مراد ہے آپکے کہنے کا۔۔ "

سماویہ نے جلدی جلدی قدم بڑھاتے کہا یا اللہ یہ شخص چلتا کتنا تیز ہے۔۔۔

" تم ہر چیز کی مراد کیوں پوچھنے لگ جاتی ہو ایسے ہی کہہ دیا تھا۔۔ "
www.novelsclubb.com
اسکے بعد سماویہ نے دوسری کوئی بات نہ کی۔۔

سماویہ نے دوبارہ منہ پھولا لیا تھا جو پہلے سے سہی ہونے ہی لگا تھا مگر شاید بہرام نے آج ایسا ہونے نہیں دینا تھا۔۔۔

وقتِ دوپہر کا۔۔۔

دن جمعہ۔۔شاہی حویلی۔۔اسلام آباد۔۔۔پاکستان۔۔

گھر میں انکے اٹلی سے واپس آنے کے بعد پچھلے دو دنوں میں جو کچھ ہوا اسکے سر سے گزر گیا تھا مگر آج شام جو ہونے جا رہا تھا۔۔۔وہ اسکی دنیا بدلنے والا تھا۔۔کچھ ایسا ہونے جا رہا تھا جس کو وہ کبھی نہیں بھلا سکتی۔۔۔

اسنے تو سپنوں میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اسکی زندگی میں اسے اپنی محبت اس طرح سے مل جائیگی۔۔وقت اس طرح سے پلٹا کھائے گا کہ ایک لمحے میں سب بدل کر رہ جائے گا۔۔۔

وہ شخص جو کسی اور کا ہونے جا رہا جو کسی اور کو چاہتا تھا آج اس کا ہو جائے گا۔۔

!آج سے مراد مغل صرف عیشاء مغل کا ہو جائے گا۔۔۔

مراد نے گھر والوں کو ایک گھنٹے لیونگ روم میں بیٹھ کر نہ جانے ایسا کیا سمجھایا تھا یا جادو کیا تھا کہ وہاں سے اٹھتے ہی سب نے ان دونوں کی نکاح کی تیاری شروع کر دی۔۔۔تائی جان نے عیشاء کے سر پر ہاتھ کر دعائیں دیں کہ وہ خوش ہیں۔۔یقیناً بہت خوش ہیں کیونکہ عیشاء کو اپنی بہو کے روپ میں دیکھنا انکی دلی خواہش بھی تھی اب اگر مراد مان گیا ہے تو کس بات کی دیری۔۔۔

اور نصیبوں کو رب ایک لمحے میں بدل دیتا ہے۔۔ "

جب صبر کی رسی تھامے رکھتے ہیں نہ تو معجزے بھی ہوتے ہیں اور محبت بھی مل جاتی ہے ! "

www.novelsclubb.com

اسنے ڈائری کو بہت ہی آہستگی سے بند کیا تھا معنوں ذرا سی سختی پر جیسے اسنے خراب ہو جانا تھا۔۔۔

وہ مایوں کی دلہن کے روپ میں بیٹھی تھی۔پیلا سادہ سوٹ پہنے جس پر ایک گوٹے کی بیل نیچے دامن اور آستینوں کے کناروں پر لگی ہوئی تھی۔۔۔اسی گوٹے کے کام والا پیلا دوپٹوں اسکے بالوں اور شانوں کو ڈھکا ہوا جو شاید نیچے سے کھلے ہوئے تھے۔۔۔ہر قسم کی آسائش سے لیس وہ بس ایک گیندے اور موتیے کے پھولوں والی بندیاں ماتھے پر لگائی ہوئی تھی۔۔

وہ بھی اس نے وریشہ کے پر زور اظہار پر لگائی تھی جبکہ عیشاء سے آنکھ بچاتے وریشہ نے مہندی اسکے ایک گال پر بھی لگادی تھی۔۔۔۔

وہ تو اس ایک دن کی مایوں میں بھی نہ بیٹھتی مگر ممتاز بیگم اور اپنی امی (رابعہ بیگم) کے آگے اسکی ایک نہ چلی۔۔۔ابھی صرف نکاح ہو رہا تھا۔۔۔کیونکہ یہ بھی شاید مراد کا ہی فیصلہ تھا وہ صرف منگنی کی رسم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اور حیران کن یہ کہ سب نے مان بھی لی اسکی بات۔۔۔

اب وہ شاید ڈائری کو الماری میں رکھتی اٹھ ہی رہی تھی جب کمرے میں یخ لت اندھیرا چھا گیا۔۔۔عیشاء نے گھبرا کر اپنی پشت الماری کی طرف کی۔۔۔۔دروازے کی کھٹ کر کے آتی آواز نے اسکے کان کھڑے کر دیے۔۔۔کوئی دبے پاؤں اسی کی طرف آرہا تھا۔۔۔۔

مگر جیسے جیسے اس شخص سے اٹھتی خوشبو سونگھتے وہ مطمئن ہوئی۔۔۔چہرے پر پریشانی کی جگہ لالی نے لے لی۔۔۔۔کمرہ اندھیرے میں زیادہ اس لئے ڈوب گیا تھا کیونکہ بھاری پردے کھڑکی کے آگے ڈلے ہوئے تھے۔۔۔۔

عیشاء ایک کالا ہیولا نما سایا آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔۔۔جواب اسکے حد درجہ قریب کھڑا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔؟ "

وہ یقیناً اسکا مکمل چہرہ نہیں دیکھ پا رہا ہو گا مگر پھر بھی ایک انوکھے احساس کے تحت عیشاء نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

یہ تو بڑی تم نے کوئی غلط بات نہیں کر دی۔۔۔پوچھ کر تو آؤ نگا بھی نہیں اب۔۔۔یہ " پہلی اور آخری دفعہ ہے جو کہ بغیر پوچھے آیا ہوں۔۔اسکے بعد تو اجازت کی ضرورت نہیں " ہو گی مجھے۔۔

عیشاء کو اپنے کان کے قریب سے آواز آتی محسوس ہوئی تھی جس پر ایک وقت کے لئے تو اسکے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ایک گلٹی ابھری تھی۔۔۔۔

عیشاء نے محسوس کیا اس کا ہاتھ پکڑ کہ کچھ رکھا تھا مراد نے۔۔۔وہ کوئی پیالا تھا جو ٹھنڈا برف لگا تھا اسے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر اسنے اپنے دائیں گال پر کچھ ٹھنڈا ٹھنڈا محسوس کیا جس کی خوشبو سے وہ فوراً پہچان گئی وہ ابٹن کی خوشبو تھی اور وہ مراد کا ہاتھ تھا جو اسکے گالوں کو پیلا کرتے اب خالی ہاتھ کی پشت پر بھی ابٹن لگا رہا تھا۔۔۔۔

" یہ۔۔یہ آپ۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔ "

عیشاء کی آواز اٹک اٹک کر نکلی۔۔۔

کیا محبوب کی قربت اتنی جان لیوا ہوتی ہے؟ کہ لب آپس میں پیوست ہو جائیں، دھڑکنیں بے ترتیب اور جان حلق میں آ جائے۔۔۔ !

اب تم مجھے غیر معیاری ٹھرکی دولہے کی طرح ہر گز نہ سمجھنا۔۔۔یہ تو بس میری بچپن " کی خواہش تھی کہ ایک دن میں بھی اپنی دلہن کو ابٹن لگاؤں مگر پھر معلوم ہوا کہ یہ کام "صرف بڑے ہو کر کیا جا سکتا ہے۔۔۔

وہ اسکے چہرے اور ہاتھوں کو مکمل پیلا کر چکا تھا۔۔۔ہاتھوں کے عمل میں اتنی نرماہٹ تھی کہ مقابل کو لگا کوئی پھول ہو۔۔۔

" مطلب آپ بڑے ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ "

عیشاء کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا جس پر مراد کی ہلکی سی ہنسی بھی فضا کے سپرد ہوئی تھی۔۔۔۔

کمرے کے بھاری بھر کم پردوں میں سے بس نام کی روشنی آ رہی تھی جس کی مدد سے اسنے عیشاء کو واپس اس ہی کرسی پر بیٹھا دیا تھا جس پر بیٹھی وہ پہلے لکھ رہی تھی۔۔۔

" خیر تم ایسا ہی سمجھ لو۔۔۔ "

مراد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اور اسکے پیر پر چھکا تھا اندھیرا اتنا نہیں تھا کہ وہ کچھ دیکھ نہ پاتا اسلئے پیروں پر بھی ابٹن لگانا فرض سمجھا۔۔۔عیشاء نے لمس محسوس کرتے انگلیاں مڑوڑ لیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

" آپ اب جائیں تائی جان نے منع بھی کیا تھا۔۔۔ "

عیشاء نے پیر پیچھے کرتے بات بنائی۔۔۔۔

ہاں تو امی نے ہی کہا تھا کہ میں تمہیں دیکھ نہیں سکھتا نکاح تک۔۔انہوں نے یہ ہر گز "
" نہیں کہا تھا کہ میں مل بھی نہیں سکتا۔۔۔

مراد کی آواز میں بلا کی سنجیدگی تھی وہ اب گھٹنوں کے بل اسکے آگے بیٹھے ہوئے تھا۔۔۔

سانسیں بے ترتیبی سے چلنے لگیں تو اسنے لب کاٹے۔۔۔مراد کی بات بھی تو ٹھیک تھی
کاش تائی جان ملنے کا لفظ بھی استعمال کر لیتیں۔۔۔۔

اب اگر مجھے جلدی بھگانا چاہتی ہو تو فوراً یہ ابٹن ذرا سی میرے چہرے پر بھی لگا دو۔۔۔ "
"

www.novelsclubb.com

مراد نے ابٹن کی چھوٹی پیالہ اسکے آگے کی۔۔۔ماحول میں کھنکی معلوم ہوتی تھی۔۔مگر
ایک سحر مقابل کا اب تک قائم تھا۔۔

" یہ بھی بچپن کی خواہش تھی کیا۔۔۔؟ "

ایک بار پھر عیشاء کی بات پر وہ ہنسا تھا مگر اب کے اسے بھی ہنسی آئی تھی۔۔۔

اسکی ہنسی بھی کتنی خیر اں ہے۔۔۔

دیکھوں تو دیکھتے جاؤں۔۔۔

" تم جو سمجھو۔۔۔۔ "

مراد نے اسکی ناک کو چھیڑتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔عیشاء نے تھوڑا ابٹن انگلیوں میں لے کر مراد کے گال پر لگایا مگر پھر ہنستے ہوئے پورے چہرے پر مل دیا۔۔۔

مراد نے خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات دیئے۔۔اور نازک ہاتھوں پر گرفت لگائی

۔۔۔

" آپ نے کہا تھا آپ غیر معیاری ٹھرکی دولہے کی طرح ہر گز نہیں ہیں۔۔ "

عیشاء نے دھڑکتے دل کے ساتھ ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔۔

کیا قربت ڈرانے بھی لگتی ہے۔۔؟

" چلو نہیں کرتے تنگ سب ادھار ہے تم پر۔۔۔ "

یہ کہتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کچھ کہے بغیر چلا گیا ایک تو بد بخت یہ اندھیرا اتنا تھا جس سے عیشاء کو اسکے چہرے کے تاثرات بھی نہ دکھ سکے۔۔۔۔افف۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھر اپنے ہاتھوں پر نظر پڑی تو وہ اکیلے بیٹھے بیٹھے بھی شرما گئی۔۔

یہ پیازانو ونا کے قریب میں ہی واقع ایک شاندار سا ہوٹل تھا۔۔عمارت کے ارد گرد ہریالی اچھا ماحول فراہم کر رہی تھی۔۔۔

" تم یہیں بیٹھو میں بس ابھی آیا۔۔ "

بہرام نے اسے نیچے لاؤنج میں بیٹھنے کا کہا۔۔ویٹنگ ایریا میں رش نہ تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیوں میں ساتھ کمرے تک نہیں جا سکتی آپکے۔۔ "

سماویہ کی بات پر وہ جو جانے لگا تھا مسکراتے ہوئے پیچھے مڑا۔۔اور واپس قریب آیا۔۔۔

" نہیں۔۔۔۔ "

اسنے آہستگی سے کہہ کر شاید واپس منہ موڑ لیا تھا۔۔۔ سماویہ نے آنکھیں بڑی کر کے حیرت سے اس سفاکی سے کہی بات پر غور کیا۔۔۔

وہ حیران تھی۔۔ عجیب انسان ہے بغیر کسی تمہید کہ بے دھڑک کہہ ڈالا۔۔۔ کوئی اتنا بھی سیدھی بات کہنے والا نہیں ہوتا۔۔ ایسے ہی منع کر دیا۔۔ کتنی بری بات ہے۔۔۔

سماویہ نے منہ کے زوایہ بناتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

اب تم اس بات پر سوچتی نہ رہنا یہاں بیٹھے بیٹھے میری تو عادت ہے سیدھی باتیں کرنے " کی۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ کو لگا تھا کہ وہ چلا گیا ہے مگر پھر اسکی آواز سنی جو جھکا ہوا سنجیدگی کہہ چکا تھا اور پھر سیدھا سیدھا اوپر کی طرف چلا گیا۔۔۔

سماویہ تھوڑی دیر تو اسی سحر میں بیٹھے بیٹھے غصّہ سے منہ بناتی رہی پھر اپنا بجتا ہوا فون اٹھایا جس پر لیزا کی کال آرہی تھی۔۔۔۔

ہاں لیزا۔۔۔اچھا اچھا۔۔۔ "

" تو تم آجاؤ ابھی پھر چلی جانا۔۔۔ چلو ٹھیک۔۔ہاں ہاں یہی ہے۔۔اوکے

سماویہ نے فون رکھا اور سامنے دیکھا جہاں سے بہرام داؤد بڑی شان سے جلدی جلدی سیڑھیاں اترتے ہوئے آرہا تھا۔۔۔

اسنے بلیک جینز کے ساتھ سفید ہائی نیک پہنی ہوئی تھی۔۔۔کالی جیکٹ جس کی زپ کھلی ہوئی تھی جبکہ کالا مفلر جس پر لال ہری پٹیوں کی لائینیں تھیں وہ اسنے گلے کے گرد باندھا ہوا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اب اپنے سفید جوتوں کی نرم آواز کے ساتھ نظریں کلائی پر بندھی کھڑی کی طرف مرکوز کئے تیزی سے اسکی جانب آچکا تھا۔۔۔ جبکہ پیچھے پیچھے پیٹر بھی اڑتے ہوئے آرہا تھا ۔۔۔جسکے گلے میں سماویہ کو پہلے دور سے تو کچھ کالی پٹی لگی مگر جب وہ اسکے گرد سماویہ دی

گریٹ کہتے ہوئے گھومنے لگا تو اس نے دیکھا۔۔۔پیٹر کے گلے میں بھی بالکل اس جیسا ہی ایک ننھا سا مفلر تھا۔۔۔

" چلیں۔۔۔دیر تو میں نے بالکل نہیں کروائی یہ تو معلوم ہے مجھے۔۔۔ "

بہرام نے آہستگی سے کہا پیٹر اسکے کندھے پر آ چکا تھا۔۔کیا آج اسنے سماویہ کو زچ کرنے کا ٹھیکا لے لیا تھا۔۔۔سماویہ نے کچھ نہ بولا اور اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگی

اور انہیں ہوٹل کے انٹرینس پر ہی لیزا مل گئی۔۔۔سماویہ نے بتایا وہ بس آدھے دن کے لئے ہی ہے پھر واپس چلی جائیگی کیونکہ اسے کام ہیں۔۔۔(کام کیا ہیں وہ تو صرف وہ ہی جانتی تھی۔۔)۔۔

اب وہ چاروں۔۔۔ہاں بھئی پیٹر کو بھی تو گنتی میں ہی شمار کرینگے نہ۔۔۔وہ لوگ گھومنے نکل پڑے۔۔۔روم کی سیر پر۔۔۔۔

پوری حویلی اندر اور باہر سے روشنیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔پھولوں کی دل موہ لینے والی خوشبو بھی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔شانِ شان شاہی حویلی رنگا رنگ سجی جھلملاتی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

ساری لڑکیوں نے نکاح کے لئے الگ الگ رنگ کے شلوار قمیض بنوائے تھے جن پر سب کا ایک ہی طرز کا دوپٹہ تھا۔۔۔کسی نے بال کھولے تو کسی نے جوڑا باندھ رکھا تھا۔۔۔عیشاء کا جوڑا لال رنگ کا تھا۔۔۔جس پر ویسا ہی لال اور سنہرے امتزاج کا دوپٹہ تھا جو اسکے سر پر اٹکا ہوا تھا۔۔۔میک اپ بس ہلکا پھلکا سا تھا۔۔جبکہ لال رنگ کی لپسٹک کے ساتھ وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔بالوں کو ہلکے جوڑے میں باندھا ہوا تھا جن سے چند لٹیں نکل کر اسکے چہرے کے گرد جھول رہیں تھیں۔۔۔

" کتنی چھپی رستم نکلی میری بہن۔۔۔مجھے تو اب تک یقین نہیں آتا۔۔۔ "

وریشہ نے کمرے کے صوفے پر ڈھیر ہوتے ہوئے اعلانیہ طور پر کہا۔۔ جس پر سب کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔ جبکہ عیشاء نے اسے حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔۔اب اس آفت کو یہ بات کس نے بتادی۔۔۔

" ارے زیادہ نہ گھور گھور کر دیکھو آنکھیں خراب ہو جانی ہیں۔۔اب تم نہیں بتاؤ گی تو کچھ پتا نہیں چلے گا کیا۔۔۔ "

وریشہ نے شرارت سے اسے تنگ کیا۔۔۔ کیونکہ سب نے اسکو چشمہ لگانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔اب دھندلا دھندلا سا منظر اسے ہر طرف سے استقبال کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" وریشہ بس بہت ہو گیا میری گڑیا کو تنگ نہ کرو اب "

فاریہ نے وریشہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

" چلو کوئی نہیں ابھی تو شکار ہاتھ آیا ہے ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے۔۔ "

وریشہ ہنستے ہوئے کہتے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ایک جگہ وہ ٹک کر بیٹھ بھی نہ رہی تھی تو وہ پھر سے اپنا دوپٹہ سنبھالتی باہر چلی گئی۔۔۔۔

" ہائے کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ "

جواہر جو عیشاء کے برابر میں بیٹھی تھی۔۔یہ کوئی تیسری بار تھا جب اسنے یہی بات دھرائی تھی۔۔۔

" اگر ہمیں اتنی پیاری لگ رہی ہے تو پھر مراد بھائی کا کیا ہو گا۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

فاریہ نے جواہر کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر دونوں نے اپنی ہنسی دبائی وہ جانتی تھیں عیشاء پہلے ہی کنفیوس ہو رہی ہے۔۔۔

عیشاء کا تو سانس ہی بے ترتیب تھا وہ تو اب تک ابٹن والے سحر سے ہی نہیں نکلی تھی۔۔اور اب یہ۔۔۔

خیر بس نکاح ہی تو ہے۔۔وہ کچھ زیادہ گھبرا رہی ہے۔۔۔

یہ پہلی اور آخری دفعہ ہے جو کہ بغیر پوچھے آیا ہوں۔۔اسکے بعد تو اجازت کی ضرورت " " نہیں ہو گی مجھے۔۔

عیشاء کے دماغ کے کسی کونے پر مراد کی بات ایک بار پھر گونجی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ اس وقت Capitoline museum میں تھے جو اپنی آرٹ اور آرکیالوجی کی وجہ سے مشہور ہے۔۔۔

میں کیپیٹولین ہلز پر واقع ہے ' piazza del campidoglio ' یہ میوزم

۔۔

اس میوزیم میں اینشینٹ برانز ہیں جو کہ پاپ سکزٹس نے وہاں کیپیٹولین ہلز کے لوگوں میں امداد کر دیا تھا۔۔بس جب سے ہی یہ میوزیم بڑھنا شروع ہو گیا۔۔۔

اور medieval اب یہاں بہت سے رومن سٹیچو۔۔۔بہت سی کلیکشن کی پینٹنگز موجود ہیں۔۔۔جبکہ پرانے سونے کے سکے اور کچھ renaissance جیولری بھی موجود ہے جو رومن سے متعلق ہے۔۔۔

اس میوزیم کو آرکیالوجیکل میوزیمز میں بھی شمار کرتے ہیں۔۔

جو Capitoline Antonius انہوں نے وہاں بہت کچھ دیکھا جس میں۔۔۔ بس ایک آدمی ہے جسکی نظریں جھکی ہوئی ہیں ننگے تن کی پرواہ کئے بغیر۔۔

" آرٹسٹ کو کپڑے بنانے سے ایک دن پہلے موت آگئی ہو گی ورنہ کون کسی کے مجسمے کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔۔ "

لیزا کی بات پر سماویہ کے ساتھ ساتھ بہرام کو بھی ہنسی آئی تھی مگر وہ دونوں ہی چھپا گئے اور آگے چل دیئے۔۔

وہاں کھڑا ایک میوزیم انسٹرکٹر انگریزی میں انہیں گائڈ کر رہا تھا۔۔۔پیٹر کو اسنے بڑی مشکلوں سے ہی چپ کیا ہوا تھا ورنہ ان لوگوں نے انہیں اسکے ساتھ ہی باہر نکال دینا تھا۔

bust of Alexander Helios ،bust of Augustus ,

Head of bronze colossus , head of the marble colossus. ...

یہ سب وہ تھے جن کے دھڑ نہ تھے بس میوزیم والوں کو انکے سر ہی ملے ہونگے۔۔۔ تبھی سب کے چہرے ہی موجود تھے۔۔

www.novelsclubb.com

Cupid and psyche ...

یہ ایک مشہور کہانی بھی ہے۔۔۔مگر مسلمانوں کا اس پر یقین نہیں۔۔خیر کہانی میں بس اتنا کو ایک عجیب سے آدمی psyche ہے کہ کیوپڈ کو انکے خدا نے زمین پر اتارا تھا تاکہ

سے محبت psyche کو cupid سے محبت ہو جائے مگر اسکا الٹ ہو جاتا ہے۔۔اور ہو جاتی ہے یہ مجسمہ جس میں دونوں ایک دوسرے پر لگے کھڑے ہیں اسکی ہی نشانی ہے

۔۔۔

" ہم یہاں پر یہ سب دیکھنے آئے ہیں۔۔؟ "

لیزا نے آنکھیں دوسری طرف گھماتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم آرٹ کے طور پر دیکھو۔۔۔کس نے کہا ہے غور کرو۔۔ "

سماویہ نے ہنسی روکتے ہوئے کہا لیزا جس بھی جگہ جاتی ایسا ہی کوئی چٹکلا چھوڑ دیتی۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں چلو ہم یہاں کی پینٹنگز دیکھتے ہیں۔"بہرام نے کہا جس پر ان لوگوں نے " فوراً راستہ بدل لیا۔۔

ہاں یار یہ رومن لوگ تو بڑے ہی کنجوس تھے شاید کپڑے ہی پہننا بھول گئے سارے "

"---

لیزا نے سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے توبا کر رہی ہو۔۔۔

اسکو نکاح کے لئے کمرے میں بیٹھایا ہوا تھا۔۔جب نجانے مراد کہاں سے نازل ہو گیا تھا

---

www.novelsclubb.com

"آپ اس وقت کوئی آجائے گا۔۔ "

عیشاء نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔ابھی ہی تو وہ سب کمرے سے گئیں تھیں مولوی صاحب کے انتظار میں اور اب سب آنے ہی والے تھے۔۔۔

میں نے سنا کہ تم اپنا چشمہ لگانا بھول گئی ہو اس لئے میں آگیا۔۔تم جیسی ہو مجھے ویسی ہی " پسند ہو خود کو کبھی بدلنا مت۔۔ "

کہتے کہ ساتھ ہی اسنے عیشاء کا چشمہ اسکی ناک پر ٹکایا تھا۔۔۔

جس پر اسکا دھندلا نظارہ صاف ہو گیا۔۔وہ سامنے سفید کڑک دار کرتا شلوار میں ملبوس تھا ۔۔ایک شاہی نما شال اسکے کندھے سے ہوتے ہوئے دوسرے ہاتھ میں لپٹی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" چلو گھورو نہیں چشمے کے پیچھے سے جا رہا ہوں۔۔ "

مراد کے اس طرح کہنے پر وہ مسکرا اٹھی۔۔۔

" اور ہاں مجھے غیر معیاری ٹھرکی دولہا ہرگز نہ سمجھنا۔۔ "

یہ کہتے ہی دروازے سے واپس چلا گیا تھا۔۔وہ مسکراتی رہی اس اور سب اندر آ گئے۔۔شکر ہے کسی نے دیکھا نہیں۔۔۔

نکاح شروع ہو گیا تھا۔۔

ایک بول سے ہمارا رشتہ بدل جاتا ہے ہم بیٹیاں بس ایک بول سے پرائی ہو جاتی ہیں۔۔۔ یہ ایک بول ہمیں کسی اور کی امانت کر دیتا ہے ہماری زندگی کسی اور کے نام کر دیتا ہے بس یہ ایک بول۔۔۔

www.novelsclubb.com

قبول ہے۔۔ "

قبول ہے۔۔۔

" قبول ہے۔۔۔

سب نے خوشی سے دعائیں مانگی تھیں۔۔۔

" کاش سماویہ بھی ہوتی کتنا اچھا ہوتا نہ۔۔۔ "

پرویز صاحب نے آصف صاحب کو کہا۔۔۔

بھائی جان مراد نے کہا ہے نہ ایک دن آجائے گی۔۔ابھی تو کسی کا رابطہ نہیں ہو رہا۔۔ "

"

اور پرویز صاحب نے گردن ہلادی تھی۔۔کوئی کیا کر سکتا تھا۔۔اللہ کی رضا کے آگے کوئی کچھ بھی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

باب تیرہواں: پیری پیری اور کریم پف

آسمان تاروں سے بھرا ہوا تھا۔ جیسے تمام ستاروں نے آج آسمان کو سجایا ہوا ہو۔۔۔رات کے نو بج رہے تھے جب تمام مہمان تقریباً چلے ہی گئے تھے۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی۔۔ نگاہیں کھلی کھڑکی کی طرف مرکوز کئے ہوئی تھی۔۔

جب کھٹ کی آواز سے دروازہ کھلا متلاشی نگاہوں کے ساتھ اسنے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے آصف صاحب اور پیچھے سے رابعہ بیگم اندر کو ہی آرہے تھے۔۔۔

عیشاء کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

" ارے کھڑکیاں کیوں کھولی ہوئی ہیں ڈھنڈ لگ جائے گی۔۔ "

رابعہ بیگم نے فکر مند ہوتے ہوئے کہااور کھڑکیاں بند کر دیں۔۔۔عاصف صاحب اسکے پاس بیٹھے اور شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر پھیرا۔۔

" لگتا ہے ہماری گڑیا کو یہ جوڑا بہت پسند آگیا ہے اب تک چینج نہیں کیا۔۔ "

عاصف صاحب نے اسکے لال جوڑے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔وہ اب تک تیار بیٹھی ہوئی تھی ۔۔۔

" ایسی بات بھی نہیں ہے بابا بس بدلنے ہی جا رہی تھی۔۔ "

اسنے لب کاٹتے ہوئے کہاجب رابعہ بیگم بھی اسکے سامنے بیٹھ گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

" تمہیں پتہ ہے ہم نے تم سے رضامندی کیوں نہ پوچھی کیونکہ مراد نے سب کچھ بتادیا تھا پہلے ہی۔۔ مگر تمہارے بابا کو یہ بات کنفرم کرنے کا خیال اب آرہا ہے۔۔

رابعہ بیگم نے بات کے آخر میں سر ہلا کر تاسف سے آصف صاحب کو دیکھا۔۔۔

" مجھے معلوم تھا کہ تم خوش ہو اس رشتے سے۔۔۔بیٹا اپنی ماں کی باتوں پر زیادہ دھیان نہ دو میں یہاں کنفرمیشن کے لئے نہیں آیا۔۔۔۔ "

عاصف صاحب نے عیشاء کو پیار سے کہتے ہوئے رابعہ بیگم کو خفگی کی نظریں پیش کیں۔۔۔

" میں تو یہاں بس تمہیں دیکھنے آیا تھا اور پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں کہیں جاؤں اور تمہاری ماں پیچھے پیچھے نہ آئے۔۔۔ "

انہوں نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ رابعہ بیگم کو طنز کا نشانہ بنالیا تھا جس پر عیشاء کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی بھی ہنسی روکی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" خیر آپ کے طنز تو ساری عمر سے ہی ساتھ ہیں مجھے اب فرق نہیں پڑتا۔۔ "

" بھئی یہی تو پیار ہے کیوں بیٹا۔۔ "

آصف صاحب کی بات پر عیشاء نے ہنستے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔وہ دونوں بھی پھر عیشاء کو دیکھتے مسکرا دیئے۔۔۔

چلیں دیکھ لیا بیٹی کو۔۔اب تم بھی آرام کرو میں وریشہ کو بول دیتی ہوں تمہارے لئے " دودھ بھی لادے گی۔۔ "

رابعہ بیگم اٹھیں۔۔۔اور عیشاء کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔وہ آج اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سب کو ٹوٹ کہ پیار آرہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

جبکہ آصف صاحب نے انکی بات کو تاب نہ لاتے ویسے ہی برجمان رہے۔۔۔

" آپ نے چلنا ہے یا نہیں۔۔۔ "

آصف صاحب نے پھر انکی بات پر کچھ نہ کہا جبکہ عیشاء کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے باپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

" اپنی ماں سے کہو پہلے وہ جائیں پھر ہم آئیں گے۔۔ "

انہوں نے دیکھا رابعہ بیگم نے گھورنے کا انداز دھارا ہوا تھا۔۔ جیسے بہت کچھ ضبط کر رکھا ہو۔۔۔

" بابا امی کو غصہ آرہا ہے۔۔۔ "

عیشاء نے ہنسی روکتے ہوئے کہا۔۔۔انکی ماں ایسی ہی تھیں کبھی نرم تو کبھی گرم مگر غصہ بھی لمحے میں جھاگ بن کر اڑ جایا کرتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

خیر پھر رابعہ بیگم نے بھی کندھے اچکائے اور بیٹی کی طرف مسکراہٹ اچھالتے چلی گئیں

۔۔۔

انکے جاتے ہی عاصف صاحب اور عیشاء کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔

" خیر تمہاری ماں کا غصّہ تو ایسا ہی ہے خود ہی ٹھیک ہو جائیں گی ابھی۔۔ "

عیشاء نے انکی بات پر سر ہلا دیا۔۔۔

" پتا ہے میں یہاں کیوں آیا ہوں۔۔؟ "

عیشاء نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

" میں یہاں یہ بتانے آیا ہوں کہ تم نے اپنی پسند دیدی تو ہم سب سے چھپالی مگر بیٹا اب آگے زندگی میں کبھی بھی کچھ نہ چھپانا۔۔۔ میں اپنی بات نہیں کر رہا۔۔۔

" مراد کی بات کر رہا ہوں۔۔۔

وہ دیکھ سکتی تھی اسکے بابا مسکرا کر بول رہے ہیں وہ ناراض نہیں ہیں نہ ہی غصہ وہ بس اسے سمجھا رہے تھے۔۔۔

" اپنے ہمسفر سے کبھی کچھ نہ چھپانا۔۔۔ ہم سب سے بڑی غلطی رشتوں میں یہی کر جاتے ہیں۔۔۔ باتیں چھپانے کی۔۔۔ اور جب بعد میں کسی تیسرے کے منہ سے سننے کو ملے تو دوسرے کو برا لگتا ہے۔۔۔ پھر بدگمانیاں جنم لیتی ہیں اور پھر رشتوں میں دراڑیں آجاتی ہیں۔۔۔ شادی سے پہلے والدین سے کچھ نہ چھپاؤ اور شادی کے بعد شوہر سے۔۔۔ "

عیشاء کی آنکھیں بھر آئیں اسنے چشمہ اتار کے دوسرے ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کیا۔۔۔

" اب تم یہ بھی نہ سمجھنا کہ تم ہمارے لئے پرائی ہو گئی ہو۔۔۔ میرے نزدیک بیٹیاں کبھی پرائی نہیں ہوتیں۔۔ وہ تو ہمیشہ اپنے ماں باپ کے لئے انکی لاڈلی بیٹیاں ہی رہتی ہیں ۔۔اسلئے دنیا کی ہر کہی بات کو کبھی خود پر مسلط نہ کرنا۔۔۔ بیٹیاں کبھی پرائی نہیں ہوتیں چاہے ساری دنیا پرائی ہو جائے ! "

انہوں نے مضبوط لہجے میں چہرے پر مسکراہٹ پھیلا کر کہا مگر عیشاء کی بھیگتی آنکھوں میں صرف دھندلی سی ہنسی کا منظر نمایاں ہوا۔۔وہ یہ بھی نہ دیکھ سکی کہ بابا کی آنکھیں بھی بھری ہوئی ہیں وہ بس اسکے سامنے رونا نہیں چاہتے۔۔۔

" چلو اب رونا نہیں صبح ناشتے پر ملیں گے۔۔ٹھیک ہے۔۔ "

انہوں نے کھڑے ہوتے ہوئے اسکے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا عیشاء نے چشمہ لگاتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

اور پھر جاتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھا۔۔وہ ذرا ماڈرن زمانے کے عادی ہو گئے تھے مثلاً سوٹ بوٹ۔۔ہر چیز کو نئے زمانے کے اعتبار سے گزارنا۔۔پر اس وقت شلوار قمیض پہنے اور انکی باتوں سے اسے اپنے بابا بہت الگ لگے۔۔وہ بس سب کے سامنے اکڑو اور نکچڑے لگتے ہیں جبکہ ایسا بالکل نہیں تھا۔۔وہ بھی تایا جان کی طرح ہیں۔۔نرم دل والے محبت سے بھرپور۔۔

بس یہ تو ہم انسان ہی ہیں جو شخصیتوں کو اپنی نظر سے پرکھنے لگتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ سامنے کھڑا ہر شخص خود میں ایک الگ منفرد شخصیت کا مالک ہوتا ہے۔۔۔

ہر انسان دوسرے انسان سے منفرد ہے اور ہر انسان کو دوسروں سے منفرد ہونا بھی" " چاہیے۔۔

اسی طرح عیشاء کو بھی اپنے بابا کی بات سمجھ آ گئی تھی۔۔ کہ دنیا والے کچھ بھی کہیں انکی باتوں کو خود پر طاری نہیں کرنا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہر چیز کے تین پہلو ہوتے ہیں تو اس بات کے بھی ہیں۔۔

کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ بیٹیاں پرائی ہوتی ہیں۔۔

کہیں یہ کہ بیٹیاں کبھی پرائی نہیں ہوتیں۔۔

اور کہیں یہ کہ بیٹیاں نہ ہوں تو کچھ بھی نہ ہو۔۔۔

ان میں سے آخری جملے کا قدرت سے تعلق جوڑیں۔۔اور اوپر کے دو جملوں میں سے پہلا والا منفی (نیگیٹو) جبکہ دوسرا جملہ مثبت (پوزیٹو) سوچوں میں آتا ہے۔۔

بس اپنی سوچوں کو محدود نہ کریں بلکہ اتنا وسیع کر لیں کہ اپنی پریشانیوں کے حل آپکو کسی دوسرے کے پاس جا کہ تلاش نہ کرنے پڑھیں۔۔آپ دوسرے کے محتاج نہ ہوں۔۔۔ ہر پریشانی ہر بات کو اچھے سے پرکھیں اور منفی سوچوں کو خود سے دور رکھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر ایسا کیا ہے دنیا میں جو انسان نہیں کر سکتا؟ ناممکن میں سے بس "نا" ہٹانے کی دیر ہے۔۔اور انسان سب کچھ کر سکتا ہے !

وہ ٹراسٹیویرے کی طرف رواں دواں تھے۔۔۔کیب میں بیٹھے سب خاموشی کو تھامے ہوئے باہر سے آتی ڈھنڈی ہوا کے سنگ بیٹھے تھے۔۔

" ویسے یہ کیب جا کہاں رہی ہے۔۔؟ "

سماویہ کی نظروں کے سامنے سے جیسے ہی وہ گھنی بیلوں کا گچھا گیا اسنے پھرتی سے اپنی بند زبان چلائی۔۔

اور پھر فرنٹ سیٹ پر بیٹھے بہرام نے اطمینان سے ٹراسٹیویرے کا نام لیا۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے ایک آہ بھری وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی اور کہتی تو پھر وجہ کیا بتاتی یہاں جانے سے منع کرنے کی۔۔

یہ بتاتی کہ اسکا سوتیلا باپ یہی رہتا ہے اور اسے ان خوبصورت گلیوں سڑکوں کو دیکھ کر نفرت ہوتی ہے۔۔اور پھر نفرت بھی ایسی جو صرف سوچ کر ہی شدت پکڑ لیتی ہے مگر اسے اپنے سوتیلے باپ سے تو نفرت نہیں ہے۔۔! بھلے سے وہ اس سے منسلک ہر چیز سے نفرت پر اتر آتی ہے مگر اسے اپنے سوتیلے باپ سے نفرت نہیں ہے۔۔بھلے سے اسے سعود ابراہیم کی اتنی عمر دراز خوبصورتی سے بھی نفرت ہونے لگتی ہے مگر پھر بھی سماویہ کو کبھی اس شخص سے نفرت نہیں ہوئی یا شاید وہ ہونے نہیں دیتی۔۔۔

انکے سامنے تو وہ ہمیشہ یہی کہے گی کہ نفرت کرتی ہے مگر اسکے دل میں کبھی وہ نفرت کا بیج پنپتا نہیں۔۔۔بلکہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔۔وہ سوچتی بھی ہے کہ وہ نفرت کرتی ہے مگر نہیں وہ کبھی ان سے نفرت نہیں کرتی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ انہیں باں ما نہیں کہتی۔۔وہ ان سے محبت نہیں کرتی۔۔انہوں نے اسکی ماں کو چھینا۔۔بھلے سے وہ انکی زندگی میں آئے۔۔اسکی فیملی بکھر گئی۔۔دونوں ماں باپ بچھڑ گئے۔۔وہ

آج اس مقام پر آ گئی۔۔ جہاں لوگوں پر گولیاں چلانا عام ہے۔۔ اگر وہ نہ ہوتے تو آج سماویہ بھی نارمل لوگوں کی طرح ہنسی خوشی زندگی اپنے ماں باپ کے ساتھ جی رہی ہوتی ۔۔۔اپنے باپ جیسا درجہ محبت وہ نگاہ سے اسنے سعود ابراہیم کو کبھی نہ دیکھا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی۔۔۔۔

! مگر پھر بھی وہ اپنے سوتیلے باپ سے نفرت نہیں کرتی

کیب کے رکنے کا جھٹکا اسکے خیالوں کے بیچ میں بہت بری طرح آ کے لگا تھا۔۔۔ سر مئی نگاہیں باہر ڈالیں تو ایک لمبی سڑک نظر آئی۔۔ اس سڑک کا رنگ برنگی عمارتیں گھر اور ہریالی نما منظر شاید کافی دور جا کہ ختم ہوتا تھا۔۔۔

وہ باہر نکلی تو پیٹر اسکے کندھے پر آ بیٹھا۔۔۔ وہ مسکرائی۔۔۔ پھر بہرام کے اشارے پر وہ دونوں اسکو فالو کرنے لگیں۔۔ سماویہ کی نگاہ ایک بار پھر پیٹر پر گئی اور اسکا ننھا سا سیاہ مفلر دیکھا پھر ایک دفعہ سامنے جاتے بہرام کے گلے میں ڈالے مفلر کو دیکھا۔۔۔

" کیا یہ بہرام نے خود بنایا ہے تمہارے لئے۔۔ "

سماویہ نے سیاہ مفلر کو آنکھوں میں سموتے ہوئے پیٹر سے ہلکی سرگوشی میں پوچھا وہ اب بھی اسکے کندھے پر ہی تھا۔۔۔

پیٹر کی گردن اثبات میں ہلی تو سماویہ کی نظریں ستائش میں پھیلیں۔۔

اسٹائلش شخص کا اسٹائلش طوطا۔۔۔اسکے ذہن کے کسی کونے میں جملہ گونجا تھا جس پر اسنے جھرجھری لی بھلا وہ کیوں یہ سب سوچ رہی ہے۔۔۔

" بہرام نے بنایا۔۔سماویہ کے لئے۔۔بہرام نے "

پیٹر نے اسکے کندھے کو آزاد کرتے فضا میں اڑتے ہوئے بولا۔۔۔بہرام اور لیزا آگے کو تیز تیز چل رہے تھے اسی لئے شاید وہ سن نہ سکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" میرے لئے!۔۔میرے لئے کیا بنایا بہرام نے۔۔؟ "

سماویہ نے مزید چلنے کی رفتار کو سست کرتے ہوئے پوچھا پیٹر تو ویسے بھی بس نام کا ہی اڑ رہا تھا۔۔

" Red colour in the shape.

Like some trigonal waves "

پیٹر نے یہ جملہ دھیرے دھیرے ٹکڑوں میں کہا۔۔۔ سماویہ کو پلے تو نہ پڑا مگر پھر سمجھ آ گیا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔۔اسنے نظریں سامنے اٹھائیں تو بہرام اور لیزا اس سے دور فاصلے پر کھڑے اِن دونوں کو ہی گھور رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

" اتنا سست کون چلتا ہے۔۔؟ "

وہ چلتی ہوئی ان کے پاس پہنچی تو بہرام نے بھنویں سکیڑتے کہا۔۔

" میں۔۔ "

سماویہ نے سر اٹھا کہ بولا اور پھر سامنے ریستوران کے اندر چل دی۔۔ پیچھے سے بہرام دیکھتا رہ گیا پیٹر بھی اسکے پیچھے پیچھے چلا گیا۔۔۔

لیزا نے ہنسی روکتے بہرام کو دیکھا وہ حیران لگ رہا تھا۔۔۔

" عجیب دوست ہے تمہاری۔۔ "

بہرام نے لیزا کو نکاہت سے کہا اور ریستوران کے اندر چلا گیا۔۔۔ اسکے پہرے داری کرتی لیزا بھی چلی گئی اب وہ کیا کہتی کہ ہاں میری دوست سائیکو کیس ہے۔۔

www.novelsclubb.com

نام کا (Peri Peri halal grill) یہ ٹراسٹیویرے کا پیری پیری حلال گرل ریستوران تھا جہاں پر تمام حلال کھانے ہوتے ہیں۔۔ اگر کوئی ٹراسٹیویرے جائے تو

یہاں سے آرام سے کھا سکتا ہے۔۔۔اسکے علاوہ بھی وہاں بہت سے حلال کھانوں کے ریستوران موجود ہیں مگر بہرام کو سب سے قریب یہی لگا۔۔

تم نے کہا تھا نہ کچھ پاکستانی مل جائے کھانے کو۔۔تو یہاں پر بہت اچھی بیف بریانی ملتی " ہے وہ منگوا لیتے ہیں۔۔۔اور کوئی کچھ کھانا چاہتا ہے؟"

بہرام نے لیزا سے کہا اور پھر نظریں پیٹر پر کرتے سماویہ کو نظر انداز کر دیا۔۔۔

" جس کو جو لانا ہے لے آئے۔۔ "

سماویہ نے چہرہ مینیو کارڈ میں چھپاتے ہوئے کہا۔۔جب تک ویٹر آ گیا تھا جس کو بہرام نے ہی بلایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ون چکن بریانی، پیزا او تھون، گرل چکن، آنین رنگز اور۔۔۔ "

بولتے بولتے بہرام نے ان دونوں کو دیکھا تھا جو ایک دوسرے کو دیکھ رہیں تھیں بھلا اتنا کھانا وہ لوگ کھائے گیں کیسے۔۔۔

" ! نہیں نہیں بس کافی ہے "

لیزا نے جبراً مسکراتے ہوئے کہا(وہ تو ڈائٹ پلان پر تھی خیر ذرا سی چکن سے کیا ہو جانا ہے)

" ٹھیک ہے بس پھر کچھ میرے پیٹر کے لئے بھی لے آنا۔۔۔ "

بہرام نے انگریزی میں پیٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جواب تک سماویہ کے ساتھ اسکے برابر میں ہی بیٹھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

" ویسے اتنا سب کچھ ہم کیسے کھائیں گے۔۔ "

لیزا کے کہنے پر سماویہ نے کارڈ کو ہاتھ سے نیچے رکھا اور بہرام کی طرف دیکھا جو پہلے تو پیٹر کو اشارے کر رہا تھا (شاید پاس بلانے کے لیے) لیکن پھر سیدھا ہوا اور گلا کھنکارا۔۔

" ہاں اب اس سے زیادہ مجھ جیسا بے روزگار افورڈ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ "

بہرام نے کندھے اچکا دیئے۔۔۔لیزا نے سر ہلا دیا۔۔۔

ویسے بھی سماویہ بھی اتنا سب نہیں کھاتی۔۔۔

" ابھی تو ہم نے ڈیزرٹ بھی آرڈر کرنا ہے نہ۔۔ "

سماویہ نے لیزا کو دیکھتے ہوئے اس طرح کہا جیسے وہ اسکی بات سن ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہرام نے سنجیدگی سے پہلے سماویہ اور پھر پیٹر کو گھورا۔۔۔اور کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

(پیٹر تم تو ایک بار واپس چلو پھر بتاتا ہوں تمہیں)

" ہاں کیوں نہیں پر یہاں سے نہیں ہم باہر سے کوئی آئسکریم پارلر چلے جائیں گے۔۔۔ "

بہرام نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے زبردستی مسکرا رہا ہو ورنہ پیٹر پر تو اسکو غصّہ آ ہی رہا تھا جو اسکے پاس تک نہیں آ رہا تھا۔۔اور سماویہ وہ تو شاید اب تک صبح والی بات کو دل سے لگائی ہوئی تھی تب ہی شاید اس طرح نکھرے آسمان پر چڑھے ہوئے تھے۔۔

مگر تعجب ہے وہ اسے کیوں نکھرے دکھا رہی ہے؟

تھوڑی دیر میں انکا آرڈر بھی آ گیا۔۔۔اور سب چیزیں ٹیبل پر سجانے کے بعد ویٹر نے کوئی عجیب سی مرچوں اور دیگر چیزوں سے بھری (جو طوطے کھا سکتے ہیں/یا جو اسے ریستوران سے ملا) ایک پلیٹ پیٹر اور سماویہ کی طرف رکھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" This is for you ... Lovely pet "

ویٹر نے مسکراتے ہوئے پیٹر کو دیکھا اور پیٹر نے گردن اچکا کے بہرام کو۔۔۔

" Thank you .. "

بہرام کے کہتے ہی ویٹر تو وہاں سے چلا گیا مگر پیٹر کی آنکھیں اسکی طرف سے نہ ہٹیں۔۔۔

" پیٹر دی گریٹ۔۔۔آئی ایم پیٹر۔۔۔بہرااااام۔۔ "

پیٹر کا تو بس نہ چلا وہ چیخ کر ہی بولتا مگر اسے پتا تھا بہرام نے بہت سنانا ہے۔۔۔

ناجانے وہ کون سا دن تھا پیٹر جب میں نے تمہیں بولنا سکھانا شروع کیا تھا نا میں سکھاتا نا "

" ہی ہر روز کی پٹر پٹر سننی پڑتی مجھے تمہاری۔۔

www.novelsclubb.com

بہرام نے بھرمی سے کہا جیسے دبی دبی آواز میں اسے ڈانٹ رہا ہو۔۔۔

" اور پوری دنیا کو تمہارا نام نہیں معلوم جو ہر بات پر منہ بنا کر چیخنے لگتے ہو "

بہرام کی اس بات پر ویٹر کی لائی پلیٹ جو پیٹر کے بالکل سامنے تھی اس نے اپنے نوکیلے پنجوں سے آگے دکھیل دی۔۔

لیزا اور سماویہ نے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔پیٹر دی گریٹ تو سہی سے ناراض ہو گئے تھے۔۔

ساری دنیا کے طوطے یہی سب کھاتے ہیں میٹھا نہیں پسند ہوتا انہیں تمہاری طرح۔۔ "

" ابھی فلحال یہی کھاؤ۔۔۔

بہرام نے پلیٹ دوبارہ اسکے آگے کی۔۔۔جس پر پیٹر نے ترچھی نگاہوں سے ایک دفعہ دیکھ کر پھر سے گردن گھمالی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" خیر تم لوگ شروع کرو یہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا "

بہرام نے ان دونوں کو دیکھتے کہا جواب تک ایسے ہی بیٹھیں تھیں۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب پیٹر نے سب کو کھانے میں مگن دیکھا تو خود ہی منہ ٹیڑھا کر کے کھانے لگا۔۔ کوئی بھی اس کی طرف نہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

بہرام نے بھی چور نظر سے دیکھ کر مسکرایا اور کھانے لگا۔۔

پہلے تو آسمان تاروں سے جھلملا رہا تھا۔۔ بابا کے کمرے سے جانے کے بعد وہ اٹھی اور ایک بند کھڑکی کھول کر آسمان کو دیکھا وہاں اب سرمئی بادل آسمان کو ڈھکنا شروع ہو گئے تھے ۔۔

www.novelsclubb.com

عیشاء مسکرائی اور ماں کی ہدایت کو یاد کرتے کھڑکی کے پٹ واپس سے بند کر دیئے۔۔ اب وہ الماری سے جو کمرے کی دوسری طرف ڈریسنگ ایریا میں بنی تھی اس کے سامنے کھڑی کپڑے نکال رہی تھی جب اسے کھٹ کی آواز آئی۔۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو پورا کمرا تاریکی میں ڈوبا پایا۔۔ ایک پل کے لئے تو وہ پریشان ہوئی مگر دوسرے ہی پل مسکرا اٹھی۔۔۔

" یہ کون سا طریقہ ہے ملنے کا۔۔۔ "

عیشاء نے دھیمی آواز میں کہا جب اسے مردانہ خوشبو کا احساس ہوا۔۔۔وہ اپنے کپڑے پکڑے ہی کمرے میں آئی۔۔۔

میرا محبوب بھی عجب جادوگر ہے

پاس جانے پر دھڑکنیں بدل دیتا ہے

یہ مراد مغل کا طریقہ ہے اپنی بیوی سے ملنے کا۔۔۔بیوی محبوب کو یکدم نہیں دیکھا " کرتے۔۔۔

اور محبوب کے لفظ پر عیشاء یہ بھی نہ محسوس کر سکی کے اسکے ہاتھ میں کپڑوں کی جگہ اب مراد کے ہاتھ ہیں۔۔۔

حلق خشک ہو چلے، دھڑکنیں بے ترتیب، اگلا سانس جیسے آنا ہی بھول جائے، وقت جیسے کبھی آگے جانا ہی نہ چاہے، اور ہمارا وجود جیسے بے جان و حرکت ہو۔۔۔۔ یہ سب اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص اپنے عاشق کو یکدم محبوب کہے !

مگر کہیں اسے سننے میں غلطی تو نہیں ہوئی تھی؟ شاید یہ محبوب کا لفظ اسکے دماغ نے سنا ہو مراد نے صرف بیوی کہا ہو!۔۔۔۔

" عیشاء۔۔۔عیشاء۔۔۔ "

وہ ہڑبڑائی۔۔ مراد اسے آواز دے رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" کہاں کھو گئیں تھیں۔۔۔ "

اسنے اب کی بار آہستگی سے پوچھا عیشاء نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

مراد نے عیشاء کو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کمرے کا اندھیرا ختم کیا۔۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی آنکھیں بند کئے لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔۔۔جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی لاحق ہو گئی ہو۔۔۔ عجیب دل کی دھڑکنیں ہیں ایسا بھی کیا بے ترتیب ہو جانا۔۔۔

" زہے نصیب۔۔۔ "

آواز کو اپنے برابر سے سماعت کرتے عیشاء نے آنکھیں کھولیں وہ اسکے پاس ہی بیٹھا مسکرا رہا تھا۔۔۔

" اب بتاؤ کیا ہوا تھا یہ اچانک۔۔۔جو تمہاری آواز ہی نہ نکلی۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

" نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔مجھے کپڑے چینج کرنے ہیں۔۔۔ "

وہ اٹھی تو ہاتھ پھر سے گرفت میں تھا۔۔عیشاء نے پلٹ کر سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔

" "کیا؟

" میں نے اب تک کپڑے اس لئے پہنے ہوئے ہیں تاکہ تم جا کہ چینج کر لو۔۔؟ "

مراد نے اسے واپس بیٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" میں سمجھی نہیں۔۔۔آپ بھی چینج کر لیں رات ہو۔۔ "

مراد کا چہرہ دیکھتے اسنے آدھی بات منہ میں ہی دبالی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس تھوڑی سی دیر کے لئے چلو میرے ساتھ۔۔کوئی وجہ نہیں ہے نہ جانے کی کیونکہ "

" سب سو رہے ہیں اور تم تو ویسے بھی اب مجھے منا نہیں کر سکھتی۔۔

وہ بھی سچ میں کچھ نہ کہہ سکی۔۔۔اور مراد عیشاء کو لیتے تکون چھت کے سائے میں لے آیا ۔۔جہاں کے سفید پردے ہمیشہ کی طرح آج بھی ہواؤں سے اڑ رہے تھے۔۔۔گملے۔۔۔ ہرے پودے سب کچھ ویسے ہی برجمان تھا۔۔

یہاں لانے سے پہلے اسنے عیشاء کی آنکھیں بند کروادی تھیں۔۔۔اور وہ مراد کے سہارے ہر جگہ ڈھے جانے سے بچتے ہوئے اوپر تک آئی۔۔۔

مراد کا ہاتھ جب آنکھوں سے ہٹتے محسوس کیا تو اسنے چندھیائی ہوئی آنکھیں چاروں طرف ڈالیں۔۔۔

ہر طرف گلاب کے پھولوں کی پتیاں بکھریں تھیں البتہ جھولے کا رخ آسمان کی جانب کر رکھا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عیشاء کو مسکراتے دیکھ وہ اسے جھولے تک لے آیا۔۔۔

" یہ کیا ہے۔۔۔؟ "

جھولے پر آرام سے بیٹھتے مراد نے اسکے آگے ایک مخملی ڈبیہ کی۔۔۔

" یہ منہ دکھائی ہے۔۔ "

مراد نے وہ مخمل کی ڈبیہ کو کھولتے ہوئے کہا اس میں سے ایک نازک سی چین نکلی جسکے اندر ایک ننھا سا خوبصورت ہیرا چمک رہا تھا۔۔۔

" مگر رخصتی پر دیتے ہیں پہلی رات۔۔ "

عیشاء نے اٹکتی ہوئی آواز میں کہا مراد کا چہرہ تمتما رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ضروری نہیں ہے۔۔۔اور ویسے بھی یہ بھی تو پہلی رات ہی ہے۔۔۔ "

مراد نے بہت احتیاط سے چین اسکے گلے میں بھی ڈال دی تھی۔۔۔وہ پر نم آنکھوں سے مسکرائی۔

اللہ نوازنے پر آتا ہے تو کتنا نوازتا ہے۔۔۔کہ جس کی کوئی حد ود نہ ہو۔۔۔

" آہ چاند تو چھپ گیا۔۔۔آپ نے اتنی محنت سے جھولا ادھر کروایا۔۔۔ "

عیشاء کی نظر آسمان پر پڑی تو مراد سے کہا۔۔۔

" کوئی بات نہیں میرا چاند تو مجھے مل گیا نہ۔۔۔ "

خود میں اسے بھینچ کر ایک سانس خارج کرتے ہوئے مراد نے جیسے برسوں کی تھکان اتاری تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" میں بس آپ پر مسلط نہیں ہونا چاہتی تھی اسلئے کبھی نہیں بتایا کچھ۔۔۔ "

تھوڑی دیر بعد اسے عیشاء کی آواز آئی تھی۔۔۔وہ پھر بھی پیچھے ٹیک لگائے رہا۔۔۔

تمہیں ایسا کس نے کہا کہ تم مجھ پر مسلط کی گئی ہو۔۔یا میں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔؟ "
"

وہ آسمان کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔عیشاء کی طرف دیکھتا تو وہ شاید کوئی جواب نہ دیتی اسلئے یہ طریقہ ٹھیک تھا۔۔۔

کسی نے نہیں۔۔۔میں تو بس۔۔وہ پہلے۔۔آپکو۔۔۔میرا مطلب کے کوئی اور پسند تھی "
" نہ۔۔۔اور اب میں اس طرح۔۔

عیشاء کے الفاظ اسکا ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے جبکہ اسے دیکھ بھی نہ رہا تھا پھر بھی وہ نظریں جھکائے اسکے پہلو میں بیٹھی تھی۔۔۔وہ اسے تحمل سے سنتا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

عیشاء۔۔۔تمہیں پتا ہے مجھے محبت صرف تم سے ہوئی ہے۔۔یہ نہیں معلوم کہ کب "
ہوئی۔۔۔تمہاری ڈائری پڑھ کر ہوئی یا تم سے ویرونا کی شام میں ہوئی۔۔تمہیں دیکھ کر
" ہوئی یا جان کر۔۔۔مگر مجھے محبت صرف تم سے ہوئی ہے۔۔۔

عیشاء نے نا سمجھی، حیرانگی، محبت اور نا جانے کیا کچھ نظر میں ملا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔ وہ اب بھی ٹیک لگائے ہوئے تھا۔۔۔

" ہاں تم بھی اپنی جگہ اپنے حساب سے سہی ہی سوچتی ہو گی۔۔۔ مگر میں نے آج تک کسی سے محبت نہیں کری یا یہ کہو کہ مجھے کبھی نہیں ہوئی۔۔۔ پچھلا جو کچھ بھی تھا وہ پسندیدگی سے زیادہ شاید کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ اور دیکھو اللہ نے شاید اس ہی لئے وہ سب کیا تا کہ جو میرے لئے ہے وہ مجھے مل جائے۔۔۔

" اور جس کے لئے جو بہتر ہے وہ اسے مل جائے۔۔

بات کے آخر میں اسنے مسکراتی آنکھوں سے عیشاء کو دیکھا اسکی آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اور میں نے تمہیں بالکل اجازت نہیں دی کہ تم پچھلی باتوں کو سوچ کر اپنے ان آنسوؤں کو ضایع کرو۔۔

اسنے انگلیوں کے پوروں سے گال پر پھسلتے آنسوؤں کو صاف کیا۔۔عیشاء کے گال پہلے تو شاید ٹھنڈ اور ہلکے میک اپ سے گلابی تھے مگر اب رونے سے ناک اور گالوں پر اور لالی آچکی تھی۔۔۔

" اچھا یہ تو بتاؤ روز ایک ایسی ملاقات کرنے آؤ گی نہ مجھ سے۔۔۔؟ "

مراد کے سوال پر وہ الجھی تھی اور اسے دیکھتے ہوئے لب کاٹے۔۔۔

" میں۔۔روز رات کو کیسے۔۔۔سہ۔۔ "

آنکھیں پٹپٹاتے وہ الجھن میں پڑ گئی تھی رونا تو کہیں دور چھوڑ آئی تھی یا شاید مراد نے جان بوجھ کر یہ کہا ہو گا۔۔تاکہ اسکا دھیان بٹ جائے۔۔۔

www.novelsclubb.com

" خیر تم انکار تو مجھے اب کر بھی نہیں سکتیں۔۔چھوٹی بیوی جی۔۔۔ "

مراد نے انگوٹھے کی مدد سے اسکے لب دانتوں سے آزاد کروائے کہ کہیں وہ فرسٹریشن میں خراب ہی نہ کر دے۔۔

" یہ چھوٹی بیوی سے کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔ "

مراد جو تحمل سے اپنا کام کر رہا تھا اسکو عیشاء سے ایسے جواب کی توقع نہ تھی۔۔اسنے خوشی، اور حیرانگی سے ملے جلے تاثرات ڈالے۔۔۔

" یہ میری چھوٹی سی بیوی بولنے کب سے لگ گئی۔۔۔ "

مراد نے خوشی سے کہا۔۔سد شکر وہ پہلے والی باتیں تو بھولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" جب سے آپ ملے۔۔ "

عیشاء نے ہنستے ہوئے کہا اور منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

ویسے بیوی اگر تمہاری اماں نے اتنی رات میں تمہیں یہاں ٹھنڈ میں دیکھ لیا نہ تو ڈانٹ پڑے گی۔۔۔ "

مراد نے رازداری سے اسکے کان میں بولا۔۔عیشاء نے چہرہ اسکی طرف موڑا۔۔۔شرارت تو جیسے اسکے چہرے پر آٹھہری تھی۔۔۔

" کہہ دونگی میں بھی میرے غیر معیاری ٹھرکی دولہے صاحب مجھے یہاں لائے ہیں۔۔۔ "

جملہ کہتے ہی عیشاء کے ساتھ وہ بھی دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" ویسے مجھے غیر معیاری ٹھرکی دولہا ہر گز نہ سمجھنا۔۔ "

مراد نے اسکے کندھے پر اپنا بازو جماتے نظریں آسمان پر مرکوز کئے ہنسی روکتے ہوئے کہا

" چلیں سمجھ لیا۔۔ "

عیشاء نے مسکراہٹ لاتے ہوئے بولا۔۔اور فضا میں سانس خارج کئے آنکھیں موند گئی

کتنا سکون ہے تیری قربت میں

میری پچھلی عمر تو جیسے ضائع گئی۔۔

www.novelsclubb.com

آسمان پر بادلوں کی اوٹ سے نکلتا چاند چاندنی پھیلا گیا۔۔۔تارے جھلملانے لگے۔۔۔

! بادل پھر سے چھٹنے لگے۔۔۔جیسے محبت کے نغمے ہوں بجنے لگے

پیری پیری میں خوب سیر ہو کر کھانے کے بعد وہ لوگ پاس میں ہی ایک دوسری جگہ سے کریم پف کھا رہے تھے۔۔۔

کہتے ہیں۔۔۔ تھوڑا sfogliatina alla panna اٹلی میں کریم پف کو۔۔۔ مشکل ہے مگر آپ وہاں انگریزی کا لفظ کریم پف کہہ کر بھی لے سکتے ہیں۔۔۔

بہت ہی اچھی کریم پف اس علاقے میں کھانے کو مل جاتی ہے۔۔کافی بڑی بھی ہوتی ہے ۔۔۔

www.novelsclubb.com

کریم پف یعنی ایک بڑے سے سراخ والی پیسٹری یا پف جس میں ڈھیر ساری ویپڈ کریم بھری ہو۔۔۔

عموماً یہ بچے کریم کی وجہ سے بہت شوق سے کھا لیتے ہیں مگر ہمارے بے روزگار بہرام داؤد نے اپنی جیب پر رحم کھاتے ہوئے یہ لی تھی۔۔۔

شکریہ بہرام بھائی اتنا اچھا دن گزر گیا۔۔اب آپ دونوں آخری جگہ بھی چلے جایئے گا "
" مجھ میں ہمت نہیں ہے پہاڑی چڑھنے کی۔۔

لیزا نے کریم پف کی آخری بائٹ لیتے ہوئے کہا۔۔ جبکہ سماویہ پہلے تو اسکے خالی پلیٹ پر حیران ہوئی پھر بہرام کو بھائی کہنے پر چونکی۔۔۔

لیکن خیر چھوڑو ابھی کریم پف لیتے ہوئے ہی تو وہ اسکا بھائی بن گیا تھا جب ایک لڑکا چھیڑنے کی بے کار کوشش کر رہا تھا یہ جانے بغیر کہ اگر اسکا بے روزگار کنگلا بھائی نہ ہوتا تو لیزا اسے اسکی ہڈیاں بھی نہ بچتیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے تمہاری مرضی۔۔۔بس میرے لئے دعا کرنا دماغی توازن کھوئے بغیر پہاڑی سے "
" واپس آؤں۔۔

سماویہ نے گھور کر دیکھا یہ شخص کتنی سنجیدگی اور سفاکی سے طنز کرتا ہے انسان کوئی لحاظ ہی کر لیتا ہے۔۔ مگر وہ کچھ نہ بولی اور پیٹر کی طرح کریم پف کے مزے لیتی رہے۔۔۔

پیٹر اب بھی سماویہ کے ساتھ تھا لیکن پھر بھی اس پٹر پٹر کرنے والے طوطے کی پسندیدہ چیز بہرام نے اسے دلا دی تھی۔۔۔(ہائے بچپن کا ساتھ جو ٹھہرا)۔۔۔۔

" سماویہ جلدی آنا اور اپنا فون پلیز آن رکھنا۔۔ "

لیزا کی اس بات پر سماویہ نے غیر ارادی طور پر بہرام کی طرف دیکھا تھا جو اسے نہیں دیکھ رہا تھا پھر لیزا کو پچھلا سب بھلائے آنکھوں سے تسلی کا اشارہ دیا۔۔ جس پر وہ فاتحانہ مسکرائی ۔۔۔اور اپنا بیگ اٹھایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اوکے بہرام بھائی پھر ملیں گے۔۔۔ "

وہ سب کو خدا حافظ کہتے چلی گئی پیچھے سے بہرام نے اسکا دور تک تعاقب کیا۔۔۔ جیسے کچھ کھٹک رہا ہو۔۔ خیر۔۔

" بہرام دی گریٹ۔۔ہینڈسم بہرام۔۔ "

پیٹر نے محبت سے کہا یہ تو بہرام کو پتا ہی تھا کہ وہ کریم پف کھلانے کے بدلے میں مکھن لگا رہا تھا۔۔۔

سماویہ چلو نہیں تو رات بھی ہو جائے گی اور یہ پھر سے کوئی فرمائش کر کے منہ پھولا لے "

" گا۔۔۔

بہرام نے کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھ صاف کرتی سماویہ سے بولا جس پر اس نے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب ان دونوں نے ایک آخری جگہ جانا تھا۔۔۔ٹراسٹیویرے کی پہاڑی پر۔۔۔جو روم کی چھٹی پہاڑی ہے۔۔۔۔کیا پہاڑی سے واپسی پر ان دونوں کی کہانی ایک سی رہنی تھی؟ یا سب کچھ بدلنے والا تھا۔۔؟

کیا یہ آخری جگہ ہے جہاں دونوں نے ساتھ جانا ہے! کیا کہانی ختم ہونے والی ہے؟

باب چودہ: چھٹی پہاڑی

ٹراسٹیویرے میں بنا وہ سیاہ و سفید محل آج بہت بے چینی میں تھا۔۔۔کالی رات بس پروان چڑھنے ہی والی تھی۔۔ایسی کالی رات جس میں سب سیاہ لگنے لگے۔۔تاریکی میں ڈوبا منظر ہر سو چھا جائے۔۔۔آنکھیں جب کچھ دیکھ نہ پائیں۔۔

باہر بڑے ہریالی سے بھرے لان میں بھی سب طرف تاریکی لگتی تھی۔۔۔آسمان شام کے سائے سے پیچھا چھڑوا رہا تھا۔۔۔اور بادل نا جانے کہاں سے آکر بھاگتے ہوئے ٹراسٹیویرے کی سرزمین کے اوپر چھا گئے تھے۔۔۔

سعود ابراہیم اپنے سنسان لان میں تنہا کھڑے تھے۔۔وہ تو ویسے بھی ماہ جبیں کے جانے کے بعد سے ہمیشہ تنہا ہی رہے تھے اس شطرنج کے محل میں۔۔۔ہر جگہ، گھر کا ہر کونہ تو

اسے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا اور بے بسی یہ کہ سکون کا کوئی لمحہ دنیا میں اسے کبھی نہ ملتا

! بہت بے بس ہے وہ انسان جسے سب میسر ہو کر بھی سکون میسر نہ ہو۔۔۔

وہ اس وقت سیاہ سوٹ میں ملبوث تھے۔۔اوپری کوٹ اتارا ہوا تھا جب کے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی تھی کہ گریبان کھلا ہوا تھا۔۔جہاں سے انکا جسم نمایا ہوتا۔۔۔

ان نیلی آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی تھی جیسے کوئی ساکت سرد جھیل ہو اندر۔۔پرکشش داڑھی جو رعب دار تھی۔۔جبکہ نیم جامنی لب خشک پڑے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

چالیس سال سے زائد عمر کے باوجود وہ ایک حسین چہرہ رکھتے ہیں تو پھر جوانی میں یہ نیلی آنکھوں والا چہرہ کتنا حسین ہو گا؟

بچپن میں ماں باپ نے تنہا چھوڑ دیا دنیا میں۔۔۔ماں باپ ہی مر گئے تو پھر جینا کس کے لیے تھا۔۔۔بس پھر پیسہ کمانے کی دھن لگی خود کو ایک اعلیٰ مقام دلانے کی دھن لگی۔۔۔ وقت کو اپنے نام کرنے کی اس دھن نے سعود ابراہیم کو بادشاہ بنا ڈالا۔۔۔

ان کو خود پتا نہ چلا کہ یہ کب ہوا یا کب انہوں نے پہلا کام کیا تھا۔۔۔اور دنیا کی ناقدری نے اس چیز کو بھڑکا ڈالا یہاں تک کے سعود ابراہیم سے وہ ایس آئی بن چلے۔۔۔

وہ ایک پرفیومز کی کمپنی کے سی ای او سے مافیا کا بادشاہ بن گئے۔۔سعود ابراہیم سے ایس آئی بن گئے۔۔۔!

محبت تو بس ماں کی محبت کا نام ہوا کرتی تھی مگر جب سے وہ سرمئی آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا تھا جب سے وہ چنچل شوخ ادائیں دیکھیں تھیں دل ہار دیا تھا۔۔۔

اور پھر وقت اس طرح انکا ہوتا چلا گیا کہ ماہ جبیں سعود ابراہیم کی ہو گئی۔۔انہوں نے کبھی نہ سوچا تھا کہ جو شخص اتنی برائی میں ڈوبا ہوا ہے اسکو محبت اتنی آسانی سے مل جائے گی ۔۔۔؟

اسنے اپنا پیار سعود ابراہیم کے پیار کے لئے چھوڑ دیا تھا حتیٰ کہ اپنی بیٹی بھی۔۔۔ مگر پھر وقت پلٹ گیا اور وہ بیماری کی نظر ہو چلی۔۔

سعود ابراہیم جانتا ہے سماویہ اسے کبھی اپنا باپ نہیں مانے گی۔۔۔ آخر وہ کیوں ایسے شخص سے نبھائے گی جس کو وہ اپنے ماں باپ کا قاتل سمجھتی ہے۔۔۔

اور جب اسے یہ پتا چلے گا کہ سعود ابراہیم ہی ایس آئی ہے تو کیا وہ اس کی شکل بھی دیکھنا پسند کرے گی۔۔۔ وہ تو ابھی ہی یہ گوارا نہیں کرتی۔۔۔

اسے جب پتا چلے گا کہ اسکا سوتیلا باپ ہی وہ شخص ہے جس کے لئے وہ کام کرتی ہے تو اسے کیسا محسوس ہو گا۔۔ کام کرنے میں اور پسند کرنے میں بھی تو فرق ہوتا ہے نہ۔۔۔ !

سعود ابراہیم نے گہری سانس بھری اور ہلکے سے خارج کی۔۔۔ اور پھر اپنے مضبوط ہاتھ سے ٹائی نکال پھینکی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" مالک کیا کچھ چاہیے۔۔؟ جوس منگواوں آپکے لئے۔۔؟ "

شفیق حیدر جو پیچھے ہی کھڑے تھے اپنے مالک کو بے چین دیکھتے ہوئے پاس آ کے پوچھا ۔۔۔وہ جواب ہاتھوں سے بالوں کو جکڑنے میں تھے۔۔۔

"شفیق حیدر۔۔۔سماویہ کہاں۔۔۔۔ "

مالک باہر سے خبر ملی ہے کہ ایس آئی کی ساری جگہیں سیل ہونی شروع ہو گئیں ہیں "

" ۔۔۔آپ نے کہا تھا کہ آگاہ کر دینا ایسا کچھ ہو تو۔۔

وہ جو شفیق حیدر سے کچھ کہنے جا رہے تھے نوکر کی بات پر ٹھہر گئے اور اسے ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

چہرے پر اطمینان تھا۔۔۔بے خوف ماتھا شکنوں سے پاک تھا۔۔۔ایس آئی وہ ہی تو ہے ۔۔۔اور اپنی بربادی پر یہ پہلا شخص تھا جو مطمئن تھا۔۔۔ مگر شفیق حیدر کی بے چینی لازم تھی۔۔۔

" سر آپ کو یہاں سے چلے جانا چاہیے سب تیار ہی ہے۔۔اب تو نیوز چینلز پر خبریں بھی چل چکی ہیں۔۔آپکو دیر نہیں کرنی۔۔ "

" شفیق حیدر۔۔ساویہ کہاں ہے۔۔؟ "

سعود ابراہیم کی آواز سب جگہ چھائی تھی۔۔۔

" سر وہ اسی معمولی اسکالر کے ساتھ میرا مطلب ہے وہ جو وقتی پروفیسر تھا اسکے ساتھ اِدھر ہی پہاڑی پر جا رہی ہیں۔۔ابھی ہی پتہ چلا ہے۔۔ "

www.novelsclubb.com

شفیق حیدر نے تھوک نگلتے کہا تھا۔۔سعود ابراہیم اگر سکون سے کھڑا ہے تو وجہ ہوتی ہے ۔۔۔بہت خطرناک وجہ۔۔۔

" ہمم فارغ آدمی۔۔ٹانگ اڑائے گا تو یہی ہو گا۔۔ "

سعود ابراہیم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔۔جو کب سے سامنے رکھی ٹیبل پر سجا تھا۔۔

" ٹانگ۔۔؟ "

شفیق حیدر نے نا سمجھی سے الفاظ دھرایا تھا۔۔جس پر سعود ابراہیم نے پانی پیتے پیتے انہیں ٹیڑھی نظر سے بے زاری سموئے دیکھا۔۔

شفیق حیدر جو لوگ دوسرے کاموں میں ٹانگ اڑاتے ہیں ان کے ساتھ وہی ہوتا ہے "

" ۔۔اب تم بھی دوسری باتوں میں ٹانگ نہ اڑاؤ۔۔۔

نیلی آنکھیں یکدم وارن دیتی محسوس ہوئیں تھیں۔۔شفیق حیدر سیدھے ہوئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں سماویہ سے ملے بغیر اپنے آپ کو کسی کے حوالے نہیں کرونگا۔۔۔سب جگہ یہ بات " پھیلا دینا کہ۔۔۔ایس آئی اپنے آپ کو قانون کے حوالے خود کرے گا۔۔ مگر جب اسکا وقت آئے گا تب۔۔۔اس سے پہلے ایس آئی کو ڈھونڈنا بے کار ہے یہ تو وہ خود بھی جانتے " ہیں۔۔

لہجہ اتنا پختہ و سرد تھا کہ شفیق حیدر نے جا بجا گردن ہاں میں ہلائی۔۔

ایس آئی ایک بادشاہ تھا مافیا کا بادشاہ جس سے ایک دنیا بغیر دیکھے ہی خوف کھاتی ہے۔۔تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اسکی مرضی کے بغیر کوئی اسے گرفتار کرلے یہ اتنا ہی آسان ہوتا تو اب تک وہ سعود ابراہیم بنتے ہوئے اتنی شامیں اپنے نام نہ کر چکا ہوتا۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی آٹھ یا اس سے زائد کلو میٹر کے بعد وہ جگہ آتی تھی جہاں سے پورے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔۔۔ سماویہ پیٹر کے ساتھ پہاڑی کا راستہ کاٹ رہی تھی جبکہ بہرام ان دونوں سے آگے تھا۔۔۔ چونکہ یہ اونچائی کا راستہ تھا اس لئے تھوڑی روشنی اب بھی باقی تھی ورنہ بادلوں نے کوئی قصر نہیں چھوڑی تھی شہر کو اندھیروں میں ڈبونے کی۔۔۔

چھٹے نمبر پر ہی آتی ہے۔۔ (gianicolo) ٹراسٹیویرے، روم کی یہ پہاڑی گیانیکلو اسی لئے روم کو پہاڑیوں کا شہر بھی کہتے ہیں کیونکہ یہاں کل آٹھ یا نو پہاڑیاں ہیں جن میں سے ٹراسٹیویرے میں گیانیکلو سیاحت کے حوالے سے مشہور ہے۔۔۔

" شکر ہے یہاں کوئی ٹکٹ نہیں ہے ورنہ ہم واپس جا رہے ہوتے۔۔ "

بہرام نے ایک جگہ رکتے ہوئے کہا کیونکہ سماویہ اس سے تھوڑا پیچھے تھی۔۔ شاید وہ اسے اپنے ساتھ چلانے کے لئے رکا تھا۔۔۔

آپ پہلے شخص ہیں جو اپنی بے روزگاری کا رونا خود بتا رہے ہیں وہ بھی ہر دوسری بات پر "

"۔۔

سماویہ اور بہرام اب ساتھ ساتھ پہاڑی چڑھ رہے تھے۔۔۔ سماویہ نے دیکھا ایک نظر، وہ مسکراتے ہوئے چلتے جا رہا تھا پر کچھ نہ بولا۔

" اور مجھے تو لگتا ہے آپ کو کوئی جاب مل بھی جائے گی تو بھی کنجوس ہی رہیں گے۔ "

سماویہ نے محسوس کیا وہ شاید اس بات پر ہنسا تھا۔ جبکہ آس پاس موجود لوگ سماویہ کو عجب بے چین لگے۔ مگر اسنے نظر انداز کر دیا۔

www.novelsclubb.com

شکر ہے تم نے اپنے دماغ کا کچھ استعمال تو کیا مگر اصلاح کرتا چلوں کہ اسے کنجوسی نہیں "

" کفایت شعاری کہتے ہیں۔

بہرام نے جبڑے پھیلاتے مجبوراً مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر تو آپ بے روزگار ہی رہیں۔ "

سماویہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بہرام سے آگے نکل گئی۔

بہرام نے پیٹر کو دیکھا جس کی آنکھیں بہرام کا معائنہ کر رہی تھیں۔

"عجیب لڑکی ہے بے روزگاری کی بددعا کون دیتا ہے؟ "

بہرام نے پیٹر کی طرف دیکھتے کندھے اچکائے اور چلنے لگا۔ جبکہ پیٹر بھی سماویہ کی طرف تیزی سے اڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

" اب میں ان دونوں کے پیچھے چلوں گا کیا؟ "

اُن دونوں کو آگے جاتا دیکھ بہرام نے دل میں کہا اور تیزی سے قدم بڑھائے۔

وہ دونوں بھی عجیب تھے پورا دن ایک دوسرے کی ٹانگ بھی کھینچ رہے تھے۔اور ایک دوسرے کا ساتھ بھی نہیں چھوڑ رہے۔

(کہیں یہ ہی پیار تو نہیں؟ خیر! سانو کی مٹی پاؤ۔۔)

" یہ کچھ براؤ نیز لے لوں کیا۔۔اُس بیچارے کا بھی بھلا ہو جائے گا "

بہرام نے سماویہ سے پوچھا جواب بھی اس سے آگے بھاگنے میں لگی ہوئی تھی۔۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ کہیں بعد میں بولیں کے ہم نے آپ کو کنگال کر دیا "

"۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے منہ بناتے ہوئے منع کر دیا۔۔ بہرام نے اسکی پشت دیکھتے افسوس سے سر ہلایا جو تیز چلنے میں شاید کسی ورلڈ ریکارڈ کو بنانے کی کوشش میں تھی۔

(بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے)

بہرام نے رک کر سوچا اور اس شخص کے پاس چلا گیا جس کی ساری چیزیں ختم ہونے والی تھیں۔

شام پوری طرح سے ڈھل چکی تھی کمرے میں ایک سکوت سا تھا۔وہ ٹی وی کے سامنے رکھے چھوٹے صوفے پر بہت ہی بے چین ہوئے بیٹھی تھی۔ریموٹ کنٹرول اٹھاتے اسنے کمرے کا اندھیرا ماند کیا تھا۔اور اپنی سانسیں ہموار کی تھیں جو پچھلے دس منٹ میں وہ خبر سنتے منتشر ہو گئیں تھیں جو جانے کتنی دیر سے ٹی وی سکرین پر چل رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

دنیا کا سب سے بڑا گینگ مافیا کا پلندہ الٹ چکا تھا۔وہ شخص جو کسی کے ہاتھ نہیں آیا تھا۔جس کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔وہ شخص جس کا نام ہی ڈرنے کے لیے کافی تھا۔اس کا پورا کام تباہی کا شکار ہو چکا ہے۔دنیا بھر میں جہاں جہاں انکا اڈہ تھا ان سب پر پولیس اور ایجنسیوں کے چھاپے مارے جا رہے تھے۔

انکے کارندوں اور کام کرنے میں ملوث لوگوں کو جیل ہوتی جا رہی ہے۔ایک لمحے میں سب برباد۔

حتیٰ الامکان تھا کہ انکے سب سے وفادار کو اسکے ساتھ پھانسی بھی ہو جائے اور اس بات پر لیزا گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ان چند مہینوں میں سماویہ ہی ہے جو اسکی سب سے وفادار رہی ہے۔ایس آئی کے ایک پرسنل سیکرٹری کے بعد سب کام کرنے والوں کے منہ پر سماویہ کا نام سرِ فہرست ہے۔سب جگہ نہیں مگر پاکستان اور اٹلی میں ایس آئی کی خاص جگہیں ہیں جہاں پر سماویہ چھائی ہوئی ہے۔اگر کسی نے اس کا نام لے لیا تو؟یقیناً کوئی نہ کوئی لے ہی لے گا آخر کس کو اپنی جان پیاری نہیں ہوتی۔

لیزا اٹھی اور اپنا حلیہ گینگسٹر میں تبدیل کر آئی اسکی تیاری تھی کہ سماویہ کو لے کر وہ جلد از جلد یہاں سے نکل جائے۔سب سے زیادہ خطرہ تو اٹلی میں ہے انہیں۔

وہ سب لائٹس آف کرنے لگی تھی جب نظر غیر ارادی طور پر اس باکس پر پڑی جو سماویہ پچھلی بار سعود ابراہیم کے گھر سے لائی تھی۔کوئی مقناطیسی کشش تھی کہ وہ اس تک جا پہنچی اور نظر اس لفافے پر جا ٹھہری جو سفید رنگ کا تھا۔جبکہ باہر صرف دو لفظ لکھے تھے "ایس آئی"

لیزا نے شش و پنج میں اسکے اندر سے وہ کاغذ نکالا۔یہ سچ میں سعود ابراہیم کے گھر سے ہی آیا تھا نہ؟ سماویہ کے سوتیلے باپ کے گھر سے!

www.novelsclubb.com

اور لیزا کے ہاتھ سے کاغذ لفافے سمیت نیچے گر گیا۔

وہ اور نہ پڑھ سکی۔اسکو جس چیز کا شک تھا وہی ہوا۔سماویہ اب کیا کرے گی؟ اسے تو شاید معلوم بھی نہیں۔

کبھی کبھی ہمارے شک و شبہات ہم پر ہی بہت گہرے انکشاف و عذاب بن کر نازل ہوتے ہیں !

سماویہ اور بہرام اس وقت پہاڑی کی چوٹی پر تھے جہاں سے پورے روم کا نظارہ باآسانی کیا جاسکتا ہے۔۔

اس وقت روم جگمگاتا ہوا دیکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور کیونکہ اندھیرا ہر سو چھا چکا تھا تو سردی بھی اپنے عروج پر تھی۔ سماویہ نے دیکھا وہاں انکے علاوہ جو چند لوگ کھڑے تھے اب وہ بھی جا رہے ہیں۔

" میں نے تو سنا تھا کہ یہاں چوبیس گھنٹے آ جا سکتے ہیں۔ کوئی منع نہیں کرتا "

سماویہ نے نگاہ اپنے برابر میں کھڑے بہرام پر کی جو ہاتھ باندھے سامنے کے منظر میں کھویا ہوا تھا۔

لگتا تھا کوئی بہت گہری سوچ کے زیر اثر کھڑا ہے۔

" ہاں یہاں رات دن کسی بھی وقت آ سکتے ہیں مگر جلدی اس لئے کر رہا تھا کیونکہ شام کا منظر ہی دیکھنے والا ہوتا۔ ورنہ تو پھر یہ دیکھنے کو ملتا ہے۔"

بہرام نے سامنے بھنوؤں سے اشارہ کر کے بتایا۔ سارا شہر روشن روشن تھا۔ البتہ پیٹر پہاڑی کے اوپر چکر کاٹ رہا تھا جیسے کسی کی تلاش میں !

www.novelsclubb.com

" نہیں مگر میں تو لوگوں کی وجہ سے کہہ رہی ہوں دیکھیں عجیب بات ہے کوئی بھی نہیں ہے یہاں اچانک سے سب کہاں جا سکتے ہیں۔ کچھ دیر پہلے تک تو اچھے خاصے لوگ تھے۔ "

سماویہ نے سنجیدگی سے سوچتے ہوئے انداز میں کہا وہ پوری پیچھے گھوم کے خالی خالی پہاڑی دیکھ رہی تھی۔ جبکہ بہرام اسکے پیچھے اب بھی رخ پھیرے کھڑا تھا۔

ہاں بات تو بہت عجیب ہے آج کے دن تو ویسے بھی یہاں لوگوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے "۔"

بہرام نے نظریں اسی نظارے پر رکھتے ہوئے بے تاثر لہجے میں کہا جیسے اسے کچھ عجیب نہیں لگا ہو۔

" ہم چلتے ہیں مجھے جانا ہے اب۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ نے کندھے پر لٹکے بیگ پر ہاتھ سے مضبوطی جمائی اور سیدھی ہوئی جبکہ نظریں پر سکون کھڑے بہرام کی طرف کیں۔ جس کا جانے کا کوئی ارادہ نہیں لگتا تھا۔

تمہیں پتا ہے انسان کو ایسی جگہوں پر آتے رہنا چاہیے۔ یہ پہاڑ، یہ ہوائیں، یہ قدرت " کے حسین نظارے انسان کو ڈپریشن میں جانے سے روک لیتے ہیں۔ ہمیں کبھی کبھی اپنے " لئے وقت نکالنا چاہیے۔

بہرام نے بات کے آخر میں ایک ڈھنڈی آہ بھری سردی کی وجہ سے منہ سے بھاپ اڑتا دیکھائی دیا تھا۔

" چلو چلیں۔ "

اسنے سماویہ کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور چلنے لگا۔

سماویہ بھی اسکے پیچھے چلی جب بہرام نے ہاتھ ہوا میں اٹھا کر گول گھمایا اور پیٹرا چانک سے آکر اسکے کندھے پر بیٹھ گیا۔ سماویہ نے تعجب سے یہ منظر دیکھا اور پھر سے چل پڑی۔

سماویہ کو کچھ بہت دیر سے کھٹک رہا تھا جب سے وہ اس پہاڑی پر چڑھی ہے کچھ برا ہونے کا احساس اس کے دل کو بے چین کیئے ہوئے تھا اس ہی لئے شاید وہ بہرام سے بھی ٹھیک سے بات تک نہیں کر پائی تھی۔

اب وہ دونوں جس طرح نیچے سے اوپر تک آئے تھے ویسے ہی اب اوپر سے واپس نیچے کو جا رہے تھے۔بس فرق یہ تھا کہ آتے ہوئے انکے بیچ نٹ کھٹ سی لڑائی تھی اور جاتے ہوئے صرف خاموشی !

خاموشی جو اس وقت پوری پہاڑی پر تھی۔وہ اپنے بوٹس آگے کو اٹھاتی تو چلنے کی آواز آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

الفاظوں کی خاموشی ہمیشہ احساسات کی آوازوں کو آزاد کر دیتی ہے !

دیکھتے ہی دیکھتے سارے اٹلی کے انڈر گراؤنڈ کارخانوں کو سیل کر دیا گیا تھا۔اور اب تمام آفیسر دیگر اہل کاروں سمیت ایس آئی کی مرکزی جگہ کو گھیرنے لگے تھے۔جو کافی جنگل نما ویران جگہ پر واقع تھی۔

" موو فاسٹ۔اندر کا کوئی کونہ نہیں چھوڑنا ایس آئی یہیں کہیں ہو گا۔ "

ایک آفیسر اپنے ہاتھ میں پکڑے ٹرانسمیٹر میں ہلکی مگر پر جوش آواز میں بول رہا تھا۔نیم اندھیرے میں صرف اسکی سیاہ داڑھی اور بال نظر آرہے تھے جبکہ کالی آنکھوں کو اس نے سامنے بنے گھر پر مرکوز کیا ہوا تھا جو کالے رنگ میں رنگا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

سر اندر سے اسکے کارندے ہی ملے ہیں اور کچھ سپلیمنٹس۔ایس آئی یہاں نہیں ہے سر "

"۔

ٹرانسمیٹر میں سے آواز گونجی۔اور وہ کالی سیاہ آنکھیں بھینچ گیا۔

" ٹھیک ہے اسے لیبارٹری بھجوادو۔اور ایک بار پھر سب کی جانچ کرو۔مت بھولو کہ ایس آئی کو کسی نے نہیں دیکھا۔ "

وہ برہمی سے کہتا ہوا ٹرانسمیٹر نیچے کر گیا۔اور چلتا ہوا ایک گاڑی کے پاس رکا جو لمبی قطار میں باقی گاڑیوں کے ساتھ کھڑی تھی۔

ایک نمبر ڈائل کر کے اسنے فون کان سے لگایا۔دوسری جانب سرحد کے اس پار بیل کی آواز جنگاڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

" کیا ہوا بازل ایس آئی۔۔۔ "

" نہیں سر ایس آئی نہیں ملا۔ "

اس سے پہلے کے وہ کہتے آفیسر بازل نے اپنی وجیہہ سیاہ داڑھی پر انگلیاں پھیرتے ہوئے بات مکمل کی۔

" مجھے معلوم تھا وہ اتنی آسانی سے خود کو ہمارے حوالے نہیں کرے گا۔ "

دوسری طرف سے آہیں بھرتے ہوئے کہا گیا۔

" سر اب بھی وقت ہے ایجنٹ مارس کو بلا لیتے ہیں۔ وہ سنبھال لے گا اور مجھے تو یقین ہے کہ وہ جو کہہ رہا تھا وہی سب ہو۔ شاید سچ میں ایس آئی کی کوئی بیٹی اسے مل گئی ہو۔ یہ نئے آئے ایجنٹ آخری مراحل میں کوئی غلطی بھی کر سکتے ہیں سر پرستی بھی ہو جائے گی سر۔ "

آفیسر بازل نے سمجھانے والے انداز میں بات ختم کی۔

ہمم ٹھیک ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں رابطہ نا ممکن ہو جائے گا۔ سارے سنگلز بند کرنے "
"پڑیں گے۔

" سر آپ فکر نہیں کریں میں سنبھال لوں گا باقی سب تھینک یو سر۔ تھینک یو سو مچ۔ "
آفیسر بازل نے گرم جوشی سے کہا اور کال کٹ گئی۔ سرحد پار وہ سینیئر آفیسر بیٹھے
مسکرانے لگے۔ لگتا تھا آج ان سب کی جیت یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

سماویہ بہرام کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی کچھ اندھیرا اور نیم روشنی یا یہ کہیں کہ چاند کی روشنی زیادہ تھی۔ بوٹس کی ٹک ٹک آواز کبھی کبھی گونجتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ خاموشی اسکے آگے قدم رکھنے پر بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

" یہ لو۔ "

سماویہ نیچے دیکھتے قدم بڑھا رہی تھی جب سامنے سے بہرام کی ہتھیلی پھیلی نظر آئی جس میں چھلی ہوئی مونگ پھلیاں تھیں۔

" یہ کہاں سے آئیں۔؟ "

www.novelsclubb.com

سماویہ نے تھوڑے دانے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا اور پھر سے چل دی۔

" سردیاں ہوں اور بہرام داؤد کے پاس سے مونگ پھلیاں نہ ملیں یہ ناممکن ہے۔۔ "

بہرام نے دانے اچھالتے ہوئے منہ میں ڈالے۔ سماویہ اسکی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرادی

" ہاں اور آپ نے کہا کہ آپ فارغ انسان بھی ہیں تو یہ تو مل ہی سکتی تھیں۔ "

سماویہ نے بھی بہرام کی طرح کھاتے ہوئے کہا یکدم ہی ہوا تھا جو وہ مسکرا کر بات کرنے لگی تھی۔ جبکہ سرمئی آنکھیں بہرام کو بہت غور سے دیکھتی ہوئی جارہیں تھیں۔

"اگر تمہیں اور چاہیے تو بتادو میری پر نظر نہ لگاؤ۔ "

بہرام نے بغیر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ایک وقت تو چلتے چلتے بوکھلا کر دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

" میں نے ایسا تو نہیں کہا۔ ہاں میں تو پیٹر کو دیکھ رہی تھی۔ "

سماویہ نے کندھے اچکاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔ بہرام نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ جس کے چہرے پر ہنسی چھپانے کے تاثرات نمایاں تھے۔

بہرام ہلکا مسکرایا اور پھر ہاتھ کمر کے پیچھے باندھ کر چلنے لگا۔ یہ لڑکی اسے۔۔۔۔ نہیں خیر کیا کرنا فضول سوچ کر۔ وہ اور بہرام نہیں کبھی نہیں۔ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ایک مغرب میں ہے تو ایک مشرق میں۔

ایسے ملاب بڑی مشکل سے ہوتے ہیں۔

! مگر ہوتے بھی ہیں

www.novelsclubb.com

سعود ابراہیم کے ٹراسٹیویرے والے گھر پر انکی پہنچ ناممکن تھی۔ سو وہ اب تک یہی بیٹھے تھے۔ ظاہر ہے اگر وہ آفیسر اور اسکی ٹیم یہاں پہنچ بھی جاتی تو بھی ایس آئی عرف سعود ابراہیم کو کبھی نہیں پکڑ سکتی تھی۔ لیکن اسنے یہ بھی کہا ہے کہ وہ خود کو قانون کے حوالے کر دے گا۔ کیا وہ سچ میں خود کو قانون کے حوالے کر دے گیں؟ کیا یہ ممکن ہے؟

" شفیق حیدر بس بہت ہو گیا چلو مجھے چھٹی پہاڑی جانا ہے۔۔ "

سعود ابراہیم جو پہلے تو سارے کمرے میں چکر کاٹ رہے تھے پھر رک شفیق حیدر کو حکمیہ لہجے میں کہا۔

" سر مگر وہاں تو جانے نہیں دیں گے۔ پتا نہیں مگر وہاں کسی نے کرفیو لگوا دیا ہے اور اوپر جانا ناممکن ہے۔ "

پورے شہر میں تو ہڑتال ہو ہی چکی تھی مگر وہاں کرفیو لگنا سعود ابراہیم کے ماتھے پر بل پڑے۔

" سعود ابراہیم کے لئے ناممکن ہو گا ایس آئی کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ "

انہوں نے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ زمین پر پھینک کہ جوتوں سے بے دردی کے ساتھ مسل دی۔ شاید یہ زندگی کی آخری سگریٹ تھی؟.

" سر آپ کو کیا لگتا ہے سماویہ وہی ہے اور اس جگہ پر ہی الگ سے کرفیو لگنا۔ کس کا کام ہو سکتا ہے؟ "

شفیق حیدر نے انکی بات ہامی بھر لی اور پھر اپنا سوال سامنے پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

" ایک ہی کا کام ہے اس ایجنسی کے ایجنٹ مارس کا۔ اسے معلوم ہے وہ ایس آئی کی خاص ہے۔ "

سعود ابراہیم نے اپنا کوٹ جو راکنگ چیئر پر پڑا تھا ایک ہاتھ سے اٹھاتے پہنا۔

تو پھر تو یہ بھی معلوم ہو گا کہ وہ آپکی بیٹی ہیں۔ میرا مطلب سر سوتیلی ہی سہی بیٹی تو ہیں نہ "
" !

اور سعود ابراہیم کا کوٹ ٹھیک کرتا ہاتھ ایک لمحے کو رکا تھا جیسے اس نے اِس پہلو سے کبھی سوچا نہ ہو۔

پھر ایک گہری نظر کمرے میں ڈالتے وہ چل دیئے۔ انہیں جلد از جلد پہاڑی تک جانا تھا۔ شفیق حیدر بھی پیچھے چل دیئے۔

---

www.novelsclubb.com

آفیسر بازل عیاض اور انکی ٹیم اب اس جنگل نما علاقے سے آگے نکل گئی تھی۔ یہ ایک ہائی کلاس ساؤنڈ پروف آپریٹر گاڑی تھی جس میں رہائش کی جا سکتی ہے۔ آفیسر بازل کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے شاید وہ ایجنٹ مارس کو ہی آگاہ کر رہے تھے۔

" کیا ہوا اس سے کوئی رابطہ ہوا؟ "

موبائل کو واپس جیب میں ڈال کر اس نے سامنے بیٹھے شخص سے کہا تھا جو یقیناً لیپ ٹاپ میں گھسا کسی کو ٹریس کر رہا تھا۔

نہیں سر رابطہ تو نہیں ہوا مگر ٹریس کر لیا ہے سر۔۔یہ ٹراسٹیویرے کی کوئی لوکیشن ہے " ۔"

آفیسر نے گردن ہلائی۔۔

www.novelsclubb.com

"سر۔سر۔۔۔یہ سگنلز ڈاؤن ہو گئے ہیں۔اب کیا کریں۔ "

مگر آفیسر پر سکون رہتے ہوئے لیپ ٹاپ پر جھکے۔

" تمہیں جو کہا ہے وہ کرو۔ سگنلز سے ہمیں نہیں دشمنوں کو پرابلم ہو سکتی ہے۔ "

اسکی سرد آواز ہر طرف سے سنائی دی تھی دوسرے بندے سر اثبات میں ہلا کر اپنا کام جاری کیا اب وہ لوگ ٹراسٹیویرے کی طرف رواں دواں تھے۔

باہر بڑا سکوت چھایا تھا ایسا جو طوفان سے پہلے ہوتا ہے۔

سماویہ اور بہرام نیچے تک پہنچ چکے تھے اور وہ حیران رہ گئی جب سامنے شعلے بھڑکاتی ہوئی آگ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا ہے بہرام۔ یہاں کرفیو کیوں لگ چکا ہے۔ "

سماویہ کا دماغ ایک وقت کے لئے کام کرنا بند کر چکا تھا۔ بہرام نے نظر فون پر ڈالی جیسے وہ کچھ پڑھنے کی جست میں ہو۔

انڈر ورلڈ کے بادشاہ ایس آئی کی ساری جگہوں کو سیل کر لیا گیا ہے۔ آفیسر کا کہنا ہے وہ " " بھی بہت جلد قانون کے شکنجے میں ہو گا۔

بہرام نے جتنا دیکھا اسے مختصر بتا دیا جبکہ سماویہ پر یہ مختصر سی تحریر بہت بھاری بن کر گری تھی۔

آس پاس سے اچانک کچھ شور و غل کی آواز بھی آئی۔

www.novelsclubb.com

اٹلی میں یہ سب کون کروا سکتا ہے؟۔ سماویہ ان بھڑکتے شعلوں کے قریب جانے لگی جب کچھ بہت تیزی سے ان دونوں کی طرف آیا۔

" سماویہ۔۔۔ "

اور بہرام کی چنگھاڑتی ہوئی آواز اس پہاڑی میں گونجی ہی تھی۔

باب پندرہواں: آخری بازی

بہرام کی چیختی ہوئی پکار اور باہر سے آتے اس نوکیلے پتھر کی رفتار ایک جیسی تھی۔ بہرام کی آواز سے وہ واپس پلٹ تو رہی تھی مگر پتھر سے نہ بچ سکی اور لمحوں میں ماتھے کے کونے اور اونی ہیٹ کی طرف سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ اسکا دودھیا سفید ماتھا پل میں رنگا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بہرام لگ بھگ بھاگتے ہوئے اس تک پہنچا اور جلدی سے اپنے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی کو اسکے زخم پر رکھ کر دبایا۔ جبکہ سماویہ جو سن کھڑی تھی اسے ابھی تک سمجھ نہ آیا کہ ہوا کیا ہے اسلئے بہرام کے دوسرے ہاتھ کو تھام لیا تھا۔

" سماویہ ہمیں واپس اوپر جانا پڑے گا یہاں فلحال بہت خطرہ ہے چلو میرے ساتھ۔ "

بہرام کا ہاتھ پکڑے وہ بھی واپس اوپر بڑھنے لگی۔ بہرام نے جاتے ہوئے اس پتھر کو بہت غور سے دیکھا اور پھر نگاہیں جلتی ہوئی آگ پر کیں اسکی آنکھوں میں بھی اس وقت کچھ جلتا ہوا درد بھرا نظر آیا تھا۔

پیٹر بھی اُن دونوں کے پیچھے تھا۔۔

آخر ہو کیا رہا ہے یہ۔اٹلی اور اس طرح کی سٹرائیک !۔ کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی ؟ایس آئی گرفتار ؟نہیں یہ تو ناممکن سی بات ہے۔اوپر سے وہ یہاں سے نکلے گی کیسے۔۔۔

www.novelsclubb.com

" آہ۔ "

وہ یہی سب سوچتے ہوئے قدم بڑھا رہی تھی جب درد سے کراہ اٹھی۔ بہرام نے اپنا ہاتھ نیچے کو کیا جو پورا خون میں لتھ پتھ ہو چکا تھا۔

" تم ادھر بیٹھو ایک منٹ۔ "

بہرام نے اسے وہیں ایک بڑے پتھر نما بینچ پر بیٹھایا۔ ساویہ نے جب سے اب تک منہ سے ایک لفظ نہ نکالا تھا بہرام نے نوٹ کیا۔۔

اب وہ نیچے جھکا اور پانی سے اپنا ہاتھ دھویا جو چلتے ہوئے ساویہ کی پکڑائی بوتل کا ہی پانی تھا۔ بہرام نے جھکے جھکے ہی اسکے ہاتھ کی بند مٹھیوں کی طرف ایک نظر دیکھا جو اسنے بینچ پر ماری تھیں۔۔ وہ ہلکا سا مسکرایا اور سیدھا کھڑا ہوا۔

پچھلے لمحوں کی پریشانی اب کم ہو گئی تھی۔۔ کیونکہ وہ لوگ اس جلتے انگاروں سے کافی دور تھے

www.novelsclubb.com

پھر چلتا ہوا اسکے پاس آ کر بیٹھا جو اب بھی اسے بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔ بہرام نے ذرا چہرے کے قریب جا کہ اسکے ماتھے کا زخم دیکھا۔۔

" ہمم زخم زیادہ گہرا نہیں ہے بس تمہارا خون کچھ زیادہ جز باتی تھا جو اتنا بہہ نکلا۔ "

اسنے مطالعہ کرتی نگاہوں سے اسکے ماتھے کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر سیدھے ہوتے ہوئے اپنے گلے میں لٹکے مفلر کی گرہ کھولنے لگا تھا جب کچھ یاد آتے ایک دم ہاتھ روکے۔۔اور واپس سماویہ کو دیکھتے ہوئے اسکے پاس رکھا بیگ اٹھایا۔۔

"چلو تمہارا یہ ایکسٹرا میں رکھا ہوا مفلر کسی کام تو آیا۔یہ لو اسے باندھ لو۔۔ "

اسنے سماویہ کا چھوٹا اور پتلا سا مفلر نکالا اور پھر پانی سے اسکا تھوڑا کنارہ گیلا کیا۔۔سماویہ کو اب سمجھ آیا تو اسنے حیران ہوتے ہوئے بہرام کی حرکت دیکھی۔۔

وہ اب اسکے ماتھے کو اسی کے مفلر سے صاف کر رہا تھا۔۔۔سماویہ نے پھر سے مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں۔نگاہیں اپنے پیر پر کر لیں۔۔۔جو بلیک بوٹس میں قید تھے۔۔

مگر یہ اسکی دو گز لمبی زبان کو کیا ہوا؟ وہ کیوں نہیں بول رہی اب اس فارغ انسان کے سامنے۔۔ہاں وہ ابھی بولے گی یہ کون سا طریقہ ہے۔عجیب شخص ہے کبھی بھی اپنی چیزیں ہی نہیں دے سکتا۔کوئی انسانیت نام کی بھی چیز ہوتی ہے !

سماویہ نے نگاہیں نیچے سے اوپر کیں تو جب تک وہ اپنا کام کر چکا تھا۔۔اب سماویہ کے ماتھے پر اسکا مفلر بندھا ہوا تھا۔ جبکہ اسکا اونی ہیٹ جس کی چمکتی سفیدی میں خون کے رنگ سے کمی آگئی تھی وہ سماویہ کو تھما چکا تھا۔۔۔

وہ مفلر بھی اسکے ماتھے پر خود سے ہی باندھ چکا تھا شاید سماویہ کچھ زیادہ ہی گہری سوچ میں تھی۔

" مجھے معلوم ہے پتھر لگنے سے تمہاری زبان پر اثر پڑا ہے مگر اس طرح گھورو تو نہیں مجھے قسم سے میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ "

بہرام نے تھوک نگلتے تیر چھبی نظر سے اسے سنجیدگی کے ساتھ دیکھا تھا۔۔

سماویہ نے ٹھٹک کر اسے دوبارہ دیکھا۔ ہاتھ اپنے ماتھے تک لے کر گئی۔ مفلر کو ہاتھ لگایا۔ اور ماتھے پر فوراً بل ڈالے۔۔

" آپ کو معلوم بھی ہے یہ مفلر کتنا مہنگا تھا؟ "

اس نے ہاتھ کے اشارے سے بہرام کو غصے سے کہا۔۔

اور سماویہ کی آواز سے اسے اندازہ ہوا کہ وہ بے وجہ ہی خوش ہو رہا تھا۔۔ سماویہ اور چپ رہے گی؟

جب تم نے اتنا مہنگا پہلے لے لیا ہے تو بعد میں بھی لے لینا۔۔ ویسے یہ داغ ایک دھلائی " کی مار ہیں۔

بہرام نے سر کو ہلاتے اسکی گود میں رکھے سفید ہیٹ کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

یقیناً یہ آپکا بلیک والا بھی ایک دھلائی کی ہی مار ہوتا۔ مگر خیر میں بھول گئی تھی آپ تو " کنجوس ٹھہرے۔

ساویہ نے ہاتھ میں ہیٹ دبوچا اور ضبط کرتے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔پتا نہیں کیوں مگر اس شخص پر اسے غصّہ ٹوٹ کر آتا تھا۔۔

" مجھے کسی کو بھی اوورپروٹیکٹ کرنا پسند نہیں۔۔ورنہ آئی نو ویل کہ اس وقت تم اپنے بوٹس سے سخت پریشان ہو اور میرے یہ جوگرز کافی آرام دہ ہیں۔"

بہرام نے آہستہ سے بات مکمل کی اور آخر میں نیچے دیکھتے اپنے دونوں پیروں کو دائیں بائیں حرکت دی۔۔

ساویہ نے پشیماں ہوتے ہوئے اسکے سفید جوگرز سے نظریں چرائیں اور منہ بناتے اسے دیکھا جو ہاتھوں کو جیکٹ کی جیپ میں ڈالے ہوئے تھا۔۔

www.novelsclubb.com

" مجھے یہاں سے واپس جانا ہے۔۔آپ کو کسی دوسرے راستے کا علم ہے؟ "

ساویہ نے بہرام کی پچھلی بات پر مٹی ڈالتے ہوئے پوچھا اب وہ اس سے بحث نہیں کرے گی۔۔کچھ بہت ضروری کام ابھی باقی تھا۔۔

" ہاں چلو سیدھا سیدھا یہاں سے۔۔ "

بہرام نے کھڑے ہوتے ہوئے سامنے کے راستے کی طرف اشارہ کیا۔۔ سماویہ نے سر ہلایا تو وہ اسکے ساتھ ہو لیا۔۔ پیٹر اسکے کندھے پر آ کے بیٹھ گیا تھا۔۔ (شاید بے وجہ اڑا اڑ کر وہ اب تھک گیا تھا)

" ویسے اگر میں اپنے جوگرز تمہیں دے بھی دوں تو یہ بلیک بوٹس میرے حلیے پر جائیں گے نہیں۔

بہرام نے چلتے ہوئے کہا جبکہ وہ اسکے بوٹس کو اور اپنے حلیے کو دیکھتے منہ کے زوایہ بنا رہا تھا

www.novelsclubb.com

۔۔

اس کی بات پر تو سماویہ نے پیر پٹخا اور اس سے دو قدم اور آگے تیزی سے چلنے لگی۔۔ ایک تو یہ پہاڑی پر آج وہ صرف چلنے کے لئے آئی تھی کیا؟ اوپر سے یہ شخص افففف۔۔

بہرام نے پیٹر کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا جو سماویہ کی طرح جب سے چپ تھا۔۔

" کیا تمہیں بھی کوئی پتھر آ کے لگا ہے یا براؤنی ختم ہونے کے دکھ میں چپ ہو۔۔؟ "

بہرام نے بھویں اچکائیں جبکہ چہرے کی سنجیدگی ابھی تک برقرار تھی۔۔پیٹر نے نفی میں گردن ہلائی اور اڑ کر سماویہ کی طرف چلا گیا۔۔

" کیا یہاں کے سارے ڈائیلاگز کا ٹھیکہ مجھے مل گیا ہے۔۔؟ "

بہرام نے ان دونوں کی پشت دیکھتے ہوئے کہا اور گہری سانس خارج کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیزا تقریباً بھاگتے ہوئے چل رہی تھی۔۔ہر گلی، ہر سڑک سنسان پڑی تھی۔۔۔وہ پیری پیری ریستوران کے سامنے سے گزری۔۔ابھی چند گھنٹے قبل ہی کی تو بات ہے وہ لوگ یہاں کھانا کھا رہے تھے۔۔کتنا رش تھا سب طرف اور اب۔۔اب صرف سناٹا تھا۔۔

وہ اور آگے چلتی جب کانوں میں دور سے آتی گاڑی کی آواز سنائی دی۔۔لیزا نے بروقت دماغ چلایا اور ایک کونے میں چھپ گئی۔۔پھر آہستہ سے اندھیرے روڈ پر نظر ڈالی جہاں بس ایک بلب کی روشنی ٹمٹما رہی تھی باقی کا سارا روڈ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔اور دوسرے سرے سے آتی وہ گاڑی۔۔وہ کوئی عام گاڑی نہ تھی۔۔۔ایجنسی کی ساؤنڈ پروف آپریٹر گاڑی تھی۔۔۔

گاڑی کے پہیوں کی آواز پاس آنے لگی تو وہ جلدی سے دوبارہ پیچھے ہوئی۔۔۔

ایجنسی کی گاڑی پولیس کے ساتھ! کہیں وہ خبر سچ تو نہیں جو اسنے ٹی وی پر سنی تھی۔۔؟ مگر ایس آئی کو پکڑنا ناممکن ہے!۔۔یقیناً یہ افواہ ہے۔۔

خیر اسے پہلے سماویہ تک پہنچنا ہے پھر کسی دوسری چیز پر نظرِ ثانی کرے گی۔۔

لیزا بلی کی چال سے نکلی۔گاڑی اس سے تھوڑا دور ہی گئی تھی۔۔افففف کیا ضرورت تھی اسے ایسے ٹک ٹک کرنے والے جوتے پہننے کی۔۔لیزا نے سر پر ہاتھ مارا اور ایک نظر اپنے پیچھے دیکھا جہاں اب گاڑی ہلکی رفتار کے ساتھ جانے لگی۔۔۔

لیزا نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے دیکھا اور فوراً وہاں سے بھاگ نکلی۔۔

" سر مجھے لگتا ہے پیچھے کوئی تھا۔۔ "

ڈرائیو کرتے ایک شخص نے آفیسر بازل سے کہا۔۔جواب تک لیپ ٹاپ میں مصروف تھا جبکہ ایک مسکراہٹ لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتے چہرے پر عیاں ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

" ! ہاں کیا کہہ رہے تھے تم؟فاروق "

بازل نے لیپ ٹاپ پر سے نظریں چراتے ہوئے ڈرائیو کرتے فاروق سے پوچھا۔۔

" سر کوئی پیچھے چھپا ہوا کھڑا تھا۔ "

" کوئی چھپ کر کہیں جا رہا ہو گا۔۔ خیر تم یہاں سے لیفٹ لے لو۔۔۔ "

اور بازل کی ہدایت پر عمل کرتے فاروق نے اس کی بتائی ہوئی جگہ پر گاڑی روک دی۔ گلیاں اب بھی سنسان تھیں۔اس جگہ البتہ پچھلی والی سڑک سے زیادہ روشنی تھی۔اتنی تھی کہ آفیسر بازل عیاض چاروں طرف کا اچھے سے معائنہ کر چکا تھا اور اب ایک دوسرے کمانڈر کے ساتھ گاڑی سے باہر اترا۔

www.novelsclubb.com

بازل تم یہاں جی پی ایس کو ڈھونڈتے ہوئے آئے ہو ایجنٹ کا مگر وہ خود یہاں نہیں ہے "۔"

کمانڈر کی بات پر بازل نے گہری سانس اندر کھینچا۔۔

یہاں تو کوئی گھر بھی نہیں تھا تا کہ شک ادھر چلا جاتا کہ کہیں وہاں نہ ہوں ایجنٹس۔۔۔

"تم نے ایجنٹ ایس سی کا جی پی ایس ٹریس کیا تھا نہ؟ "

" ہاں تم نے ہی کہا تھا۔۔ "

کمانڈر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

بازل کی نظر سامنے رکھیں ٹیبل اور کرسیوں پر گئی اور وہ چلتا ہوا وہاں تک پہنچ گیا۔۔ یہ کوئی آئسکریم اور ڈیزرٹ شاپ تھی۔

www.novelsclubb.com

کم آن میرے ساتھ یہاں ڈھونڈو یہیں سے ملے گا جی پی ایس۔۔ "آواز میں نہایت" آہستگی تھی

یار بازل کیا بیوقوفی ہے۔۔ ہمیں ایجنٹ کو ڈھونڈنا چاہیے جس کی مدد کے لیے ہم آئے " " ہیں۔۔نہ کہ اس جی پی ایس کو جو یقیناً یہاں جان بوجھ کر چھوڑا گیا ہے۔۔

کمانڈر کو نیچے ٹیبل کے پاس جھکتے دیکھ بازل اسکی طرف مڑا تھا۔۔اسکے ہاتھ میں جی پی ایس تھا۔۔

" وہ لوگ ایسا کیوں کریں گے ؟جی پی ایس نکالنے کا مقصد ؟ "

بازل نے اسے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔دور دور تک سناٹا چھایا ہوا تھا اور سرد ہواؤں کا تو بس نہیں چلتا کہ اڑا کر لے جائیں۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہم نے یہ ٹریس کر لیا ہے کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔۔ بازل سیفٹی کے لئے ایسا کیا " " ہو گا تم کچھ زیادہ سوچ رہے ہو چلو اب ہمیں آگے جانا ہے۔۔

کمانڈر نے اسے ہاتھ سے چلنے کا اشارہ کیا۔۔ مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔۔ سیاہ قابل آنکھیں اس ننھے جی پی ایس پر جمی رہیں۔

"یہ ایجنسی کا ہے جو کوئی اور ٹریس نہیں کر سکتا۔۔ "

اور پھر آفیسر بازل کی اس بات پر انہوں نے چپ سادھ لی۔۔۔اور یہی سوچتے رہے کہ ان لوگوں کے ساتھ ڈبل گیم تو نہیں ہو رہی۔ایک تو اس جونیئر ایجنٹ کا پلان بھی کسی کو نہیں پتا تھا۔۔

سماویہ اور بہرام اس وقت پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے تھے۔۔یہاں تک پہنچتے پہنچتے ان دونوں کے درمیان کی نوک جھوک بل آخر تمام ہو گئی تھی۔جبکہ ماحول میں کچھ سنسنی تو کچھ بھاری پن سا آ گیا تھا۔وہ یہاں پھنس چکے تھے۔۔سٹرائیک کی وجہ سے جو اندھیرا روم شہر میں چھایا ہوا تھا۔بہرام کے لئے اب پتہ لگانا ناممکن ہو رہا تھا کہ وہ کون سا راستہ ہے جو یہاں سے دوسری سائڈ مغرب کی طرف جاتا ہے۔۔

پورا روم اس وقت بھی نظر آ رہا تھا۔۔ مگر اب رات کے وقت کے نظارے میں اور شام کے نظارے میں بہت فرق تھا۔۔ پہلے بھی یہاں پہنچتے ہی ان دونوں کی لڑائی ختم ہو گئی تھی اور اب بھی یہی ہوا تھا۔۔

یہاں سے جانے کے لیے فون کا استعمال وہ لوگ کر نہیں سکتے تھے۔۔ کیونکہ سگنلز شٹ ڈاؤن ہو چکے تھے۔۔۔

"بہرام۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے یہاں سے نیچے ماؤنٹین کلائمبنگ کر کے جا سکتے ہیں۔۔؟ "

سماویہ نے اس ٹیرس نما جگہ سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ گہرا سیاہ اندھیرا اور کچھ آوازوں کے سوا وہاں سے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ بہرام نے بالکل پہلے کے جیسے ٹیک لگاتے ہوئے سماویہ کو سامنے سے دیکھا۔۔

" تم تھک گئی ہو سماویہ کچھ دیر ذہن کو آرام دو۔۔ "

بہرام کی آواز میں اپنائیت تھی سماویہ نے ہولے سے نگاہیں اس پر جمائیں جسکا رخ سماویہ کی پشت کی طرف تھا جبکہ نگاہیں اس پر تھیں۔

" مجھے بس یہاں سے باہر نکلنا ہے کسی بھی طرح۔۔بس مجھے اس اونچائی سے واپس زمین پر جانا ہے۔۔ "

سماویہ نے دوبارہ نیچے دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔۔۔

بہرام نے ایک گہرا سانس لیا اور پیٹر کے پاس آیا جو ایک اور پتھر نما بینچ پر بیٹھا اونگ رہا تھا ۔۔۔بہرام نے آہستہ سے اسے سماویہ کے بیگ پر لٹایا۔۔۔اور مسکرانے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر نگاہیں دوبارہ سامنے کھڑی وائٹ فیری پر کیں جو اب بھی سوچوں میں مشغول تھی۔ پیچھے سے تو وہ سفید اونی سوئیٹر میں کوئی وائٹ فیری ہی لگ رہی تھی۔۔۔

بہرام نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا۔۔۔

ویسے وہ اس لڑکی کی اتنی زیادہ فکر کیوں کر رہا ہے۔۔ بھلا بہرام اور سماویہ ؟۔۔ نہیں وہ دونوں نہیں۔۔ کم از کم بہرام داؤد تو بالکل نہیں۔۔۔

اور نہ ہی یہ کبھی ہو سکتا ہے۔۔ بہرام نے سماویہ کو اپنی نظروں کے احاطے میں لیتے ہوئے سوچا۔۔

! کاش وہ اس سے اس طرح نہ ملا ہوتا

" سماویہ۔۔۔ یہاں آ جاؤ۔۔ "

بہت دیر بعد بہرام نے اسے آواز دی جواب بھی نیچے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ سماویہ پلٹی ۔۔ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر کچوے کی چال چلتے بہرام کے برابر بینچ پر بیٹھ گئی۔۔ اور سر پیچھے ٹکا کر نظریں آسمان پر کر لیں۔۔

www.novelsclubb.com

بہرام نے بھی سانس خارج کرتے اس ہی کی طرح اوپر دیکھا۔۔

" مجھے بس یہاں سے جانا ہے۔ "

سماویہ نے ہاتھ اپنے گرد باندھ لئے۔اسکی آواز بہت آہستہ تھی۔

" زندگی میں کبھی کبھی کچھ واقعات ہماری توقعات کے برعکس ہو جاتے ہیں۔ضروری نہیں ہمارے سارے پلان تکمیل تک پہنچیں۔ویسے بھی تقدیر تو سارے پلانز پر حاوی ہے "۔۔

" آپ نے جو بھی کہا مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔ "

نگاہیں اب بھی اسکی اوپر آسمان پر مرکوز تھیں۔۔بہرام اسکی بات پر پھیکا سا مسکرایا۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ تم خود سمجھنا نہیں چاہتیں۔۔تم جب قبول کرلو گی کہ تمہارا پلان تقدیر سے نہیں " جیت سکا تو ذہن خود بہ خود اس جنگ سے آزاد ہو جائے گا جس میں تم پچھلے وقت سے "پھنسی ہوئی ہو۔

بہرام نے سماویہ کی طرف دیکھا۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھی اور نیچے دیکھنے لگی۔۔اسکا چہرہ بلا کا سنجیدہ تھا۔۔

"مجھے ابھی کیا کرنا چاہیے۔؟ "

سماویہ نے گردن بہرام کی طرف موڑتے ہوئے اسے دیکھا وہ بھی اس ہی کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں تم زبردستی جاگ رہی ہو۔۔صلاح دونگا کہ تھوڑی دیر " ".. سو جاؤ۔جب تک ہلکی ہلکی روشنی بھی ہو جائے گی اور تم واپس بھی چلی جاؤ گی

سماویہ نے کچھ نہ کہا اور نظریں اپنی گود میں کرلیں۔۔بہرام پیچھے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔۔

یہاں کوئی جانور نہیں ہے جو تم سو نہیں سکتیں۔۔ہاں بلیوں کے آنے کا میں کچھ نہیں "کہہ سکتا۔"

بہرام نے ویسے ہی سر ٹکائے ہوئے کہا۔۔

وہ سہی کہہ رہا تھا رات سچ میں بہت زیادہ ہو گئی تھی۔۔اور اگر وہ ایک گھنٹہ آنکھ بند کر لے گی تو کوئی مسلئہ نہ ہو گا روشنی کا انتظار تو کرنا ہی تھا۔۔۔

اسکے بعد ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی بلکہ سماویہ نے بہرام کی بات پر عمل کیا ۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی پی ایس تو اسکی کوئی مدد نہیں کر سکا تھا۔۔البتہ اب وہ سیدھے سیدھے چلتے جا رہے تھے جب کچھ دور سے اٹھتا ہوا دھواں نظر آیا۔۔

" کہیں کوئی آگ تو نہیں لگ گئی۔۔رفیق گاڑی وہیں موڑو۔۔ "

اور رفیق نے بازل عیاض کے حکم کی تعمیل کرتے گاڑی اس ہی طرف گھما دی۔۔

" بس بس یہیں روک دو۔۔آگے نہ لے کے جانا۔۔ "

گاڑی اس سڑک کے کونے پر روک دی گئی جہاں سے دور ٹراسٹیویرے کی پہاڑی کا بلاک ہوا منظر صاف نظر آتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" یہ کس کا کام ہو سکتا ہے بازل۔۔۔؟ یہاں تو یہ کبھی نہیں ہوا۔۔ "

کمانڈر کی آواز پر بازل نے چونک کر اپنی نگاہوں کو بدلا۔۔

" ایجنٹ مارس کا۔۔ خیر اس نے کچھ سوچ کر ہی کیا ہو گا۔۔ "

بازل بولتے ہوئے اپنے آلات خود میں چھپانے لگا اور ایک گن ہاتھ میں پکڑتے اترنے کی تیاری میں تھا۔۔

" تم اتنی تصدیق کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔؟ "

کمانڈر پریشان ہوا بھلا اسے کیا آسمان سے وحی آئی تھی کہ یہ ایجنٹ مارس کا کام ہے؟

" میں باہر جا رہا ہوں۔۔ جب ہاتھ کا اشارہ دوں تو گاڑی وہاں تک لے آنا۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اور کمانڈر نے اسکی شکل منہ پھلاتے ہوئے دیکھی۔۔ مطلب اس نے کسی اور سے پوچھا تھا ؟

بازل عیاض دی سینئیر آفیسر بازل عیاض باہر آیا اور تھوڑا آگے جا کر اس نے ایک پتّہ اٹھایا ۔۔۔

پھر واپس آ کر کمانڈر کے آگے اپنی بند مٹھی کی۔۔اسنے بازل کو اچھنبے سے دیکھا۔۔۔

" یہ پتے یہاں پائے نہیں جاتے اور یہ پت جھڑ کا موسم بھی نہیں ہے۔۔ "

بازل نے اسکے ہاتھ میں وہ تین کونوں والا پیلا اور لال رنگ کا پتہ پکڑایا۔۔اور خود آگے کی طرف چل دیا۔۔

کمانڈر نے اپنی ہتھیلی دیکھی۔۔تو مطلب بازل یہاں تک ان پتوں کو فالو کرتا ہوا آیا ہے ۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

وہ بھاگتی ہوئی ہلکان ہو رہی تھی اور پھر وہاں رک گئی۔۔پیچھے کی پوری سڑک پر تاریکی چھائی تھی۔۔اس نے غور سے دیکھا کچھ چیزیں جلا کر یہاں کا پورا راستہ بلاک کیا ہوا تھا۔۔

آنکھوں کے سامنے صرف جلتے انگارے تھے جو لیزا کو نظر آئے۔۔۔

" اب میں ساویہ تک کیسے پہنچوں۔۔؟ "

اس نے گھٹنوں پر دونوں ہاتھ جمائے ہوئے تھے اور جھکی ہوئی پوزیشن میں ہی لمبی لمبی سانسیں لیں۔۔

پھر سیدھی ہو کر اپنی پونی دونوں ہاتھوں سے ٹائٹ کی جو ذرا ڈھیلی ہو چکی تھی۔۔

" ! کیسے بتاؤں ساویہ کو کہ اسکے سوتیلے باپ ہی اسکے باس بھی ہیں۔۔۔ "

لیزا نے ایک ہاتھ کو مٹھی کی صورت اپنے سر پر ہلکے ہلکے مارا۔اور آنکھیں بند کر لیں۔۔

www.novelsclubb.com

"یار۔۔کیا کروں۔۔۔کیا کروں کیسے پہنچوں۔۔یا اللہ پلیز ہیلپ می۔۔ "

وہ دونوں ہاتھوں کو آپس میں پھنسائے آسمان کی طرف چہرہ کرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

جب اپنے سر کے پیچھے کچھ ڈھنڈا اور ٹوس مادہ لگا ہوا محسوس ہوا۔۔۔اسنے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔اور پیچھے مڑی۔۔

وہ ہاتھ میں گن لئے اس پر تانے ہوئے تھا۔۔اور اب اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا۔۔۔لیزا کو سنائی دیا یہ وہی گاڑی کی آواز تھی۔۔اور پھر روشنی اس شخص کے چہرے پر پڑی تو وہ چونک اٹھی۔۔

" بازل عیاض۔۔انٹرنیشنل اسٹوڈنٹ تم۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ کی آنکھ ایک آہٹ پر کھلی۔۔ مگر جب اسنے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو سر میں ایک ٹیس اٹھی۔۔

اور ہاتھ بے اختیار اپنی چوٹ پر رکھا۔۔ پھر آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔اندھیرا اب بھی چھایا ہوا تھا۔۔ لیکن اسکی نظر سامنے اٹھی جہاں بہرام نے لکڑیاں جلائی ہوئی تھیں ۔۔۔اور وہ بڑے سے پتھر سے ٹیک لگائے شاید سو چکا تھا۔۔ یا صرف آنکھیں بند کی ہوئیں تھیں؟ خیر یہ شخص بھی تو غیر متوقع ہے کب کیا کر جائے پتا نہیں چلتا۔۔

سماویہ آہستہ سے اٹھی ایک نظر پیٹر پر ڈالی جو سماویہ کے ہیٹ میں دبک کر سو رہا تھا۔۔ سماویہ نے اب جا کر نوٹ کیا تھا کہ پیٹر سو رہا ہے۔۔

اسنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جوائی روکی۔۔اور ایک قدم آگے ہی بڑی تھی کہ اپنے پیچھے ایک آہٹ محسوس ہوئی۔ وہ جلدی سے پیچھے مڑی وہاں بس اندھیرا تھا اور ایک کسی کے ہونے کا احساس۔۔

سماویہ نے ایک نظر واپس پیچھے بہرام پر ڈالی وہ اب تک ویسے ہی ٹیک لگائے ہوئے تھا۔۔
مطلب وہ سچ میں سو رہا ہے۔۔

اگر وہ ایک بار اس طرف جا کہ دیکھ لے تو کوئی حرج نہیں کیا پتا وہیں سے وہ راستہ نکلتا ہو جو بہرام نے اسے بتایا تھا۔۔

اندھیرا کافی تھا مگر پھر بھی وہ دیکھ سکتی تھی کہ آس پاس اب جھاڑیاں نما راستہ آ رہا ہے۔۔
وہ تھوڑا اور آگے گئی جب سامنے کوئی کھڑا نظر آیا۔۔

" کوئی ہے وہاں؟ آگے جانے کا راستہ ہے کیا؟ "

www.novelsclubb.com

سماویہ کو ایک آس نظر آئی تو وہ فوراً بول اٹھی۔۔۔

اب وہ سایہ ہولے ہولے قریب آ رہا تھا۔۔ سماویہ کو ایک اٹھتی ہوئی خوشبو کا احساس ہوا ۔۔اور اب کی دل میں ایک ہلچل سی مچ گئی۔

" کون ہے؟ "

سماویہ نے اپنی جیپ سے چھوٹا حفاظتی خنجر نکالتے ہوئے برہمی سے پوچھا۔۔ جبکہ ہاتھ اب بھی نیچے ہی تھا۔۔

" تمہارا باس جسے تم نے دھوکا دیا۔۔ "

اور سماویہ کو لگا کہ اسکے اوسطان خطا ہو گئے ہیں باس یعنی ایس آئی! سماویہ کے پیر خود ہی پیچھے کی طرف اٹھتے گئے۔۔ نہیں وہ ایس آئی کا سامنا اکیلے نہیں کرے گی یہ تو پلان میں شامل تھا ہی نہیں۔ سماویہ تیزی سے جھاڑیوں سے آگے نکلی اور واپس بینچ تک آئی پر یہ کیا !

www.novelsclubb.com

وہاں سے بہرام اور پیٹر دونوں غائب تھے۔۔ جبکہ چاروں طرف کالے سوٹوں میں ملبوس لوگ چھا چکے تھے۔۔ وہ پہچان نہ پائی یہ سب ایس آئی کے ہیں کیا؟

" ! سماویہ۔۔ "

سماویہ کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے۔۔۔یہ پلان میں تو نہ تھا! ایس آئی سے اکیلے نہیں ملنا تھا سب کے ساتھ جانا تھا اور۔۔۔۔

زندگی میں کبھی کبھی کچھ واقعات ہماری توقعات کے برعکس ہو جاتے ہیں۔ضروری ") نہیں ہمارے سارے پلان تکمیل تک پہنچیں۔ویسے بھی تقدیر تو سارے پلانز پر حاوی ہے ۔۔" (

اور اسکے جنگ کرتے دماغ میں بہرام کی بات آئی۔۔۔ساتھ ہی اسکی مسکراہٹ۔۔فاتحانہ مسکراہٹ۔۔

ہاں ضروری نہیں ہے سب کچھ پلان کے مطابق ہو۔۔

اور جب وہ سب کچھ اکیلے کر سکتی ہے تو وہ ایس آئی کا سامنا بھی اکیلے کر سکتی ہے۔۔

اور ایسا کیا ہے جو ناممکن ہے۔؟

سماویہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے پیچھے مڑی۔۔وہ بالکل اچھے سے ذہن کو تیار کر کے پیچھے مڑی تھی۔۔

اور سامنے کیا نظر آیا۔۔۔

نیلی سرد آنکھوں والا حسین چہرہ۔۔۔سماویہ کے ہاتھ سے خنجر چھوٹ کر نیچے گر گیا۔۔

(زندگی میں کبھی کبھی کچھ واقعات ہماری توقعات کے برعکس ہو جاتے ہیں۔)

سماویہ کو لگا کہ جیسے وقت رک گیا ہو۔۔اسکا دل لرز گیا۔۔وہ اس کی توقع کبھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سعود ابراہیم عرف ایس آئی سماویہ کے باس اسکے سوتیلے باپ ہیں!۔۔

ایک نمی کی تہہ اسکی سرمئی آنکھوں میں آگئی تھی۔۔۔وہ آنکھ جھپکا نہ پائی۔۔سعود ابراہیم نرمی سے مسکرائے اور ایک بوجھل قدم آگے رکھا۔

ضروری نہیں ہمارے سارے پلان تکمیل تک پہنچیں۔ویسے بھی تقدیر تو سارے پلانز)

(پر حاوی ہے۔۔

وہ نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔۔۔جیسے آج اسنے کچھ اور ہار دیا ہو۔۔آج پھر اس سے کوئی چھینا جائے گا۔۔

" مجھے معلوم تھا سماویہ تم یہاں کیوں آئیں تھیں۔۔ "

سعود ابراہیم کی اس آواز پر اسنے نگاہیں اوپر کو اٹھائیں۔۔ایک آنسو کی لڑی اسکے گال سے لڑکتی چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

" آپ نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا کہ۔۔ "

سماویہ کہ منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا وہ اور کچھ نہ کہہ سکی۔۔

تم نے اب تک غصّہ میں میرا دیا ہوا تحفہ کھولا نہیں نہ۔۔ ورنہ تم جان چکی ہوتیں۔۔۔ "

"

سعود ابراہیم نے اِدھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے بولا سماویہ نے نظریں واپس نیچے کر لیں

۔۔۔

" میں آپ سے نفرت نہیں کرتی۔۔ "

اسکی آواز تھی یا کیا سعود ابراہیم مسکرا اٹھے۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے معلوم تھا ایک دن تم ضرور اطراف کرو گی اس بات کا۔۔۔ مگر اب تو ہماری آخری "

" ملاقات ہے یہ۔۔۔

سماویہ نے بھیگی بھیگی نظروں کو ایک بار پھر اٹھایا اور دیکھے گئی۔۔۔وہ آج بھی کتنے خوبصورت تھے لیزا سہی کہتی ہے۔۔لیکن وہ نیچے کیوں بیٹھ گئی۔۔

نہیں وہ یہ کیا کر رہی ہے؟ یہ بھی تو اسکے پلان میں شامل نہیں تھا۔۔وہ ہار تو نہیں مان سکتی ۔۔۔

سماویہ نے آنسو رگڑے اور تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

سعود ابراہیم پر سکون سے کھڑے مسکرائے۔۔مسکراہٹ ایسی جو بے خوف تھی۔۔۔

ضروری نہیں کہ ہر پلان کامیاب ہو مگر کبھی کبھی ہمیں اکیلے بھی لڑنا پڑتا ہے پھر چاہے " سامنے کوئی بھی ہو۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کہتے ہی سماویہ نے پیچھے کھڑے شخص سے گن چھین لی۔۔اور سعود ابراہیم پر تان گئی۔۔

میں ایجنٹ سماویہ بشر سعود ابراہیم آپکو کالے جرائم کرنے کے عوض گرفتار کرتی ہوں "

" ۔۔آپکا کھیل اب ختم ہوا۔۔۔

وہ انکی بیٹی تھی سوتیلی ہی سہی۔۔اور وہ اسکے باپ تھے چاہے سوتیلے ہی سہی۔۔۔اور وہ اپنے پاپ کو گرفتار کر رہی تھی۔۔

باب پندرہواں: آخری بازی (بقیہ حصہ)

سعود ابراہیم کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔ سماویہ نے گن پر گرفت مضبوط کی اور اب کی زیادہ اکڑ کے ساتھ ہاتھ انکی طرف کر لیا۔ وہ آخری موقع پر ہارنا نہیں چاہتی۔ وہ ایموشنل ہو کر آخری بازی نہیں ہارنا چاہتی۔

www.novelsclubb.com

" تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں اس راز سے پہلے آشنا کیوں نہ کیا؟ "

سعود ابراہیم کی آواز میں اتنا سکون تھا کہ وہ بے چین ہو گئی تھی۔۔

" کیوں کہ آپ کو ڈر تھا کہ میں۔۔ "

نہیں نہیں مجھے اِن فورسز کا ڈر ہر گز نہیں ہے۔۔نہ ہی تھا۔۔اور نہ ہی انکے ہاتھ کبھی " آؤنگا۔۔

سماویہ کی بات کو کاٹ کر انہوں نے نفی میں سر ہلاتے ہلکے سے ہنستے ہوئے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے پہلے دن سے معلوم تھا کہ کسی ایجنٹ سماویہ نے ہمارے ساتھ کام کرنے کا ارادہ کیا " ہے کیونکہ وہ انڈرورلڈ کے ٹائکون ایس آئی کو یعنی کہ مجھے گرفتار کرنے کے لئے آئی ہے۔۔پھر میں نے سوچا تھا کہ ناکام ہی ہو جائے گی۔۔تو چلو چھوڑو آنے دیتے ہیں۔۔مگر

۔۔۔ایک دن مجھے یہ پتا چلا کہ۔۔۔ایجنٹ سماویہ کوئی اور نہیں میری مرحوم بیوی کی بیٹی ہے۔۔یعنی کہ میں سوتیلا ہی سہی مگر اسکا اکلوتا باپ ہوں۔۔۔"

ناجانے کیوں سماویہ کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں۔۔ سعود ابراہیم نیچے بینچ پر بیٹھ گئے۔۔ جبکہ جیپ سے ایک سگریٹ نکال کے سلگائی تھی۔۔زندگی کی آخری سگریٹ !

ویسے تو باپ کا فرض بنتا ہے کہ بیٹی کے کام میں اسکا ساتھ دے مگر یہ ناممکن تھا۔۔ لیکن " ماہ جبین کی وہ باتیں۔۔۔(اس بار سماویہ کو انکی آنکھوں میں ایک چمک دکھی تھی۔۔)وہ آخری لمحوں میں بھی جس بیٹی کے لئے تڑپتی رہی۔۔ جس بیٹی کی حفاظت اور اسکی خوشیوں کا خیال رکھنے کا کہتی رہی۔۔ بھلا میں اس بیٹی کو مایوس ہوتا کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔وہ بات الگ ہے کہ سماویہ دی گریٹ پھر بھی آخری وقت تک ہر چیز سے غافل رہی۔۔۔"

سماویہ کے ہاتھ نیچے ڈھے گئے تھے۔۔اور گن پر گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔۔وہ ان سے نفرت نہیں کرتی تھی مگر وہ ان سے ہمدردی بھی نہیں کرنا چاہتی۔۔ نہیں سماویہ یہ نہیں کرنا تمہیں۔۔

" میں آپ کو گرفتار کرنے آئی ہوں۔۔ "

وہ اسکی بات پر ویسے ہی بیٹھے رہے اور سگریٹ کا دھواں فضا میں اڑتا رہا۔۔

" میں یہاں خود کو گرفتار کروانے ہی آیا ہوں۔۔ تم پریشان نہ ہو تمہارا پہلا مشن اچھے سے کمپلیٹ ہو گیا ہے۔اور مبارک ہو تم جیت گئی ہو۔۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے کہا۔۔ سماویہ چاروں طرف سے اس قدر بے گانی تھی کہ اسے اپنے ارد گرد کی کچھ خبر ہی نہ تھی۔۔

کہ وہ جو آدمی کالے سوٹوں میں پیچھے کھڑے تھے ان میں سے آدھے غائب ہو چکے ہیں

۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے بھی تمہاری طرح خوشبوئیں بہت پسند تھیں۔۔پھر بس ایک بہترین پرفیومز کمپنی " کا مالک بننا ہی خواہش بن گئی۔۔اور کیونکہ خواہشات پیسے کی محتاج تھیں۔۔تو میں نے ساری زندگی جو کچھ کیا ہے نہ۔۔صرف پیسہ کمانے کے لئے کیا تھا۔۔اور دنیا نے بھی مجھے یہی راستہ دکھایا۔۔کہیں اور جگہ ہی نہ دی۔پھر جب خواہشات پوری ہو گئیں تو ایک ضد نے جنم لے لیا۔۔انڈر ورلڈ کا ٹائکون بننے کی ضد،سب سے آگے جانے کی ضد بس پھر " میں تھا اور میری ضد۔۔

مسکراہٹ تلخ ہو گئی۔۔کش لگاتا ہوا ہاتھ نیچے جھک گیا۔۔

تمہیں سن کر تعجب ہو گا یا پھر شاید جھوٹ لگے لیکن میں نے آج تک اِس سگریٹ کے " علاوہ کسی منشیات کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔۔

وہ بولتے بولتے ہنسے اور سماویہ پھر سے اس سحر میں جکڑ کر مورتی بن کہ کھڑی رہی بالکل ویسے ہی جیسے اس شطرنج کے محل میں ہو گئی تھی۔۔سعود ابراہیم کی باتوں سے۔۔

ماں نے کہا تھا سعود سگریٹ کو تو ہاتھ لگا لیا اب کچھ اور نہیں۔۔دنیا نے کہا انڈر ورلڈ کا " ٹائکون بننا ہے تو یہ کام تو کرنے پڑیں گے۔۔۔۔اسلئے پھر ایس آئی نے سگریٹ کے بعد " زندگی بھر کسی دوسری چیز کو اہمیت نہ دی۔۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تو ہاتھ میں پکڑی سگریٹ نیچے زمین پر گر گئی اور اس کالے جوتے کی نظر ہو گئی جس سے وہ کچل دی گئی تھی۔۔

وہ کھڑے ہوئے تو ساویہ نے اپنے مورت بنے جسم میں کچھ حرکت پیدا کی تھی۔

میری زندگی کا یہ آخری سگریٹ تھا جسے میں نے اپنی زندگی کی طرح ہی کچل دیا۔۔اب " " نہ سگریٹ ہو گی نہ ہی زندگی۔۔

انہوں نے پیچھے پڑے مسلے ہوئے سگریٹ کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ ساویہ لفظ زندگی پر ٹھٹکی تھی۔۔

" میں یہاں آپ کو گرفتار کرنے آئی ہوں ایس آئی۔۔ "

اب کی بار اس نے تحمل سے بولا لہجے میں کسی قسم کی لڑکھڑاہٹ بھی نہ تھی۔

مجھے معلوم ہے۔۔۔پر کیا تمہیں معلوم ہے جو وقت کے ساتھ ہوتے ہیں وہ موت سے "
"نہیں گھبراتے۔۔

انکی پشت اس وقت سماویہ کی طرف تھی۔۔اسے اب سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں
۔

" میں موت سے نہیں گھبراتا۔۔اپنوں کو کھونے سے گھبراتا تھا۔۔ "

وہ واپس سماویہ کی طرف پلٹے تو نیلی آنکھیں اسے بھرائی ہوئی لگیں۔۔

www.novelsclubb.com

" ! اور میرا تو کوئی اپنا نہیں نہ "

" پر میں آپ کو مارنے کے لیے نہیں آئی۔۔۔ "

سماویہ نے ہمت جما کر تے جلدی سے کہہ ڈالا یہ کیا ہو رہا تھا وہ سنبھلنے کی بجائے نرم ہو رہی تھی۔۔

وہ کیوں بھول رہی ہے کہ یہ ہی ایس آئی ہے۔۔

وہ لوگ اب بھی ویسے ہی کھڑے تھے جب پروفیسر بازل اور انکی ٹیم وہاں پہنچ گئی اور اتنے دبے پاؤں گھیرا بنا چکے تھے کہ سماویہ کو احساس نہ ہوا۔۔

تم مجھے مار نہیں سکتیں یہ مجھے اس دن ہی پتا چل گیا تھا۔۔پر میں تو اپنی موت کے لئے ہی "

" آیا ہوں یہاں۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ کا دماغ انکی باتوں سے گھوم چکا تھا وہ کچھ بھی وہ سوچ نہیں پا رہی تھی۔۔تب ہی سعود ابراہیم نے ہاتھ سے کچھ اشارہ کیا اور۔۔۔۔

" چیاؤ۔۔۔(خدا حافظ) "

بس ایک الفاظ کی ادائیگی ہوئی اور سب ختم۔۔

وہ آدمی جن کو پکڑ لیا گیا تھا ان میں سے دو نے نشانہ سعود ابراہیم پر کیا اور انکا سینا چھنی ہو چلا

۔

سماویہ سن ہو گئی اسے سمجھ نہ آیا کہ یہاں ہوا کیا ہے۔۔

!بس چند لمحے لگے تھے اور سب ختم۔۔

" اوہ شٹ۔۔ جلدی دیکھو وہ مرنے نہ پائے "

دور کہیں سے آفیسر بازل کی چلاتی آواز اسکے کانوں میں پڑی پر وہ مڑ کر دیکھ نہ پائی۔۔

اسکی نظریں۔۔ خالی خالی سی نظریں بس اس شخص پر تھیں۔۔ جو لمحوں میں بازی کو پلٹ گیا تھا۔۔۔

وہ نیلی سرد آنکھیں ادکھلی تھیں۔۔اوراس وجیہہ چہرے کی وہ مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی۔۔وہ لت پت خون میں سرخ ہوتا جسم چند لمحوں میں بے جان ہو گیا تھا۔۔کوئی کچھ نہ کر پایا۔۔

چند خون کی چھینٹیں اس نیلی آنکھوں والے چہرے پر تھیں تو کچھ سماویہ کے اس اونی سوئیٹر پر۔۔۔

ٹھنڈی ہوا آنکھوں سے ٹکرائی تو اسکی آنکھیں بھر آئیں۔۔نگاہیں اپنی اونی سوئیٹر پر کیں تو اسے سفید نہیں بلکہ اپنے سوتیلے۔۔اپنے باپ کے خون سے رنگا ہوا پایا۔۔

سماویہ کے ہاتھ سے گن نیچے چھوٹ گئی اور وہ اپنے بے جان سے ہوتے وجود کے ساتھ پیچھے پلٹی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" آپ ایجنٹ سماویہ ہیں نہ؟۔۔۔ "

کوئی بات نہیں آپ نے اتنا بھی کیا بہت بڑی بات ہے۔۔ کینگ مافیا کے کنگ کو مردہ "
" ! پکڑنا بھی بہت بڑی بات ہے

" مبارک ہو سماویہ تم نے کر دکھایا۔۔ "

" ! آپکا مشن کمپلیٹ ہوا یو آر ناؤ کالیفائیڈ فار سینیئر ہیڈ "

کانوں میں بہت سی آوازیں آئیں پر اس نے کچھ نہ دھیان دیا۔۔ وہ بس چلتے چلتے واپس جا رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" سماویہ تم ٹھیک ہو۔۔ "

لیزا کی آواز پر اس نے یہیں سے ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا۔۔اسکی سماعتیں کچھ سننا نہیں چاہتی تھیں۔۔اسکی آنکھیں کچھ بھی جذب نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔

جو آخری چیز اس جگہ پر اس نے دیکھی وہ دور کھڑا بہرام داؤد تھا جو کچھ آفیسرز اور کمانڈر سے ہاتھ ملا کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔

وہ پلٹی اور نکل کر بہت دور آ گئی۔۔۔اس شور سے دور ان لوگوں سے دور۔۔اس کھیل سے دور۔۔وہاں کے منظر سے دور۔۔

روشنی ہلکی ہلکی پھیل چکی تھی۔۔ایک نئی روشنی کی کرن ایک نئی صبح لائی تھی۔۔۔وہ تو جیت گئی تھی نہ پھر وہ کیوں اداس ہو گئی ہے۔۔؟

یہی تو مقصد تھا یہاں تک کہ سفر کا۔۔آج نہیں تو کل ویسے بھی ایس آئی کو مرنا تھا۔۔۔ ! مگر وہ اس کے سامنے تو نہ مرتے۔۔اس طرح ماں کا منظر تو نہ کھینچتے

سماویہ نے باؤنڈری پر ہاتھ رکھا اور ایک لمبی سانس اندر کھینچی۔۔

(زندگی میں کبھی کبھی کچھ واقعات ہماری توقعات کے برعکس ہو جاتے ہیں۔)

سماویہ نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔خود کو سمجھانے کے لئے۔۔۔اسکا ذہن بس اب پچھلی باتوں کی یاد دہانی کروا رہا تھا۔۔

نہیں نہیں مجھے اِن فورسز کا ڈر ہر گز نہیں ہے۔۔نہ ہی تھا۔۔اور نہ ہی انکے ہاتھ کبھی (آؤنگا۔۔

وہ بھی اب کبھی اس غم زدہ اذیت کے ہاتھ نہیں آئے گی جو اسے اپنوں کی موت پر ملتی تھی ۔۔۔پہلے ماں پھر باپ اور اب۔۔

www.novelsclubb.com

وہ آخری لمحوں میں بھی جس بیٹی کے لئے تڑپتی رہی۔۔ جس بیٹی کی حفاظت اور اسکی

(خوشیوں کا خیال رکھنے کا کہتی رہی۔۔ بھلا میں اس بیٹی کو مایوس ہوتا کیسے دیکھ سکتا تھا

وہ اپنی ماں سے بے تحاشہ محبت کرتی تھی۔۔ آج بھی کرتی ہے۔۔ ساری زندگی کرتی رہے

گی۔۔

(زندگی میں کبھی کبھی کچھ واقعات ہماری توقعات کے برعکس ہو جاتے ہیں۔)

ہاں ٹھیک ہے ماں کا واقع بھی ان کچھ واقعات میں سے ہی تھا۔۔ دھوکا دہی کے واقعات

میں سے ایک۔۔۔

سماویہ نے جلتی ہوئی آنکھیں کھولیں سامنے روم شہر پر صبح تاری ہو رہی تھی۔۔ ایک نئ صبح

www.novelsclubb.com

۔۔

ماں نے کہا تھا سعود سگریٹ کو تو ہاتھ لگا لیا اب کچھ اور نہیں۔۔ دنیا نے کہا انڈر ورلڈ کا

(ٹائکون بننا ہے تو یہ کام تو کرنے پڑیں گے۔۔۔۔

اس بات کو یاد کرتے وہ روتے ہوئے ہنس پڑی تھی۔۔

اور اپنی اٹکی ہوئی ٹوٹی پھوٹی سانسیں بحال کیں۔۔

اس نے اپنے ہاتھ اوپر کئے جس پر اب بھی ٹھنڈ میں گن پکڑنے کے نشانات واضح تھے ۔۔۔اور وہ ذرا ذرا اسے خون کے چھینٹیں۔۔۔ سماویہ نے اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔

اور ایک آخری بار آنکھیں بند کیں۔۔۔

بہرام داؤد نے سہی کہا تھا۔۔زندگی میں کبھی کبھی کچھ واقعات ہماری توقعات کے برعکس ہو جاتے ہیں۔ضروری نہیں ہمارے سارے پلان تکمیل تک پہنچیں۔ویسے بھی تقدیر تو سارے پلانز پر حاوی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اسنے ایک ٹاسک مکمل کر لیا ہے وہ ٹاسک جو آج تک کسی نے نہیں کیا تھا۔۔ سینئیر بننے کی ساری سیڑھیاں وہ ایک ہی دفعہ میں پار کر گئی تھی۔۔۔

! اور پھر وہ کیا ہے جو ناممکن ہے۔۔ناممکن کے نا کے علاوہ سب کچھ ممکن ہے

اس نے آنکھیں کھولیں اور مسکراتے ہوئے نگاہیں اوپر کی طرف کیں۔۔

" تھینک کیو ڈیڈ۔۔۔سوتیلے ہی سہی۔۔۔ "

! وہ آخری بازی پر جیت گئے تھے

باب سولہواں: زمانۂ محبت

یہ اس صبح کی بات ہے جب سعود ابراہیم کی موت کو پورے چھ دن گزر چکے تھے اور اس وقت جب کمرہ باہر کی روشنی سے روشن تھا بیڈ کے پاس کھڑی سماویہ کی پیکنگ آدھی

ادھوری تھی۔۔جبکہ لیزا۔۔دی گریٹ ایجنٹ لیزا۔۔سماویہ کی رائٹ ہینڈ۔اسکی بیسٹی ۔۔پورے کمرے میں گھوم کر اس سے نا جانے کیا کچھ کہے جا رہی تھی۔۔

" لیزا ہمیں واپس جانا ہے کیا تم بھول رہی ہو۔۔ہماری فلائٹ ہے۔۔جلدی کرو۔۔ "

لیزا کے قدم رکے اور وہ کمر پر ہاتھ ٹکا کے اسکے سامنے کھڑی ہوئی۔۔

" سماویہ میں تمہیں کتنی امپورٹنٹ بات بتا رہی ہوں۔۔کہ کیسے اس رات بازل عیاض مجھے ملا تھا۔۔اور مجھے پتا چلا کہ وہ اور کوئی نہیں بلکہ ہمارے ایجنسی کا ہی سینیئر ہے۔۔پھر تمہیں پتا ہے اس صبح جب ہم ایک ساتھ اس پہاڑی پر گئے تھے تو وہ کیسے مجھے دیکھ رہا تھا۔۔ میرے دل نے تو بس اس ہی وقت مجھ سے کہہ دیا کہ لیزا یہی ہے وہ سپنوں کا راج کمار وہ لڑکا جس کی کرش صرف اور صرف تم ہو۔۔اور ہم اچھے دوست بھی تو ہیں۔۔ "

لیزا نے فل اداکاری کر کے ہاتھ کو تھوڑی تلے ٹکائے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

سماویہ نے سر ہلاتے ہوئے مسکراہٹ بکھیری۔۔لیزا کی حرکتیں کبھی نہیں سدھر سکتیں ۔۔۔۔ویسے ایک لیزا ہی تو ہے جس کی وجہ سے وہ کبھی بھی اداس نہیں رہ سکتی۔۔

" چلو اگر وہ خود پرپوز کر دے تو تم مان جانا۔۔ٹھیک ہے۔۔ "

سماویہ نے سوٹ کیس کی زپ بند کرتے ہوئے کہا۔۔لیزا تیزی سے پلٹی جس سے اسکے بال شانوں سے اڑتے ہوئے لہرائے تھے۔۔

" کوئی نہیں میں خود ہی کر دوں گی اظہار۔۔یہ کیا میسنوں کی طرح دل میں دبا کر رکھوں اور پھر انتظار کرتی رہوں تاکہ اسکو کوئی اور پسند آ جائے۔۔ "

www.novelsclubb.com

لیزا نے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنا پلان اس پر واضح کیا وہ تو دیکھتی ہی رہ گئی اس لڑکی کو کتنی جلدی ہے۔۔

نہ بابا نہ میں انتظار کروانے والوں میں سے ہو سکتی ہوں کرنے والوں میں سے نہیں۔۔ "

"

سماویہ ہنس دی اور پھر سر کو اسکی بات پر ہلاتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ارادہ اب بوٹس پہننے کا تھا۔۔ باقی سب تو تیار ہی تھا۔۔

مجھے کسی کو بھی اوور پروٹیکٹ کرنا پسند نہیں۔۔ ورنہ آئی نو ویل کہ اس وقت تم اپنے ")

("بوٹس سے سخت پریشان ہو اور میرے یہ جوگرز کافی آرام دہ ہیں۔

وہ بوٹس پاؤں میں ہی ڈال رہی تھی جب بہرام کی بات یاد آئی۔۔ ایک انوکھی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر رینگ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے بوٹس واپس رکھ دیئے اور اپنے سوٹ کیس سے جوگرز نکالنے لگی جب دروازے پر بیل ہوئی۔۔

" میں دیکھتی ہوں۔۔ "

لیزا نے پھرتی سے بالوں کو پیچھے جھٹکا اور دھڑام سے دروازہ کھولا۔۔

سماویہ کہنے ہی والی تھی کہ آہستہ سے کھولو جب نظر سامنے پارسل پکڑے شخص پر گئی۔۔

وہی پہلے جیسا خاکی لفافہ ہاتھ میں پکڑی لیزا اندر آئی تھی۔۔

" سماویہ تمہارے نقلی شاعر کا لو لیٹر۔۔ "

لیزا نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا جیسے وہ بھی اب بے زار آ گئی تھی ان لفافوں سے۔۔

سماویہ نے اپنی خفت مٹاتے ہوئے لیزا کو ہلکا مکا جڑا تھا جس پر وہ ہنستے ہوئے جانے کی تیاری کرنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ لیمپ رکھی ہوئی سٹڈی ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔وہ وہی خاکی لفافہ تھا، بالکل ویسا ہی سٹیمپ والا۔۔ تین کونوں والے لال پتے کی مہر۔۔اندر سے ویسا ہی تہہ شدا کاغذ نکلا تھا۔۔

بس فرق اتنا تھا کہ آج سماویہ بشر پریشانی و بے چینی کے بجائے مسکراتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کاغذ کو نکال رہی تھی۔۔

رنگین گلیوں کی سبز بیلوں کے پار "

شطرنج کا محل۔۔پیر کے دن تین بجے۔۔

" ایجنٹ مارس۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ نے اچھنبے پن سے وہ فقرہ دوبارہ پڑھا۔۔

پیر تو آج ہی ہے۔۔اور تین بھی بجنے والے ہیں سماویہ نے ہاتھ میں بندھی گھڑی دیکھی

۔۔۔

شطرنج کا محل تو ایک ہی ہے۔۔پر وہ اسے وہاں کیوں بلا رہا ہے۔۔ سماویہ نے لیزا کو دیکھا وہ تقریباً تیار ہو چکی تھی۔۔

فلائٹ میں ابھی پورے دو گھنٹے تھے۔۔اگر وہ ٹراسٹیویرے تک جا کر ایک گھنٹہ صرف کرے تب بھی ائیر پورٹ وقت پر پہنچ جائے گی۔۔۔۔

سماویہ نے ایک نظر جو گرز کو دیکھا اور انہیں واپس رکھ دیا جبکہ مسکراتے ہوئے سامنے رکھے بوٹس وہ جلدی سے پہن کر باہر کی طرف چل دی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ٹراسٹیویرے میں بنا یہ سیاہ و سفید گھر پہلے ماہ جبیں کے نام تھا مگر انکی موت کے بعد سعود ابراہیم نے اسے سماویہ کے نام کر دیا تھا۔۔اس دن جو باکس سماویہ کو دیا تھا اس میں بھی ماہ جبیں کی کچھ چیزیں اور گھر کے اور پرفیومز کمپنی کے کاغذات ہی تھے جبکہ اسکے سفید

لفافے میں جس کو سماویہ ٹیبل سے اٹھا کر لائی تھی۔۔اس میں سعود ابراہیم کے ہی ایس آئی ہونے کے ثبوت تھے۔۔

وہ اندر آئی۔۔باہر کے گارڈ کے علاوہ آج یہ گھر پوری طرح سے خالی تھا۔۔یہاں کے سارے ملازموں کو اب ہٹا دیا گیا تھا بس چند پرانے ملازم تھے جو یہاں کی رکھوالی کرتے تھے۔۔سعود ابراہیم کی ساری پراپرٹیز ضبط ہو چکی تھیں سوائے اس گھر اور اس پرفیوم کمپنی کہ۔۔کیونکہ یہ سب اسکے اپنی کمائی سے بنائے ہوئے پیسوں کا تھا۔۔اور اب سماویہ کا تھا۔۔۔

سماویہ اندر داخل ہوئی تو ایک دل موہ لینے والی خوشبو نے اسکا استقبال کیا۔۔صبح کی روشنی ہلکی ہلکی سی کھڑکیوں سے اندر آ رہی تھی۔۔

آ گئیں تم۔۔ گینگسٹر۔۔ نہیں نہیں بلکہ وہ تو مجھے غلط فہمی تھی نہ۔۔ ویسے مجھے ابھی تک یقین نہیں کہ ہماری جونئیر اتنا اچھا کانفیڈینس گیم کھیل کر ساری بازی جیت جائے گی۔۔ "

سماویہ نے چاروں طرف گھوم کر دیکھا مگر اسے کوئی نظر نہ آیا۔۔۔

" بہرام کیا آپ ہیں؟۔۔ "

سماویہ نے آہستہ سے پکارا۔۔ جب کوئی نظر نہیں آرہا تو آواز کہاں سے آرہی تھی۔۔

ویسے نقلی شاعر نام زیادہ اچھا ہے۔۔ تم میرے سامنے بھی اس نام سے پکار سکتی ہو۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ کو اسکی آواز میں لگا جیسے وہ مسکرا رہا ہو۔۔ سامنے تو آ نہیں رہے نام لے کر دیواروں کو بلاوں گی کیا۔۔

میں ایجنٹ ساویہ سے روبرو ملنے کے لئے کافی عرصے سے کسی لمحے کی تلاش میں تھا اور "
" دیکھو وہ لمحہ آ گیا۔۔

آواز کی سمت شاید کچن کی طرف سے آ رہی تھی مگر کچن تو اوپن ویسٹرن سٹائل میں ڈیزائن تھا۔۔وہاں تو کوئی ہے بھی نہیں۔۔

" میں بھی ایجنٹ مارس سے ملنے کے لئے ہی یہاں تک آئی ہوں۔۔ "
ساویہ نے قدم کچن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

جب سب سے پہلے تمہیں دیکھا تھا نہ اس شاہی حویلی میں۔۔تو مجھے تم ایک بھولی بھالی "
۔۔۔گم شدہ لڑکی جو برسوں بعد اپنے اپنوں سے ملی ہو۔۔اور بہت ہی معصوم ہو بالکل ویسی لگیں تھیں۔۔پھر مجھے پتا چلا نہیں یہ تو کوئی اور ہی ہے۔۔یہ تو اسکا پہلا چہرہ ہے جو

ساری دنیا کی نظر سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔۔بس تب ہی سوچا تھا اب تو سارے چہرے جاننے ہیں۔"

سماویہ کچن کے انٹرینس پر کھڑی سب جگہ کا جائزہ لیتے ہوئے آواز کو بھی بغور سن رہی تھی ۔۔مگر ابھی تک اندازہ نہ لگا پائی کہ آواز آکہاں سے رہی ہے۔۔

اور تمہیں پتا ہے مجھے تمہارے بال کیوں پسند تھے؟اور کیوں میں نے وہ بات کہی تھی "۔۔؟"

سماویہ کو اس بات سے شاہی ستار والی رات یاد آئی جب بہرام نے چلتے چلتے اس سے (آئی لائک یور ہیئر) کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیوں۔۔؟"

سماویہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔وہ اس بات میں سچ میں دلچسپی رکھتی تھی۔۔

کیوں کہ تمہارے بال ہی تھے جن کی بدولت میں تم تک یعنی گینگسٹر سماویہ تک پہنچ پایا "
" تھا اور پھر گینگسٹر سے ایجنٹ سماویہ تک۔۔

" کیا مطلب۔۔ بالوں سے کیوں۔۔؟ "

سماویہ نے بے اختیار اپنے پونی ٹیل میں بندھے بالوں کو چھوا۔۔۔

کیونکہ تم نے یہی ایک بے وقوفی کر دی تھی۔۔ تم نے کہا تھا حویلی میں کہ تم گاؤں سے " آئی ہو اب بھلا تمہارے گاؤں میں پارلر کب سے آ گیا جو تمہارے بالوں کی کوئی لئیرز کٹنگ کرتا۔۔ اور کیونکہ وہ سیٹ تھے یعنی دو ہفتہ گزر چکے تھے بال کٹوائے ہوئے۔۔ تو یہ نہیں کہہ سکتی تھیں کہ ابھی کٹوائے ہیں۔

پھر جب باہر لندن میں رہنے لگیں تو بال لمبے کر لئے خیر۔۔ میری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس " بات کو نارمل ہی لینا تھا اس نے۔۔ کیونکہ بال تو لوگ خود بھی کاٹ لیتے ہیں۔۔

"مطلب آپ مجھ میں صرف بالوں کی وجہ سے انٹرسٹڈ ہوئے۔۔؟ "

سماویہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔اور چونکہ کچن میں کوئی ملا نہیں تو وہ سامنے لاؤنج میں چلی آئی۔۔۔

" نہیں دو رنگ والی آنکھوں کی وجہ سے بھی۔۔ "

اور سماویہ کا 'دو رنگ والی آنکھوں' کہنے پر منہ کھل گیا۔۔

" وہ صرف نارمل لینس تھے۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ نے آنکھیں گھمائیں اور صوفے پر بیٹھ گئی۔۔دو رنگ والی اس شخص سے تو حد ہی ہو گئی۔۔

خیر نقلی شاعر اسلئے بنا تھا تا کہ تم پزل ہو جاؤ اور شک مجھ پر جائے بھی تو۔۔ تم مجھ پر شک نہ کر پاؤ۔۔ "

وہ لال مہر والا سکّہ مراد کے کمرے سے ملنا۔۔ وہ اسکے کمرے میں تم سے چرائی ہوئی نیم لِسٹ رکھنا۔۔ اور اس دن صبح صبح مراد کو جاگنگ کرتے ہوئے بھگانا۔۔ معاف کرنا مگر ان سب کاموں میں وہ میرے ساتھ مل گیا تھا۔۔ "

اور سماویہ کو ایک جھٹکا لگا تھا۔۔ مطلب مراد۔۔

" تو مراد بھی کوئی۔۔ "

www.novelsclubb.com

نہیں نہیں وہ کوئی ایجنٹ نہیں بس میرا ایک بہت اچھا دوست ہے۔۔ میں نے اسکو بتا دیا تھا کہ اسکے گھر میں ایک گینگسٹر گھس گئی ہے۔۔ اور پھر بس اسنے میری ہمیشہ کی طرح مدد کی۔۔ ویسے تم پریشان نہ ہو میں اسے سب بتا چکا ہوں کہ تم بھی ایک چھپی ہوئی ایجنٹ ہو ۔۔ بس میں یہی پتا نہ لگا سکا۔۔ "

وہ اس بات کو دوسری بار دھیمی آواز میں کنفیس کر رہا تھا۔۔ سماویہ نے ہنسی روکتے ہوئے سانس خارج کیا۔۔

" مجھے خوشی ہے کہ میں کسی چیز میں تو آپ سے جیت گئی۔۔ "

سماویہ وہیں بیٹھی رہی اسے معلوم تھا وہ گھر میں نہیں ہے بلکہ ضرور کسی وائس ٹرانسمیٹر سے بات کر رہا ہے۔۔ اسنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔

" ویسے باتوں میں بھی مِس ایجنٹ۔۔ "

سماویہ کچھ نہ بولی۔۔ شکر ہے وہ اسے دیکھ نہیں رہا ورنہ وہ کیا سمجھے کیونکہ سماویہ کی مسکراہٹ تو تھم نہیں رہی۔

www.novelsclubb.com

" ویسے وہ پرفیومز بھی آپ نے بھجوائے تھے کیا؟ "

یہی تو وہ پہلو تھا جہاں پر شک سعود ابراہیم پر چلا گیا تھا۔۔

" تمہیں ایک بات بتاؤں۔۔۔جتنے تعلقات ایک خوفیہ ایجنٹ کے ہوتے ہیں نہ اتنے کسی نارمل انسان کے نہیں ہوتے ہونگے۔۔تو بس یہ سارے کوریئر بوائس میرے اپنے تھے ۔۔باقی رہی بات بھجوانے کی، تو وہ تمہارے ڈیڈ نے ہی تمہیں بھیجے تھے۔۔مجھے تو ویسے بھی موقع چاہیے تھا دھیان بھٹکانے کا۔۔جتنی بار ملا اتنی ہی بار بھٹکا دیا۔۔ "

سماویہ حیرت میں گئی کیونکہ ہر بار ایک نیا کوریئر بوائے آتا تھا۔۔اور آج بھی تو ایک نیا آیا تھا ۔۔

(کتنے چال باز انسان ہیں یہ...! کبھی پرفیومز تو کبھی مہر۔۔افف)

www.novelsclubb.com

" تمہارے دماغ میں اس وقت وہ مہر بھی پریشانی کا باعث بن رہی ہو گی جانتا ہوں۔۔۔وہ بس میری ایک نشانی ہے۔۔اپنے پیغامات کے نیچے اکثر وہ لگا دیتا ہوں۔۔ "

سماویہ نے شوک میں اِدھر اُدھر دیکھا۔۔وہ ذہن بھی پڑھ رہا ہے کیا۔۔

تو کیا اس پتے میں اور تین زمانے والی آپکی بات کے بیچ میں کوئی تعلق ہے؟ کیونکہ اسکے "
" بھی تین کونے ہوتے ہیں۔۔

سماویہ کے دماغ میں سارے سوالات ابھر ابھر کر آرہے تھے۔۔ گھڑی پر نظریں اسکی پہلے ہی سے جمیں تھیں۔۔ اور اسکے پاس ابھی ایجنٹ مارس کی ساری چالوں کے راز جاننے کے لئے بہت وقت موجود تھا۔۔

اچھا سوال کیا ہے تم نے۔۔ میں نے اس بارش والی صبح تم سے کہا تھا نہ کہ جب وقت "
" آئے گا تو سمجھاؤں گا۔۔ مبارک ہو وقت آگیا ہے۔۔

بہت زور ڈالنے کے بعد سماویہ کو یاد آیا اس صبح جب وہ رو رہی تھی تب اس نے کچھ اور بھی کہا تھا۔۔

اور آپ نے یہ بھی تو کہا تھا۔۔آپکا دل چاہ رہا ہے کہ کسی دلچسپ انسان کے ساتھ تین "
" زمانے گزاروں۔

سماویہ کے دل نے کہا تو اس نے بھی کہہ ڈالا۔۔وہ اس بات پر چپ ہو گیا۔۔

سب کچھ بتانے سے پہلے یہ یاد رکھنا کہ یہ میری اپنی سوچ ہے۔۔ہو سکتا ہے کوئی اور یا "
" خود تم اس بات پر اتفاق نہ کر سکو۔۔

چند لمحوں بعد ہی سماویہ کو اسکی آواز دوبارہ آئی تھی۔۔مگر اب کی لگا کہ وہ سچ میں یہیں کہیں ہے۔۔

www.novelsclubb.com

" ! کیا پتہ کر لوں۔۔ "

سماویہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔اور دھیمی آواز میں کہا۔۔

ضروری نہیں ہر کوئی ایک سا ہی سوچے۔۔ہر ایک انسان دوسرے سے مختلف ہے اور "
" ! میرے مطابق ہر شخص کو ایک دوسرے مختلف ہونا بھی چاہیے

وہ اسکی آواز کے تعاقب میں کھڑی ہوئی تھی۔۔ مگر جب وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی تو لگتا کہ کچن سے آرہی ہے۔۔ پھر یہی سنتے وہ قدم بڑھاتی گئی۔۔

خیر تو میں بتا رہا تھا کہ تین زمانے سے کیا مراد ہے!۔۔اور اسکی مثال میرے لئے تم ہو "
سماویہ۔۔ تم سے ملنے سے پہلے یہ موضوع محض میری کتاب میں لکھا ہوا ایک خیال تھا۔۔
" مگر نہیں تم سے ملنے کے بعد یہ حقیقت لگا مجھے۔۔

سماویہ دوبارہ اب کچن میں کھڑی تھی اور بہت غور سے ہر طرف کا معائنہ کر رہی تھی۔۔
کیا وہ اتنی لاپرواہ ہے کہ ایک چیز نہ ڈھونڈ سکے۔۔

تین زمانے مطلب کسی کے ساتھ تین زمانے گزارنا۔۔ مگر ایسے ہی نہیں!۔۔۔ تین "
زمانے گزارنا تاکہ ہم اس شخص کے تینوں چہروں سے واقف ہو جائیں۔۔ کیونکہ انسان

کے تین چہرے ہوتے ہیں۔۔تم سے پہلی ملاقات ہوئی تو میں نے تمہارا وہ چہرہ دیکھا تھا جو دنیا دیکھتی ہے۔۔ایک معمولی گاؤں سے آئی ہوئی لڑکی ! "

سماویہ مسکرائی۔۔۔اور نیچے جھکی۔۔۔

مگر نہیں جب میں نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس لڑکی پر غور کیا تو وہ ایک معمولی " لڑکی نہیں نکلی۔۔۔اور میں نے جانا کہ وہ ویسی نہیں ہے جیسی سب کو نظر آتی ہے۔۔ " وہ شیلف کے نیچے جھکی ہوئی تھی اور پھر مسکراتے ہوئے ہی اس نے وائس ٹرانسمیٹر نکال لیا ۔۔۔جبکہ سیدھی کھڑی ہوئی تو اسکی پونی ٹیل لہرائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

پھر دوسرا چہرہ وہ جو تم سب کو دیکھانا چاہتی تھیں یعنی کہ ایک معصوم سی آکسفورڈ یونیورسٹی کی اسٹوڈینٹ بن کر۔۔جو اپنے رشتے داروں سے ملنے کے لئے چھٹیوں میں " اسلام آباد گئی تھی۔۔سد شکر تو یہ ہے کہ میں اس معصومیت میں نہیں آیا۔۔

آواز اس ٹرانسمیٹر کی جگہ اب پیچھے سے آرہی تھی جس میں جوتوں کی آواز بھی شامل تھی ۔۔سماویہ دھیرے سے پیچھے ہوئی۔۔۔

" مشکوک تو آپ بھی شروع سے ہی تھے۔۔بھلا رف سے حلیے میں کوئی بزنس مین لندن سے اٹھ کر کیسے آسکتا ہے۔۔۔؟ "

اس بات پر بہرام کی آنکھوں میں بھی مسکراہٹ جھلکی تھی۔۔اس نے فون واپس جیپ میں ڈالا اور اس ہی صوفے پر براجمان ہو گیا جہاں کچھ دیر پہلے سماویہ تھی۔۔۔جبکہ سماویہ کی نظریں اسکے حلیے پر تھیں جو ہائی نیک پر بلیک کوٹ پینٹ پہنے۔۔کلائی میں بندھی گھڑی ۔۔۔اور وہ کالے جوتے جن کی ٹک ٹک پورے لاونج میں گونجی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" پھر بھی تم مجھ پر زیادہ شک نہ کر پائیں۔۔اور بالآخر اپنا ایکس پروفیسر مان ہی لیا۔۔مگر جب مجھے پتا چلا کہ تم ایس آئی کے لئے کام کرتی ہو اور تمہارا یہ سب پلان ہے۔۔اس وقت مجھے لگا تھا کہ میں تمہیں پوری طرح سے جان چکا ہوں۔۔۔مگر نہیں۔۔ "

بہرام بولتے ہوئے رکا تھا اور اسے دیکھا جو فاتحانہ مسکرائی تھی اور آ کے اسکے بالکل سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

" مگر وہ میرا دوسرا چہرہ ہوا جو میں سب کو ظاہر کر رہی تھی۔۔ جبکہ دراصل میں خود خوفیہ ایجنٹ ہوں۔۔ "

بہرام نے استفسار کے طور پر سر ہلایا۔۔

" بس وہ جتنا بھی وقت میں نے تمہارے ساتھ اسلام آباد میں گزارا تھا وہ پہلا زمانہ تھا جتنا آکسفورڈ یونیورسٹی میں وہ دوسرا اور جتنا یہاں گزار چکا یا یہ کہو کہ گزار رہا ہوں وہ تیسرا زمانہ ہے۔۔ اس پتے کا انتخاب اس لئے کیا تھا کیونکہ اسکے تین کونے ہوتے ہیں۔۔ جبکہ ایجنٹ کا کام ہی کسی کی شخصیت کو جانچنا ہے۔۔ کیا اب میرا لاجک سمجھ آیا تمہیں۔۔؟ "

بہرام نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔۔ سماویہ نے بھی اس ہی کی طرح سر ہلا دیا۔۔

"ویسے آپ نے اب تک نہیں بتایا۔۔وہ شخص کون ہے۔۔؟ "

سماویہ کی بات پر وہ مسکراتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔

" کیا تم اب تک یہ نہیں جان پائیں کہ ایجنٹ مارس باتوں کو گول گول نہیں گھماتا۔۔یا پھر تمہارا ذہن اب بھی حاضر دماغی سے کام نہیں کرتا؟ "

وہ کچن کی طرف جا رہا تھا۔۔سماویہ بھی مسکراتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔۔اور ہاتھ پیچھے کو باندھ لئے۔۔

" آپ ایجنٹ ہیں، بزنس ڈیلز بھی کر لیتے ہیں، وقت پڑے تو ٹیچر بھی بن جاتے ہیں۔۔۔ شاعری بھی اچھی کر لیتے ہیں۔۔اور۔۔ "

www.novelsclubb.com

" نہیں نہیں تم نقلی شاعر ہی کہو وہ ہی سہی ہے۔۔ "

اس نے سماویہ کی بات کاٹی تو وہ لب بھینچ گئی جبکہ سرمئی آنکھیں اِدھر اُدھر گھومنے لگیں ۔۔(فارغ انسان نے تو دل پر ہی لے لیا۔)

" ہاں اور کیا کہہ رہیں تھیں۔۔؟ "

بہرام نے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہا جبکہ سماویہ کاؤنٹر کے پار کھڑی ہوئی تھی ۔۔

" یہی کہ فارغ انسان کے پاس اور کون کون سے چھپے ہوئے ہنر ہیں۔۔؟ "

سماویہ نے دھیرے دھیرے لبوں کو گھماتے ہوئے کہا۔۔بہرام ہلکا سا ہنس دیا تو اسکی بھی اٹکی ہوئی ہنسی باہر نکلی۔۔

www.novelsclubb.com

ہیڈن ٹیلنٹ تو بہت ہیں ہاں۔۔۔۔ویسے دوسروں کے لیے تو پتا نہیں پر اپنے لئے میں "
" ! ایک اچھا شیف بھی ہوں

سماویہ نے داد دیتی نظروں سے دیکھا اور پھر اپنی گھڑی کو۔۔ جبکہ بہرام کوٹ اتار کے سائڈ پر رکھ چکا تھا۔۔

اگر میں ایک اچھی ریسپی بھی بنادوں تو بھی تمہارے لیے ائیر پورٹ تک پہنچنے کے "
" لئے بہت ٹائم باقی ہو گا۔۔

بہرام نے فلیم آن کرتے ہوئے اس سے کہا جو چونک کے اسے دیکھنے لگی جسکے ہاتھ میں اب فرائنگ پین تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایسے گھور کہ نہ دیکھو بس عادت ہے میری اس ہی طرح باڈی لینگوئج دیکھتے ہوئے ذہن "
" پڑھنے کی۔۔۔

وہ جس طرح ہاتھ چلا رہا تھا اور چیزیں نکال رہا تھا سماویہ کو پہلے تو لگا کہ وہ سالوں سے یہی کام کر رہا ہے اور اس کچن میں بھی کر چکا ہے۔۔۔

" ویسے آپ کو کیسے پتا کہ کون سی چیز کہاں رکھی ہے۔۔؟ "

سماویہ کی بات پر اسنے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔

اب تم اگر یہ چاہتی ہو کہ میں تمہیں اپنی ساری ٹرکس بتا دوں گا تو تم غلط سوچتی ہو۔۔ "

" میں اب اور کچھ نہیں بتانے والا۔۔

بہرام نے تو جیسے اسے ناک منہ چڑاتے ہوئے چپ کرا ڈالا تھا۔۔ سماویہ ہاتھ بازوؤں پر باندھتے ہوئے واپس مڑ گئی۔۔(ویسے خوشبو تو اچھی آ رہی ہے۔۔ حد ہے سماویہ تمہیں تو پاستا کہ علاوہ کچھ بنانا نہیں آتا۔۔)

اس بات کو سوچتے سماویہ نے اسے ایک نظر دیکھا تھا کہیں یہ بات بھی نہ سن لی ہو۔۔ جادوگر۔۔۔

" ویسے آپ مجھے بس یہی سب بتانے آئے تھے نہ یہاں۔۔؟ "

سماویہ نے سامنے کے بھاری پردے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔

" تمہیں کچھ اور بھی سننا ہے کیا؟ "

سوال پہ سوال کیا گیا تھا۔۔ سماویہ واپس گھومی۔۔

" آپ نے کہا تھا ایجنٹ مارس باتیں گول گول نہیں گھماتا۔۔ "

www.novelsclubb.com

" ہاں تو یہی کہہ رہا ہوں تم اب اور کیا سننا چاہتی ہو یا پھر تم نے خط پورا نہیں پڑھا تھا؟ "

اس بات پر سماویہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کندھے اچکائے تھے۔۔ مطلب اس میں اور کچھ بھی لکھا تھا؟

" چلو چھوڑو اُس کو ایسے ہی کہہ دیتا ہوں۔۔ "

بہرام نے آنچ دھیمی کی اور ہاتھ صاف کرتے ہوئے سماویہ تک آیا۔۔ باہر کی روشنی کھڑکیوں سے آتی ہوئی ان دونوں پر پڑ رہی تھی۔۔ سماویہ اسے دیکھتے گئی۔۔

مائی ڈیئر اسٹوڈینٹ کیا تم اپنے ایکس پروفیسر کے ساتھ آگے کے زمانے گزارنا چاہو گی؟ "

"

بات کہہ کر اسنے دو بار بھنویں اٹھائیں تھیں۔۔ سماویہ کو اسکی بات سمجھ آئی تو زبان جم گئی

۔۔

www.novelsclubb.com

" آپ پرپوز کر رہے ہیں؟ "

سرمئی آنکھیں حیرانگی کے ساتھ پھیلی ہوئیں تھیں۔۔آج پہلی بار اسے لگا کہ وہ کنفیوس ہو رہی ہے۔۔

" نہیں میں تو فیوچر میں ہونے والے حادثات کی اجازت لے رہا تھا۔۔ "

یہ بولتے ہی وہ واپس مڑ گیا۔۔مطلب اِس لڑکی کو کوئی بھی بات ایک بار ی میں سمجھ نہیں آنی۔۔جبکہ کے سماویہ نے دانتوں تلے زبان دبائی تھی۔۔

" مگر میں تو آپ کے ساتھ چند زمانے نہیں بلکہ ساری زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔۔ "

اسکی دھیمی آواز میں کہے محبت کے اظہار پر بہرام صوفے کے پاس ہی ٹھہر گیا جبکہ ایک دلفریب مسکراہٹ اسکے چہرے کی زینت بن گئی۔۔

پھر وہ کچن کاؤنٹر تک گیا اور ڈھکا ہوا پین کھول دیا جس سے سارے ماحول میں لزیز خوشبو بکھر گئی۔۔

"چلو یہ پاستا اِس پیارے سے رونما ہوئے حادثہ کے نام۔۔ "

پھر دور اسکے جواب کے انتظار میں کھڑی سماویہ کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر وہ دل کھول کر مسکرائی۔۔گال لال گلابی ہو گئے تھے جو بہرام کو دور سے بھی نظر آئے تھے۔۔

" مطلب آپ بھی صرف پاستا بنانے میں شیف ہیں۔۔ "

سماویہ اس تک چلتی ہوئی آئی۔۔اسکی نظروں میں یکدم بے تحاشہ محبت اتر آئی تھی جو شاید وہ دونوں خود سے بھی چھپا رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

" تم کہو تو اور ریسیپیز بھی سیکھ لیتا ہوں۔۔نو پرابلم۔۔ "

سر کو خم دیتے ہوئے اس نے پین میں چمچ چلایا تھا۔۔۔

سماویہ پاس والے شیلف پر چڑھ کر بیٹھی تو بہرام کی نظر اسکے ان ہی کالے بوٹس پر گئی۔۔

ویسے اب میں تمہیں فل پروٹیکٹ کر سکتا ہوں مگر افسوس آج میں نے جو گرز نہیں " پہنے ہوئے۔۔ "

بہرام نے پاستا ٹیسٹ کرتے ہوئے کہا جبکہ سماویہ اسکی بات پر ہنس دی تھی۔۔

کوئی بات نہیں جو گرز نہ سہی کوٹ تو دے سکتے ہیں اگر آپکی سٹائیلنگ میں کوئی حرف " نہ آئے تو۔۔۔۔ "

سماویہ کی بات پر بہرام نے گلا کھنکھارا تھا اور اسے دیکھا جو آج پھر کوئی گرم سوئیٹر پہننا بھول گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تمہارا یہی دماغ اگر ایجنٹ مارس کے نام کو غور سے پڑھنے کے بعد چل جاتا تو آج یہ اپنی " کہانی مجھے نہ سنانی پڑتی۔۔ "

اور بہرام نے بہت چالاکی سے بات پلٹ دی تھی۔۔ سماویہ نے پہلے تو تاسف سے سر ہلایا بات پلٹنا تو کوئی ان سے سیکھے۔۔۔ پھر اسکی بات پر غور کیا۔۔۔

" کیا مطلب نام سے کیا؟ "

چلو یہ بھی بتا دیتا ہوں۔۔ اگر تم میرے نام پر غور کرتیں یا تمہاری جنرل نالج ذرا سی " زیادہ ہوتی تو تم فوراً پتا لگا سکھتی تھیں کہ ایجنٹ مارس کا کیا مطلب ہے۔۔

بہرام نے پلیٹ پلیٹ نکالتے ہوئے کہا۔۔ سماویہ اسے غور سے سننے لگی۔۔ آخر کو وہ اسکا سینئیر ہے۔۔

www.novelsclubb.com

بہرام کا اردو میں مطلب مریخ ہے۔۔ اور مریخ ایک سیارہ ہے جسے انگلش میں ہم " مارس کہتے ہیں۔۔ تو بس یہ بہت آسان تھا۔۔ مگر سماویہ دی گریٹ باتوں کو سیدھا سمجھنے " کی بجائے ٹیڑھا لے جاتی ہیں۔۔

آخری جملہ کہتے بہرام نے تاسف سے سر ہلا کر سماویہ کو چڑایا تھا جو اسکی یہ نٹیلٹی پر حیران تھی۔۔

" اسے چالاکی کہتے ہیں اور میں ٹھہری۔۔ "

" ہاں اور تم ٹھہریں بیوقوف۔۔ "

بہرام نے ہنسی دبائے اسکی بات کاٹی تھی جس پر سماویہ نے شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

بہرام نے پاستا سلیقے سے پلیٹ میں صَرف کیا اور لاونج میں رکھی بڑی ٹیبل تک لے آیا۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ بھی بغیر کچھ بولے منہ پھلائے شیلف سے اتر کر آ گئی۔۔۔

" انجوائے میری ہونے والی۔۔۔ "

بہرام نے مسکراتے ہوئے کہااور اس بات پر سماویہ جو ابھی ابھی صوفے پر بیٹھی تھی۔۔ سانس روکے اسکی بات مکمل ہونے تک بہرام کو دیکھا۔۔

" ہونے والی؟ "

" بربادی۔۔۔ "

اپنی بات کہتے ہی وہ ٹوٹ کر ہنس پڑا تھا۔۔جبکہ سماویہ جو کچھ پیار بھرے جملے کی توقع میں تھی غصے سے پاس میں رکھا کشن اسکے منہ پر دے مارا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اچھا کھاؤ تو سہی تمہارے لئے بنایا ہے۔۔اپنے ہاتھوں کو اتنی۔۔ "

اور سماویہ کے گھورنے پر وہ اپنا دوسرا طنز منہ میں ہی دبا گیا تھا۔۔۔

" آپ نے طنز مارنے کے لیے بلایا ہے مجھے یہاں۔۔ "

سماویہ نے اداسی سے کہا جس پر بہرام اٹھ کر اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

" میرا وہ مطلب نہیں تھا میری مسز ٹوبی۔۔ "

اور یہ کہتے ہی اسنے محبت سے پلیٹ ہاتھ میں اٹھا کر اسکے سامنے کی تھی۔۔۔ سماویہ نے چہرے پر آئی لٹ کو پیچھے اڑیسہ اور مسکرا دی۔۔۔

" آئی لو یو۔۔۔ "

کھاتے ہوئے اسے بہرام کی دبی دبی سی آواز آئی۔۔ جس پر اسنے نگاہ اٹھائی تو وہ کھانے میں مصروف نظر آیا۔۔۔

سماویہ مسکراتے ہوئے دوبارہ پلیٹ پر جھک گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

" بہت مزے کا تھا جو بات ہے۔۔۔ "

کھانے کے بعد جب وہ دونوں اٹھ کر باہر کی طرف جا رہے تھے تو سماویہ نے تعریف کریں جس پر بہرام مسکرا دیا اور کچھ یاد کرتا ہوا واپس پلٹا تھا۔۔۔

" اتنا پروٹیکٹیو تو ہو سکتا ہوں نہ۔۔ "

اسنے ایک دوسرا کوٹ جو شاید وہ یہاں پہلے ہی لا چکا تھا سماویہ کو تھمایا یا وہ جانتا تھا کہ سماویہ نے ایسے ہی اٹھ کر آنا ہے۔۔۔

" شکریہ۔۔ میں چلتی ہوں اب جانا ہے۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ نے بہرام کا دیا وائٹ کوٹ پہنتے ہوئے اپنی بات بولی۔۔

" مجھے لگا تم اب کبھی نہیں جاؤ گی۔۔ "

سماویہ بہرام کی بات پر پلٹی۔۔۔

" میرا مطلب ہے کہ ہم پھر۔۔۔ "

" سماویہ کم آن میں بہت پریکٹیکل انسان ہوں اپنا خیال رکھنا۔۔ "

بہرام نے اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے محبت سے کہا جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی مسکرا دی۔۔۔

وہ کیوں بھول جاتی ہے کہ بہرام سب سے مختلف ہے۔۔۔

" اب کیا ایسے ہی دیکھتی رہو گی فلائٹ مِس کرنی ہے اپنی بھی اور میری بھی۔۔ "

www.novelsclubb.com

بہرام کی بات پر اسنے ہڑبڑا کر اسکا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔ جبکہ وہ ہنس دیا اسکی حرکت پر۔۔۔

" سماویہ۔۔۔ "

وہ دونوں ساتھ میں باہر نکلے تھے جب بہرام نے اسے پکارا وہ پلٹی تو ہوا سے پونی میں بندھے بال بھی ساتھ میں آگے آئے تھے۔۔

" آئی لائک یور ہیئر۔۔ "

بہرام کی بات پر اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔ پھر اسکے ہاتھ کے اشارے پر وہ دوبارہ چل پڑی۔۔۔

" بہرام۔۔۔ "

فاؤنٹین کے پاس رک کر اسنے بہرام کو پکارا تو اس کنکھیوں سے سرمئی آنکھوں کو گھیرے میں لیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" آئی لو یو ٹو۔۔۔ "

فاؤنٹین سے گرتے پانی کی آواز بھی بہرام کو صاف سنائی دی تھی۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ مسکرا دیئے۔۔۔

" ! چلو میری ہونے والی بربادی۔۔ "

اور کچھ محبتیں یوں بھی ہو جایا کرتی ہیں۔۔۔

آخری باب: بے بی شارک

www.novelsclubb.com

وہ اٹلی کے نیشنل ائیر لائن میں سوار تھیں۔۔۔سماویہ اندر آئی اور اپنی کھڑکی کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔جبکہ لیزا کی سیٹ اس سے آگے والی تھی۔۔۔

دماغ اب بھی اسکا گزری ملاقات کے لمحوں میں ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔ بہرام کی چمکتی مسکراہٹ جیسے ہی اسکے آنکھوں کے پردوں پر لہرائی تو وہ اکیلے بیٹھے ہوئے بھی جھینپ سی گئی۔۔۔افف ایک تو یہ فارغ انسان، بھلا اتنی جلدی کون حواسوں پر سوار ہوتا ہے!

سماویہ نے ایک سانس اندر کھینچا اور سیٹ سے ٹیک لگائی۔۔ برابر میں رکھا میگزین چہرے کے سامنے پھیلا لیا۔۔

وہ ابھی کسی آرٹیکل کو پڑھ ہی رہی تھی جب برابر والی سیٹ پر کوئی آکر بیٹھا۔۔۔ سماویہ نے دیکھنا چاہا مگر پھر رک گئی۔۔ ہوگا جس کی بھی سیٹ ہوگی اب اس میں دیکھنا کیسا۔۔ اوکوارڈ لگے گا۔۔ چھوڑو۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اسلام آباد تک میگزین پڑھتے ہوئے ہی جاؤ گی تو پھر میں سو جاؤں کیا؟ "

اور بہرام کی آہستگی سے کہے اس جملے پر وہ دبک کر آگے کو ہوئی پھر میگزین ہٹاتے اپنے برابر میں دیکھا۔۔ جہاں وہ ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔

" آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟آپ کی تو فلائٹ تھی نہ۔۔ "

سماویہ نے حیرانی سے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔۔پتا نہیں کیوں آج اسے دیکھ کر وہ خوش ہوئی تھی۔۔

" اسلام آباد جانے کے لئے اس ہی فلائٹ میں آؤ نگا نہ میں۔۔ "

" بندہ دل کی بات بھی کہہ دیتا ہے اب کیا چھپانا۔۔ "

سماویہ واپس بند کیا میگزین کھولتے ہوئے بولی۔۔۔اسکی آواز بھنبھناہٹ نما تھی مگر وہ سن چکا تھا تبھی مسکراہٹ لبوں پر رینگ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

" میں ایک پریکٹیکل انسان ہوں مگر۔۔۔ "

بہرام کی ادھوری بات پر سماویہ نے نگاہ اٹھائیں تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا سر کو بیک سیٹ سے ٹیک لگائے۔۔

" مگر۔۔۔کیا؟ "

سماویہ نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔۔۔ایک تو بہرام سے زیادہ سسپینس لائف میں کوئی نہیں ڈالتا ہو گا !

" مگر تم زیادہ خوش فہمی میں مت جانا۔۔ہو سکتا ہے میں نے فلائٹ پہلے بُک کروائی ہو اور تم نے بعد میں۔۔ "

www.novelsclubb.com

اور سماویہ کے تیور پل میں بدلے تھے۔۔۔بہرام اور کبھی دل کی بات اچھے سے کہہ دے نہیں ہو ہی نہیں سکتا۔۔

ہاں تو میں نے بھی کوئی آپکے ساتھ بیٹھنے کے لئے یہ سیٹ بُک نہیں کروائی۔۔۔جارہی " " ہوں میں آگے۔۔

نروٹھے پن سے کہتے وہ میگزین پٹختے اٹھ رہی تھی جب بہرام نے اسے روک کر واپس بیٹھا لیا۔۔۔

" اب کیوں روک رہے ہیں۔۔جب آپ میرے ساتھ بیٹھنے نہیں آئے۔۔ "

اسکی بات پر بہرام نے ہنسی روکی تھی۔۔یہ لڑکی کتنی جلدی بھڑک جاتی ہے:(وہ سہی ہی کہتا ہے اسکی ہونی والی بربادی ہی ہے یہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے لگا میری ہونے والی بیوی بہت سمجھدار ہے اور باتوں کو ڈی کوڈ کرنے میں تو ماہر " " ہو گی۔۔مگر وہ کہتے ہیں نا کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا۔۔

بہرام نے مصنوئی سنجیدگی سے کہتے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔سماویہ نے منہ پھلاتے اپنا ہاتھ چھڑایا اور باہر کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

فلائٹ پرواز کے لئے تیار تھی۔۔۔اور سماویہ نے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔اسے بس شروع میں چکر آتے تھے جس کو اُوور کم کرنے کے لیے وہ آنکھیں موند لیا کرتی تھی۔۔ بہرام نے مسکرا کر اسے دیکھا اور خود بھی آنکھیں موند گیا جبکہ سماویہ نے ہاتھ پر اسکا لمس باخوبی محسوس کیا تھا۔۔۔

لیزا جبکہ ہیڈ فون کانوں میں لگائے دنیا سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔آخر کو تھکن اتارنے کا یہی جو موقع تھا۔۔پیٹر کو بہرام آتے ہی لیزا کے پاس چھپا چکا تھا۔۔

" سماویہ۔۔ "

www.novelsclubb.com

بہرام کی آواز پر اسنے جی کہہ کر جواب دیا۔۔۔

" مجھے کچھ اور بھی بتانا ہے جو تمہارا وہاں جانے سے پہلے جاننا بہت ضروری ہے "

بہرام نے پاکٹ سے ایک تصویر نکالتے سماویہ کے سامنے کی۔۔ جس میں اسکے بابا اپنی جوانی کی عمر میں تھے جبکہ انکے ساتھ دو اور لوگ بھی کھڑے تھے۔۔

" یہ بابا۔۔ بابا کی تصویر ہے۔۔ آپ کو۔ کہاں سے ملی؟ "

سماویہ نے جزبات سے بھرپور آواز میں اسکے ہاتھ سے تصویر لیتے ہوئے کہا۔۔ ایسی ہی ایک تصویر اسکے بابا کے ایلبم میں بھی موجود تھی۔۔ مگر بابا نے اسکے سامنے کبھی ذکر نہ کیا وہ ٹال دیتے تھے۔۔

" یہ شاہی حویلی کی تصویر ہے جس میں یہ پرویز مغل، یہ والے آصف مغل اور یہ تمہارے بابا بشر سلطان مغل ہیں۔۔ "

www.novelsclubb.com

سماویہ اپنے بابا کے اس تعارف پر ٹھٹکی تھی۔۔

" بابا کے نام میں مغل نہیں آتا نہ ہی میرے۔۔ "

" مگر وہ انکے سگے بھائی ہیں سماویہ اور تم انکے حقیقی بھائی کی بیٹی ہو۔۔ "

سماویہ کو سمجھ نہ آیا وہ خوش ہوئے یا دکھی۔۔۔

مطلب جن لوگوں سے اسنے نقلی رشتہ جوڑا تھا وہ اسکے اپنے تھے۔۔ مطلب اسکے بھی رشتے دار اس دنیا میں پائے جاتے ہیں۔۔

یہ بات مجھے مراد سے معلوم ہوئی تھی۔۔ وہ جو فریال نے تمہارا آئی ڈی کارڈ دیکھ لیا تھا " ۔۔ مگر پھر اس نے مراد کی بات نہ مانتے ہوئے پرویز صاحب سے یہ ذکر کر ڈالا تو جب پتا چلا کہ یہ تمہاری دادی کی خواہش تھی کہ انکے چھوٹے بیٹے کے نام کے ساتھ انکے خاندان کا تعلق لگایا جائے۔۔۔ پر جب تمہارے بابا کو گھر سے نکال دیا تھا تو شاید انہوں نے اپنے نام کے آگے سے مغل ہٹا دیا ہو تبھی تمہارے نام کے آگے بھی اب تک سلطان لگا ہوا ہے "۔۔۔

سماویہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر ہاتھ میں پکڑی تصویر پر گرا تھا۔۔اسنے کسی سے سب سے زیادہ پیار کیا تھا تو وہ اسکے بابا تھے۔۔اسنے اپنے بابا کے لئے اپنی ماں سے دوری اختیار کی تھی کیونکہ وہ ماہ جبیں بیگم کی وجہ سے غمزدہ رہتے تھے۔۔بچپن سے کبھی بھی اس ایلبم کا ذکر بھی نہیں کرتی تھی کیونکہ اسکے بابا یہ ایلبم دیکھ کر روتے تھے۔۔۔

مگر قسمت۔۔۔اس سے کون جیت سکتا ہے۔۔۔

سماویہ۔۔وہ دونوں اپنے بھائی سے بہت محبت کرتے تھے۔۔وہ جو کچھ بھی ہوا تھا وہ " بڑوں کی باتیں تھیں۔۔پرویز انکل تو آج بھی اپنے بھائی کو تم میں ڈھونڈتے ہیں یہ میں نے دیکھا ہے انکی آنکھوں میں۔۔

میں چاہتا ہوں تم اب اکیلی نہ جیو۔۔اپنے خونی رشتوں سے یہ جدائی ختم کر دو۔۔جو بڑوں " کی وجہ سے تمہیں سہنی پڑی۔۔

سماویہ نے آنسوؤں کو پیتے بہرام کو دیکھا جو اس وقت بالکل مختلف بہرام لگ رہا تھا۔۔ رشتوں کو جوڑنے والا۔۔دوسروں کی خوشیاں لوٹانے والا۔۔

سب انتظار کر رہے ہیں وہاں ہمارا۔۔۔اور تمہیں کچھ تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں "
" ہو گی میں نے سب کچھ بتا دیا ہے پہلے ہی۔۔۔اب بس تم چلو گی نہ میرے ساتھ؟

بہرام کے سوال پر اسنے نم آنکھوں سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔جس پر وہ مسکرا گیا۔۔۔

لیزا جو انکی باتوں کو کان لگا کے سن رہی تھی۔۔سماویہ کی خوشی میں چمکتی آنکھوں سے مسکرا دی۔۔اور واپس ٹیک لگا گئی۔۔۔۔ایک آنسو ٹوٹ کے گال پر پھسلا تھا۔۔۔سماویہ کے علاوہ اسکا بھی کون ہے اس دنیا میں۔۔۔یہ اسکے لئے بھی بہت بڑی خوشی تھی۔۔۔

جبکہ انکا ہوائی جہاز بادلوں کو چیرتا ہوا اٹلی کی سرحدوں کو پار کر گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ منگل کی رات تھی جب شاہی حویلی میں بہرام اور سماویہ کی آمد کی وجہ سے گہما گہمی لگی تھی۔۔

انکی فلائٹ ٹیک آف ہونے ہی والی تھی۔۔۔

بدر سدرہ اور اپنی امی زلیخا بیگم کے ہمراہ کل ہی لندن سے پاکستان پہنچا تھا۔۔ کیونکہ شاہی حویلی میں کل ایک ننھی سی جان کی آمد بھی ہوئی تھی۔۔

عابد اور جواہر کے گھر اللہ نے ایک رحمت عطا کی تھی۔۔ جبکہ عابد کا تو بس نہ چلتا تھا پوری دنیا میں اعلان کروادے سارے جہاں میں خوشیاں پھیلادے۔۔۔

جبکہ انکی بیٹی کا نام "عنایہ مغل" وریشہ کی پرزور فرمائش پر رکھا گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے جب مراد اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ داخل ہوا۔۔۔ سدرہ اور زلیخا آنٹی سامنے ہی بیٹھیں تھیں۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے سلام کیا تو نرمی سے جواب آیا۔۔۔

وہ خوش تھا۔۔اسے سدرہ سے کوئی گلہ نہ تھا۔۔اور نصیبوں کا لکھا کون بدل سکتا ہے۔۔۔

"چھوٹی بیوی ذرا باہر تو آنا۔۔ "

وہ سب کے ساتھ بیٹھی عیشاء کی ہنسی کو روکتے ہوئے آرام سے باہر چلا گیا تھا جبکہ وہ سب کے سامنے شرمندہ سی اٹھ کر تیزی سے باہر بھاگ نکلی تھی۔۔جس پر سب کی ہلکی ہنسی برآمد ہوئی۔۔۔

آپ کو کتنی بار کہا ہے سب کے سامنے اس طرح نہیں کہا کریں ابھی صرف نکاح ہوا " ہے۔۔اور شکر تو یہ ہے کہ وریشہ وہاں نہیں تھی۔۔ورنہ پچھلی بار کی طرح اس بات کو " بھی پکڑ کر بیٹھ جاتی اور پھر وہ مجھے آپی کے ساتھ مل کر تنگ کرتہ۔۔۔۔

وہ جو اسکے پیچھے پیچھے کچن میں آتے ہی اپنی روداد سنانا شروع ہو گئی تھی مراد کی چپ کرواتی انگلی سے اسکی آواز اندر ہی دب گئی تھی۔۔

" اور میں نے بھی کتنی بار کہا ہے کہ میں یہی کہہ کر بلاو نگا تم چوں چاں نہیں کرو گی۔۔ "

مراد نے اپنی انگلی اس سے دور کرتے ہوئے کھڑے لہجے میں کہا تو دیوار کے ساتھ لگی عیشاء ہمیشہ کی طرح چپ ہو گئی۔۔

" سوری مگر سب ہنستے ہیں۔۔ "

مراد نے اسکی طرف نگاہیں نہ پلٹیں تو عیشاء نے سر جھکائے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔ مراد نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا۔۔ایک تو یہ لڑکی اتنی جلدی منہ اتار لیتی ہے۔۔

" تو ہنسنے دو۔۔مزاق میں ہنستے ہیں سب۔۔عابد اور جواہر کو نہیں دیکھا تھا۔۔اب سب کے مزاق کو دیکھتے ہوئے میں اپنا پیار جتانا بھول جاؤں کیا۔۔

اسکی بات پر عیشاء نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

" حد ہوتی ہے۔۔خیر فضول میں ہی بلایا ہو گا پتا تھا مجھے۔۔ "

اسکی بات پر کانوں کو ہاتھ لگاتے وہ وہاں سے چلنے کو تھی۔۔اور مراد کو ہٹا کر راستہ بناتے چل دی۔۔

" بات کرنا پڑیگی تمہارے سسر جی سے۔۔جلدی تمہارا بوریا بستر بھی میرے کمرے میں کروادیں۔۔ "

اسکی بات پر وہ رکی تھی پھر ایک ناراضگی سی نظر مراد پر ڈال کر دروازے سے ہی واپس چلی گئی۔۔جس پر وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

" ڈرپوک کہیں کی۔۔ "

اسکی مسکراہٹ لبوں پر کافی دیر تک رینگتی رہی۔۔

سماویہ بہرام کے ساتھ شاہی حویلی کے اندر داخل ہوئی تو ایک وقت کے لئے اسکے پیر جم گئے۔۔ایک دن تھا جب وہ بہروپیا بن کر اپنے ہی گھر میں گھسی تھی۔۔تب یہ حویلی اسکے دل میں کوئی انسیت پیدا نہ کر سکی تھی مگر آج۔۔آج بھی سب پہلے جیسا ہی تھا۔۔وہ فوارا ۔۔یہ بڑا سا گارڈن۔۔وہ بینچ جہاں وہ ایک صبح بھیگی ہوئی بیٹھی تھی۔۔لیکن آج اسکی آنکھیں جزبات سے لبریز ہو گئیں تھیں۔۔

اپنے پیچھے کھڑی آگے کو چلنے کا کہتی ہوئی لیزا کو اسنے بھیگی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔سامنے سب کھڑے اس ہی کی راہ دیکھ رہے تھے۔۔۔

سماویہ فلیش بیک میں جا کر واپس آئی۔۔۔

" تایا جان۔۔ "

وہ پرویز صاحب کو دیکھ کر بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔اور پھر کافی دیر تک گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کر روئی۔۔یہ شاید پہلی بار تھا جب وہ سب کے سامنے ایسے رو رہی تھی۔۔

بہرام نے نیم مسکراہٹ لئے سب کو اندر چلنے کا اشارہ کیا ورنہ شاید اپنی جگہ سے کسی نے ہلنا ہی نہیں تھا۔۔

پھر وہ ایک ایک کر کے سب سے ملتی گئی۔۔یہاں تک کہ ممتاز بیگم سے بھی وہ اس ہی طرح ملی۔۔اب پہلے جیسا کچھ نہ تھا۔۔سب کچھ اپنا تھا پرایا پن تو وہ شاید پیچھے چھوڑ آئی تھی ۔۔۔ہاں پیٹر وہ بیچارہ شاید اپنے پیٹ پر ترس کھاتے ہوئے کھانے کے لئے کچن پر ٹوٹ پڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سماویہ کی نظر بہرام کی طرف اٹھی تو اسکے ساتھ ان باوقار خاتون کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی۔۔۔یہ یقیناً زلیخا بیگم تھیں جن کا جامنی رنگ کا لباس انکی گوری رنگت پر جچ رہا تھا۔۔

" السلام و علیکم۔۔ کیسی ہیں آپ ؟۔۔ "

وہ ان سے محبت بھرے لہجے سے ملی۔۔ بہرام کی مسکراہٹ وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی جو ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔

" وعلیکم السلام۔۔ میں ٹھیک۔۔ اور آپ "

انہوں نے بھی شفقت سے سر پر ہاتھ رکھا تو سماویہ نے سر ہلاتے جواب دیا۔۔۔

" ویسے سماویہ تو بالکل اپنے نام کی طرح ہے۔۔ جیسے آسمان سے آئی ہو۔۔ "

اور انکی اس تعریف پر سماویہ ہلکا سا ہنس دی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

" تھوڑی دیر ساتھ تو رہیں پتا چلے گا۔۔ "

بہرام نے سانس بھرتے بھنبھناہٹ کی طرح کہا۔۔جس پر ایک کڑی نظر سماویہ کی بھی پڑی۔۔۔جبکہ زلیخا بیگم نے اسے گھورا تھا۔۔۔

" چلیں بھئی رونا دھونا ختم۔۔کیونکہ اب تشریف لا رہی ہیں عنایہ عابد مغل۔۔ "

اور وریشہ کی آواز پر سب دروازے کی طرف متوجہ ہوئے تھے جہاں وہ دو دن کی چھوٹی گول مٹول سی عنایہ کو پری بنائے لا رہی تھی۔۔

اور پیچھے سے جواہر اور عابد کیک کی ٹرالی لے آئے تھے۔۔

" یہ سیلیبریشن بہت سی خوشیوں کے نام ہے جیسے کے عنایہ کی آمد۔۔سماویہ کا مل جانا "
www.novelsclubb.com
" ۔۔اور سب سے بڑھ کر بہرام اور سماویہ کا رشتہ۔۔۔

فاریہ کی لمبی تمہید کے بعد وریشہ کے شور مچانے میں سب نے اسکا ساتھ دیا تھا۔۔۔اور کیک کاٹا۔۔۔سماویہ نے رشک سے سب طرف دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ مراد عیشاء کے بالکل پیچھے جا کہ کھڑا ہوا تھا جو کہ خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی۔۔۔

زیادہ خوش نہ ہو ہماری شادی کا ذکر وہ بھول گئی ہے مگر کوئی نہیں وہ بھی اس ہی میں ایڈ " ہے چھوٹی بیوی۔۔"مراد کی بات پر عیشاء نے اسے سانس روکتے دیکھا تھا پھر سب کو مد نظر رکھتے ہوئے پیچھے کو ہو گئی۔۔

جبکہ مراد اسکے خفگی بھرے چہرے سے محفوظ ہوا۔۔۔

" مبارک ہو میری ہونے والی بربادی۔۔۔ "

سماویہ نم آنکھوں سے سب دیکھ رہی تھی جب کان میں پاس کھڑے بہرام کی آواز گونجی

www.novelsclubb.com

۔۔۔

" آپ کسی طوفان سے کم ہیں کیا۔۔ "

سماویہ نے بھی سامنے سب پر نظریں مرکوز کئے بہرام کے جیسے ہی لب ہلاتے ہوئے بولا ۔۔وہ مسکرا گیا۔۔

اللہ چاہے تو نصیب کہاں نہیں جوڑ سکتا۔۔۔ ہمیں چاہیے کہ پریشان ہونا چھوڑ دیں۔ کبھی اس رب پر بھی تو بھروسہ کریں کبھی اسکے فیصلوں پر بھی تو بغیر چوں چاں کئے سر جھکائیں ۔۔پھر وہ کیسے نہیں سنے گا ہماری۔۔

اور زندگی میں کچھ واقعات ہماری توقعات کے برعکس ہو جاتے ہیں۔۔ضروری نہیں ہر پلان تکمیل تک پہنچے۔۔اور تقدیر تو ہر پلان پر حاوی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

دو سال بعد۔۔۔۔

آج سے ایک سال قبل ہی بہرام کا ٹاپک

تین زمانے "ٹرینڈ نگ پر چلا تھا۔۔۔لیکن اس وقت وہ صرف سوشل میڈیا کی حد تک "

تھا۔۔مگر آج باقائدہ اسے خصوصی مہمان کے طور پر اس ایونٹ پر مدعو کیا گیا تھا۔۔جہاں

اور بھی مشہور سکالرز بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

یہ دھندلی سی اسلام آباد کی شام تھی۔۔جب بادلوں نے ہمیشہ کی طرح اپنا گھیرا یہاں تنگ

کر رکھا تھا۔۔۔

وہ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس، سلیقے سے بال سیٹ کئے، ہاتھ میں گھڑی پہنے اپنی

پر کشش مسکراہٹ اور باوقار شخصیت کے ساتھ سٹیج تک چلتا ہوا آیا۔۔وہ آج بھی اپنی

ڈریسنگ میں آپ تھا۔۔

اور یہ تو شاید کبھی نہیں ہو سکھتا تھا کہ بہرام داؤد کی ڈریسنگ سٹائل میں کبھی ایک حرف

بھی آئے۔۔

اسنے مرکزی مائیک کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے گلا کھنکھارا۔۔۔پھر اپنی اس ہی خصوص مسکراہٹ کے ساتھ ایک نظر سامنے سب پر ڈالی جہاں اسکے سب اپنے بھی بیٹھے نظر آئے۔۔۔

" السلام و علیکم۔۔سب سے پہلے تو میں بہت مشکور ہوں کہ آپ سب یہاں اپنا قیمتی وقت نکال کر مجھے کچھ وقت لے لئے ہی سہی پر برداشت کرنے کے لئے آ گئے۔۔۔ "

اسکی بات پر خاموش پڑے حال میں سناٹے کو چیرتے ہوئے کچھ قہقے بر آمد ہوئے۔۔

www.novelsclubb.com

" زیادہ وقت تمہید باندھنے میں ضائع نہیں کرتے۔۔اور جس مقصد کو واضح کرنے کے لئے خصوصاً مجھے یہاں بلایا گیا ہے اس پر بات کر لیتے ہیں۔۔۔ "

اسنے مائیک کو اور آگے کرتے ہوئے سانس بھری تھی۔۔کتنی ہی رشک بھری نگاہیں اس پر اس وقت مرکوز تھیں وہ اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

جیسا کہ سب کو معلوم ہے تین زمانے کیا ہیں اور وہ کس چیز پر مبنی ہیں۔۔۔پر دراصل " اسکے مقاصد کیا ہیں؟ وہ سیشن سننے کے بعد اکثر و بیشتر لوگوں کے دماغ سے بالکل ویسے ہی نکل جاتے ہیں جیسے بیوی کے ہاتھ سے شوہر کے پیسے۔۔۔پتا ہی نہیں چلتا کہ ہوا کیا ہے۔۔ "

ایک دفعہ پھر ہلکے قہقہے سماعتوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔

جبکہ لیزا اور آفیسر بازل عیاض کے ساتھ بیٹھی سماویہ نے اپنی مسکراہٹ توڑتے سر نفی میں افسوس کے ساتھ ہلایا تھا۔۔۔

" دیکھیں انسان کا ایک اچھی سلجھی ہوئی بات بتانے کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے جو کہ دنیا سے برائی ختم کرنے کا ہے پھر چاہے ریفرینس کسی بھی چیز کا دیا جا رہا ہو۔۔۔چاہے ریفرینس کسی گھریلو مسائل سے نمٹنے کے لیے دیا جا رہا ہو، یا خود کو ڈیفینس کرنے کے لئے

دیا جارہا ہو، یا پھر خود کو سیدھی راہ پر چلنے کے لئے دیا جارہا ہو مگر تمام باتوں کا اختتامی مقصد صرف ایک ہی نکلے گا اور وہ ہے دنیا سے برائی کا خاتمہ۔۔۔

تین زمانے سے بھی ایک ایسے ہی ریفرینس کے ساتھ مقصد نکلتا ہے۔۔جو کہ آجکل اتنا عام ہو چلا ہے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں چلتا اور ہم بیٹھے بیٹھے لوگوں پر تہمتیں لگا دیتے ہیں جو کہ بے شک اللہ کے نزدیک ایک ناپسندیدہ قول و فعل ہے۔۔۔

پہلی بات۔۔۔اگر ہم لوگوں کو پہلی نظر میں ہی دیکھ کر انکے بارے میں کچھ غلط اخذ کرنے سے پرہیز کریں گے تو گیرانٹی ہے قیامت ہر گز نہیں آئے گی۔۔بلکہ ہم قیامت کے دن کے عزاب سے ہی بچ جائیں گے۔۔کیسے ؟آیئے بتاتا ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہم سب اشرف المخلوقات ہیں۔۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں سوجھ بوجھ کے ساتھ کام کرنے والا ایک دماغ عطا کیا ہے جو بیشک ہر شخص کو ایک سا ہی دیا ہے۔۔۔

اگر ایک نارمل انسان کی بات کریں جو انسانی اعتبار سے بالکل مکمل ہو جیسے کے میں اور آپ۔۔تو ہم یہ غلہ ہر گز نہیں کر سکتے کہ اللہ نے کسی کو کم تو کسی زیادہ دماغ دے دیا ہے ۔۔نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔

اگر جو چیز آپکو اچھے سے سمجھ آ رہی ہے اور دوسرے کو نہیں آ رہی تو اسکا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ اسکا دماغ آپ سے کم ہے۔۔نہیں بلکہ وہ اپنے دماغ کو اس طرح استعمال نہیں کر پا رہا جس طرح کرنا چاہیے یا پھر اسکو کوئی ایسا سمجھانے والا موجود نہیں ہے جو اسکے دماغ کو کھول سکے۔۔۔

اپنی ان دو آنکھوں سے وہ دیکھیں جو دیکھنے کی یہ صلاحیت رکھتی ہیں۔۔۔جن کو دیکھنے کے لیے یہ عطا کی گئی ہیں۔۔اللہ تعالیٰ نے ہر گز ہر گز ہمیں یہ آنکھیں اس لئے نہیں دیں کہ ہم ان سے لوگوں کو دیکھیں اور پھر ایک غلط رائے کسی بھی شخص کے بارے میں قائم کر لیں ۔۔جسکا ہمیں علم ہی نہ ہو۔۔

مقصد کیا ہے کہ آج کل جو لوگوں کے دماغ میں فوراً سے رائے آجاتی ہیں نہ دوسروں کو دیکھ کر۔۔

پھر وہ پہلی نظر میں اخذ کی ہوئی جو رائے ہوتی ہے نہ وہ عموماً غلط ہی ہوتی ہے۔۔۔اور زیادہ تر ایک نیگیٹو رائے ہی رکھی جاتی ہے جبکہ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو پہلی نظر میں کچھ اچھی رائے ماخوذ کرتے ہیں جبکہ چند لوگ وہ بھی ہوتے ہیں بیچارے جن کی قسمت پھوٹ جاتی ہے اور انہیں پہلی نظر میں سیدھا محبت ہی ہو جاتی ہے۔۔"

وہ بات مکمل کرتے سانس لینے کو ٹھہرا تو سب کی ہنسی گونجی تھی۔۔

لہذا محبت اور ایک مثبت رائے تک تو ٹھیک ہے مگر جب ہم یہ منفی سوچیں پال لیتے ہیں " نہ کسی کے بارے میں وہ بھی بغیر کسی تصدیق کے تو وہ بہت ہی کوئی بڑی بیوقوفی ہوتی اپنے اعمال خراب کرنے کی۔۔۔

یہ بالکل حق اور سچ بات ہے کہ پہلی نظر دیکھ کر جو رائے دل میں آتی ہے وہ آخر تک بہت اثر رکھتی ہے مگر رائے مثبت ہو تو اچھی بھی لگتی ہے۔۔۔یہ منفی رائے قائم کرنا۔۔۔نہیں

انسانوں پر۔۔کم از کم انسانوں پر نہیں جچتا کہ جن کے پاس اللہ کی اتنی اچھی نعمت موجود ہے وہ اس سے منفی چیزیں دیکھیں۔۔اس کا استعمال کر کے لوگوں کی خامیاں نکالتے پھریں ۔۔۔اور اگر اس سب سے بعض رہیں گے تو غیبطوں سے بھی بچ جائیں گے۔۔مطلب " گناہوں سے دوری خود ہو جائے گی۔

وہ اب کی بار رکا تو کچھ تالیوں کی گونج اٹھی تھی۔۔جبکہ سماویہ نے اسکی طرف دور سے مسکراہٹ اچھالی۔۔۔

تو اس طرح یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ کسی بھی شخص کو مکمل جاننے کے لیے تین " زمانے گزارنا ضروری ہے۔۔یعنی کسی شخص کو بھی اسکے اصل تک جاننا اور اسکے تینوں چہروں سے واقف ہو جانا۔۔

www.novelsclubb.com

تین چہرے۔۔جو ہر انسان کے ہوتے ہیں الگ الگ طرح سے۔۔۔

پہلا چہرہ جو دنیا کو نظر آتا ہے (گماں)۔۔دوسرا چہرہ جو وہ دنیا کو دکھاتا ہے (مصنوئی)۔۔اور تیسرا جو اسکا اصل ہے جو وہ سچ میں اندر سے ہے (حقیقت)۔۔

میں جانتا ہوں یہ ایک عجیب فلسفہ لگتا ہے سب کو کیونکہ یہ ایک انتہائی مشکل کام ہے۔۔ کسی کو اس قدر جان لینا جیسے کوئی چہرہ شناس ہوں یقیناً ناممکن لگتا ہے مگر۔۔۔کچھ بھی نا ممکن نہیں ہوتا۔۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا اللہ نے ہم سب کو ایک جیسا دل ایک جیسی آنکھیں ایک جیسا دماغ عطا کیا ہے۔۔

! اب اسکو کس طرح استعمال کرنا ہے یہ ہم پر ہے

اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے حرفِ آخر بس یہی کہوں گا کہ۔۔لوگوں کو جج کرنا چھوڑ دیں۔۔ کم از کم ایک مثبت رائے اگر آپکا دماغ نہیں سوچ رہا تو منفی رائے قائم کر کے بھی خود کو بے جا گناہوں میں مبتلا نہ ہونے دیں۔۔اپنی سوچوں کو وسیع کریں اور اس نور سے دنیا کو دیکھیں۔۔جو دیکھنے کی ہماری آنکھیں حقدار ہیں۔۔

اشرف المخلوقات ہونے کے تحت اللہ کی نعمتوں کا حق ادا کرنا سیکھیں۔۔ برائیوں سے خود نجات مل جائے گی۔۔

" شکریہ۔۔

ایک عوام کی تالیوں کی گونج اور ستائش نظریں۔۔وہ مسکراتے ہوئے سر کو خم دیتے نیچے اتر گیا۔۔

عیشاء اور مراد ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔ان دونوں کی شادی بھی بہرام اور سماویہ کے ساتھ ہی آٹھ مہینے پہلے ہوئی تھی۔۔عابد۔۔جواہر جس کی گود میں ننھی کھلکھلاتی ہوئی عنایہ بھی سب کو دیکھ ہاتھوں کو اوپر اٹھائے خوشی سے چیک رہی تھی۔۔(وہ بالکل جواہر کی طرح مگر حرکتیں ابھی سے ہی عابد پر جا رہی تھیں۔۔جواہر کی خدا خیر کرے)

باقی گھر والے بھی اس ایونٹ پر مدعو تھے سب کی نظروں میں خوشی و رشک اترا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لگتا ہے مجھ سے دوبارہ پیار ہو گیا ہے اسٹوڈینٹ کو۔۔ مگر پھر بھی اسطرح نہ دیکھو تمہارا " " ہی تو ہوں۔۔

بہرام سماویہ کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا جواب تک مسکرا رہی تھی۔۔ پھر اسکی بات پر سامنے دیکھنے لگی۔۔

جہاں اب ایک دوسرے اسکالر اپنا سیشن دے رہے تھے۔۔

" ! میرے نقلی شاعر تو تھے ہی آج پھر ایک نیا نام دینے کو دل چاہ رہا ہے۔۔ "

سماویہ نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بہرام نے سب دھیان اسکی طرف متوجہ کرتے واہ سے بھنویں اٹھائیں تھیں۔۔ کیونکہ ان چند سالوں میں وہ اسے نا جانے کتنے نام دے چکی تھی۔۔

شاعری پر نقلی شاعر۔۔ بچت کرنے پر کنجوس۔۔ ہر دوسرے کام کرنے پر فارغ انسان اور بھی کیا کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" اب کیا آیا ہے دماغ میں۔۔؟ "

محبت پاش نظریں اس پر ٹکائے وہ دھیمے سے بولا۔۔۔

" میرے فارغ اسکالر۔۔۔ "

سماویہ نے بولتے ہی منہ سامنے کر لیا جس پر وہ ہنس دیا تھا۔۔اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔

" پر تم میری بربادی ہی رہو گی۔۔ "

سماویہ سامنے دیکھتے ہوئے مسکراتی رہی۔۔

سب کتنا حسین لگتا تھا اسکے ساتھ۔۔

www.novelsclubb.com

یہ اتوار کا دن تھا جب وہ لوگ ویکینڈ پر ٹراسٹیویرے آئے ہوئے تھے۔۔اور ہمیشہ کی طرح چھٹی پہاڑی پر جانا نہیں بھولے تھے۔۔۔

مہینوں میں وہ لوگ ایک بار اٹلی آکر اس شطرنج کے محل میں اور اس پہاڑی پر ضرور آیا کرتے تھے۔۔ کبھی کبھی پیٹر کو لے آتے مگر اب وہ بہرام اور سماویہ کو اکیلا چھوڑ دیتا تھا اور سدرہ سے انسیت بڑھ جانے پر گھر پر ہی رہا کرتا تھا۔۔

یہاں آکر سماویہ گھنٹوں تک اپنی یادیں کو محسوس کرتی تو کبھی ان کمروں میں جا کر راکنگ چیئر میں کھو جاتی تھی۔۔

اسے وہ راکنگ چیئر آج تک پسند تھی۔۔۔

آج بھی ٹراسٹیویرے کی پہاڑی پر زیادہ رش نہ تھا وہ لوگ بالکل شام کے وقت آئے تھے ۔۔بالکل پہلے کی طرح سماویہ اور بہرام اوپر کو جا رہے تھے۔۔بالکل پہلے کی ہی طرح پیٹر ان دونوں کے سر پر ناچتے ہوئے آگے اڑتا جا رہا تھا۔۔

وہ دونوں اوپر پہنچ گئے تو بہرام نے اسکے آگے ہمیشہ کی طرح مونگ پھلیوں سے بھرے ہتھیلی کی۔۔ جبکہ سماویہ نے ساری اپنی مٹھی میں بھر لیں۔۔اب وہ ہمیشہ یہی کرنے لگی تھی۔۔ بہرام سے چھین لیتی تھی۔۔

ایک وقت تھا جب میں تمہیں یہ دیتا تھا تو تم ہچکچاتی تھیں لینے میں اور اب چھوڑتی نہیں " " ہو۔۔

بہرام نے رنجیدگی کا ناٹک کرتے دوبارہ مونگ پھلیاں نکالیں۔۔

" وقت وقت کی بات ہے دیکھ لیں۔۔ خیر گانا سناتی ہوں۔۔ "

www.novelsclubb.com

مسکرا کر کہتے اسنے اپنا پسندیدہ مشغلہ بہرام سے کہا۔۔وہ اب صرف بہرام اور پیٹر کے آگے ہی گاتی تھی۔۔ مگر بہرام کے تو جیسے کانوں میں سیسہ ڈالا جا رہا ہو سنتا ہی نہیں تھا۔۔ اسلئے وہ ہمیشہ یہ خواہش ان ہی جگہوں پر کرتی تھی۔۔

" کیا سماویہ۔۔اتنا اچھا ماحول ہے سکون والا۔۔رات کو سنا دینا۔۔ "

اسنے پیار سے اسے کندھے سے پکڑتے سامنے کا منظر دیکھایا تھا۔۔اب باتیں بدلنا تو شروع سے بہرام کو آتی تھیں۔۔

میرے پسندیدہ نہیں سننے تو خیر ہے مگر اب تو آپکو اور بھی کچھ سننے کی عادت ڈالنی ہو گی "

" مسٹر مارس۔۔

سماویہ نے اسکے کندھے پر سر رکھتے کہا جس پر بہرام نے نا سمجھی سے چہرہ اُچکا کے اسے دیکھا تھا۔۔جو شاید اس میں منہ چھپائے ہنسی روک رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

" کیا مطلب کیا سننے کی عادت ڈال لوں۔۔؟ "

وہ سچ میں کچھ سمجھ نہ پایا تھا۔۔ سماویہ نے چہرہ اٹھا کر پہلے اسے دیکھا پھر سیدھا ہوئی گلا کھنکھارا۔۔

" یہ سننے کی عادت ڈالنی ہو گی۔۔ "

سماویہ کے کہنے پر وہ اور اسکی جانب گھوم گیا۔۔

بے بی شارک ڈوڈوڈوڈوڈوڈو "

بے بی شارک۔۔۔۔۔ ممی شارک ڈوڈوڈوڈوڈوڈو

" ممی شارک۔۔۔ ڈیڈی شارک۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور "ڈیڈی شارک" اسنے زور دیتے ہوئے کہا تھا جس پر بہرام کا تسلسل ٹوٹا اور اسنے حیرانگی، خوشی سے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

" یا اللہ۔۔۔مطلب ایک اور بربادی۔۔ "

اور بہرام کے کہنے پر سماویہ کا اونچا کھلکھلاتا ہوا قہقہہ نکلا تھا۔۔۔

پیٹر نے سن کر وہی دھرانا شروع کیا اور گول گول گھومتا رہا۔۔سماویہ کی چمکتی مسکراہٹ ۔۔بہرام میں چھپ گئی۔۔

اور کچھ محبتیں یوں بھی ہو جایا کرتی ہیں۔۔

ختم شُد۔۔۔

کیسا لگا اختتام۔۔؟اپنی رائے ضرور دی جئے گا چاہے کمنٹ میں یا پوسٹ کی صورت میں۔۔ ناول سے کیا سیکھا کیا جانا۔۔کیا اچھا لگا سب کچھ۔۔

❤ اور اس سفر میں ساتھ دینے کے لئے آپ سب کا بہت شکریہ

پھر ملیں گے ایک نئ تحریر کے ساتھ جب تک کے لئے اللہ حافظ 💞 خوش رہیں۔۔